

دل منتظر میرا

رمشا حسین

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

اسلام علیکم دوستوں میں آپ کو بتاتی چلوں یہ صبح صبح کا منظر سہانا ہم منہا مرزا کے ساتھ گزارے گے جن کا دن جہاڑو کرنے سے شروع ہوتا ہے اور رات کو برتن دھونے پہ ختم ہو جاتا ہے۔ کشف اپنا سیل فون سیلفی اسٹک پہ لگائے فر فر کسی نیوز ریپورٹر کی طرح بول رہی تھی۔

بکو اس نہیں کرو۔ منہا جو اپنا روم صاف کر رہی تھی کشف کی بات پہ اس کی پیٹھ پہ تھپڑ رسید کیا۔

اففف اللہ ظالموں فلحال میرے ساتھ حادثہ پیش آیا جس کے لیے ابھی ہم لیتے ہیں ایک دن کا بریک پھر جلدی ملیں گے اس لیے ہمارے ساتھ جڑے رہیے گا۔ کشف اپنی ہانکتی

ویڈیو بند کر گئی

کالج نہیں جانا جو میرے کمرے کا حشر بگاڑنے آئی ہو؟ منہا نے کشف سے کہا جو رشتے میں اُس کی چچا زاد کزن تھی پر آپس میں محبت بھی محبت تھی منہا کشف سے دو سال بڑی تھی پر وہ آپس میں بے تکلف ہو کر ساری بات کر دیا کرتے تھے ابھی کشف اس کے کمرے میں لیز چپس کا پیکٹ کھولتے دیکھا تو گہری سانس لی جانتی جو تھی اُس نے پھر ایسے ہی کمرے میں پھینک دینا ہے جس سے اُس کو دوبارہ سے صفائی کرنے پڑے گی۔

ویکینڈ پہ میں ہم کالج نہیں جاتے ڈیر۔ کشف نے شرارت سے آنکھ و نک کرتے کہا۔ منہا ماہر بھائی آئے ہیں امی کا حکم ہے ان کے لیے زبردست سی چائے بنا کر آؤ۔ حیا منہا سے ایک سال چھوٹی بہن کمرے میں آتی منہا سے بولی جس کے چہرے کا رنگ ماہر نام پہ سنجیدہ ہو گیا تھا جب کی کشف کے چہرے پر شرارت بھری مسکراہٹ آگئی تھی۔

چائے تو بہانا ہے اصل میں تو بس وہ دیدارِ یار کرنے آئے ہیں۔ کشف چپس کا ٹکڑا چباتی بولی حیا نے مسکراہٹ دبائی۔

فضول مت بولوں۔ منہا نے آنکھیں دیکھا کر کہا۔

ان نظروں سے ہی اُن کو گھائل کیا ہو گا یقیناً۔ کشف کہاں باز آنے والی تھی۔

مروتم۔ منہا نے تکیہ اٹھا کر اس کی طرف اُچھالا جو کشف نے بڑی مہارت سے کچھ کیا۔

چائے بنانا کونسا مشکل کام ہے تم بنادیتی یا گھر میں کسی ملازمہ سے کہہ دیتی۔ منہا نے اپنی توپوں کا رخ حیا کی طرف کیا۔

پتا تو ہے ان کو چائے مطلب منہا اور کسی کی نہیں پسند۔ حیا نے معصوم شکل بنائے کہا تو منہا پاؤں پٹختی کمرے سے جانے لگی۔

ایک کڑک الاپچی والی چائے کشف مرزا کے لیے بھی۔ کشف نے جلے پہ تیل کا کام کیا منہا بنا کوئی جواب دیئے دروازہ زور بند کر گئی ان دونوں کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

رحم کرتی دروازہ اپنے کمرے کا ہی تھا۔ کشف ہنسی سے لوٹ پھوٹ ہوتی بولی مگر سننے والی جاچکی تھی۔

منہا کچن میں آتی چائے بنانے کے بعد زور سے کٹیلی ٹرے میں رکھی دو کپس رکھنے کے بعد اپنے قدم باہر ڈرائینگ روم کی طرف بڑھائے۔

اسلام علیکم!!! منہا نے ٹرے ٹیبل پہ رکھ بنا دیکھے سلام کیا جس پہ لائٹ پنک کلر کی شرٹ کے ساتھ وائٹ جینز پیٹ پہنے شخص نے نظر بھر کر اس کی طرف دیکھا تھا جو پرپل کلر کے پرنٹڈ سوٹ میں ڈوپٹہ اچھے سے سر پہ سجائے سادگی میں بھی اس کو بہت خوبصورت لگی۔

وعلیکم اسلام!!!! ماہر نے مسکرا کر سلام کا جواب دیا منہا ٹرے رکھ کر جانے لگی مگر اپنی ماں کی آواز پہ اُس کے قدم تھمے۔

منہا اتنی جلدی ہے کیا ماہر کو چائے تو سرو کرو۔ رخشندہ بیگم نے کہا تو منہا نے ماہر کی جانب دیکھا جو ابھی بھی مسکراتا اس کی طرف دیکھ رہا تھا منہا کو الجھن ہونے لگی مگر ماں کی بات پہ ماننی تھی ورنہ پورا ایک ہفتہ ایک بات پہ لیکچر ملنا تھا۔

چائے۔ منہا نے دانت پیس کر کہا کیونکہ کافی دیر سے وہ چائے ہاتھ میں لیکر کھڑی تھی پر

ماہر صاحب کو منہا کا چہرہ دیکھنے سے فرصت ہو تو وہ بیچاری چائے کو بھی ایک نظر دیکھے۔

اوسوری۔ ماہر نجل سا ہوتا چائے کا کپ اُس کے ہاتھ سے لیں لیا۔

آپ کو دوں۔ منہا نے رخشندہ بیگم سے پوچھا تو انہوں نے ہاں میں سر ہلایا۔

نظر سے جب نظر ملی

ارے یاروں

نظر سے جب نظر ملی

ہاتھ میں تب چائے ملی

منہا جیسے کمرے میں داخل ہوئی اُس کو دیکھ کر کشف پٹری سے اتر کر حیا کو دیکھ کر شعرانہ

انداز میں کہا۔

واہ

واہ

حیا نے تالیاں بجا کر داد دی کشف گردن اکڑا کر اُس کی داد وصول کی۔

تم دونوں نکلی نہیں ابھی تک میرے کمرے سے منہا کا پارہ ہائے ہوا کشف کا ایجاد کیا ہوا
شعر سن کر۔

نہیں سوچا آپ سے دیدار یار کی تفصیل پوچھ لیں۔ حیا نے زچ کرنے والے انداز میں کہا۔

اب اگر ایک اور بیہودہ گفتگو کی تو سر پھاڑ دوں گی میں۔ منہا نے غصے سے کہا۔

ماہر ٹوبی جی جاجی چلیں گئے کیا دروازے تک چھوڑ آئی تو کچھ اپنے اُداسی محسوس تو ہوئی
ہوگی۔ وہ کشف ہی کیا جو باز آجائے۔

میں ہی چلی جاتی ہوں۔ منہا دونوں کو گھور کر دیکھتی کمرے سے نکل گئی کشف نے مسکرا کر
حیا سے ہائے فائے کیا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

ثاقب مرزا نے دو شادیاں کی ہوئی تھی جن میں پہلی بیوی سے ان کا ایک بیٹا اور ایک بیٹی

تھی بیٹا سعید مرزا تو بیٹی عانیہ مرزا کے جب کی دوسری بیوی سے ان کو دو بیٹے تھے اور ایک بیٹی تھی بڑے بیٹے کا نام نور احمد تھا دوسرے بیٹا کا نام واحب احمد تھا جب کی بیٹی کا نام فاریہ مرزا تھا۔

سعید مرزا جو سب سے بڑے بیٹے تھا انہوں نے اپنی کلاس فیلو ہما سے شادی کی تھی جو ایک سُلجھی ہوئی خاتون تھی سعید احمد کے دو بیٹے تھے بڑا بیٹا نعیم دوسرے بیٹے کا نام حمزہ تھا نعیم پڑھائی کے سلسلے میں کینیڈا میں مقیم تھا اس کے برعکس حمزہ نے اپنی پڑھائی پاکستان میں ہی کی تھی۔

سعید کے بعد عانیہ مرزا کی باری آئی تھی جن کی شادی انہوں نے اپنے دوست کے بیٹے عمران مَلک سے کی تھی جو بہت کم گو اور اپنے کام سے کام رکھنے والے انسان تھے عانیہ مرزا کی تین اولادیں تھی پہلی دو بیٹیاں پھر ایک بیٹا بڑی بیٹی کا نام حنا تھا دوسری بیٹی کا نام ثنا تھا بیٹے کا نام ماہر رکھا جو حال میں ہی اپنی پڑھائی پوری کر تا پاکستان آیا تھا اور اُس نے اپنی

فلمی انڈسٹری کھولی تھی وہ خود کبھی ٹی وی پہ نہیں آیا تھا وہ بس ڈائریکٹر وغیرہ یا فوٹو گرافی کرتا تھا۔

نور احمد کی شادی ثاقب مرزا نے رشتیدار کی بیٹی رخشندہ سے کروائی تھی جن میں ان کی دو بیٹیاں تھی ایک منہادوسری حیا دونوں کا رشتہ ثاقب مرزا کی مرضی سے سعید احمد کے بیٹوں کے ساتھ طے پایا تھا ان کے خاندان میں منگنی کو نکاح کی طرح بہت اہمیت دی جاتی ہے ایک دفع جس کا نام جس کے ساتھ جڑ جائے لازم ہو جاتا ہے شادی بھی ہو پھر چاہے کسی ایک افراد کی رضا ہو یا نہ ہو منہا کا نعیم کے ساتھ حیا کا حمزہ کے ساتھ وہ خود تو اس دُنیا سے چلے گئے مگر ان کے فیصلہ برقرار تھا جس کے خلاف نعیم تھا جس وجہ سے وہ پاکستان نہیں تھا آتا لفظی طور پہ اُس نے صاف انکار کر دیا تھا جس کو ابھی تک کوئی خاطر میں نہیں لایا تھا۔

واحب احمد کی شادی اپنی خالہ زاد سول سے ہوئی تھی جن سے ان کی دو اولادیں تھی بیٹا ساگر کی پیدائش کے پانچ سال بعد کشف کی پیدائش ہوئی تھی جو گھر بھر کی لاڈلی تھی وجہ اُس کا شوخ اور چنچل ہونا تھا سارا دن ہنستی اور ہنساتی۔

فاریہ مرزا شادی کے بعد اپنے شوہر کے ساتھ دوسرے ملک سیٹل تھی کبھی کبھار ہی بس آیا کرتی تھی ان کا ایک بیٹا تھا ولید۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

ایک بڑی سی کار کالج گیٹ کے پاس رُکی آتے جاتے اسٹوڈنٹس خوبصورت کار دیکھ کر رُک گئے تھے جانتے تھے آنے والی ہستی کون تھی۔

کار کے رُکتے ہی کشف جو موبائل میں مصروف تھی اپنا بیگ کندھے پہ ڈالتی کار سے باہر نکلی کالج میں انٹر ہوتی ہی اُس کی فرینڈس اس کے استقبال میں کھڑی تھی جن سے ملنے کے بعد اُس کی نظریں یہاں وہاں بھٹکتی کسی کو تلاش کر رہی تھیں اپنی فرینڈس کو بعد میں آنے کا کہتی وہ کالج کے سنسنان گوشے کی طرف بڑھی جہاں بس اکا دکا اسٹوڈنٹس ہی بیٹھتے

تھے تاکہ پڑھائی میں ڈسٹر بنس نہ ہو کشف وہاں آئی تو جس کی اُس کو تلاش تھی اُس کو بیچ
پہ اکیلا بیٹھا پایا کشف کے چہرے پہ خوبصورت مسکراہٹ آئی وہ اپنا بیگ مضبوطی سے
پکڑتی اس کے پاس بیچ پہ بیٹھ گئی۔

آداب۔ کشف نے بیٹھتے ہی کہا موحد جو اپنے اسائنمنٹ پہ ایک نظر ڈال رہا تھا جانی پہچانی
آواز قریب محسوس کرتے نظر انداز کرتا بیٹھ گیا کشف کو بُرا تو بہت لگا مگر ڈھیٹ بنی
مسکراتی رہی اُس کو موحد کے اس طرح رویے کی عادت تھی وہ الگ بات تھی تکلیف پھر
بھی نئے سرے سے ہوتی تھی اُس کو کالج جوائن کیے ابھی سات ماہ ہوئے تھے کشف کو اپنا
کلاس فیلو سب سے الگ تھلگ رہنے والا سویٹ نیچر کا موحد بہت پسند تھا اُس کو کب موحد
سے محبت ہوئی پتا ہی نہیں چلا اپنی محبت کا اظہار وہ بلا جھجھک اس سے کر بھی لیا کرتی موحد کا
ہر بار انکار ہوتا وہ ہمیشہ سے روڈ بیسیور کھتا کبھی اس کی پزیرائی نہیں کی کشف کو خود میں
ایسی بات نہ دیکھتی جس سے موحد اُس کو انکار کرتا خوبصورتی اور ذہانت میں اس کے
مقابل کوئی نہیں تھا اپنی کلاس میں سب زیادہ امیر لڑکی وہی تھی ہر کوئی اُس کے آگے پیچھے

ہوتا مگر وہ جس کی نظر چاہتی وہ کبھی بھی اس کو نہ دیکھتا ایسا ہوتا ہے نہ جب ہر انسان کو
توجہ دو مگر کوئی ایک نہ دے تو آپ کو اُس انسان سے سب سے زیادہ کشش محسوس ہوتی
ہے کشف کے ساتھ بھی کچھ ایسا تھا۔

اسلام علیکم!!!! کشف نے موؤدب انداز میں سلام کیا اس کو یقین تھا اب تو جواب ضرور
ملے گا اور وہی ہوا۔

وعلیکم اسلام!!! موحد سنجیدگی سے جواب دیتا کھڑا ہوا تو کشف بھی کھڑی ہوئی۔

کیسی لگ رہی ہوں میں؟ کشف نے اس کا دھیان اپنی طرف کروانا چاہا جو لائٹ براؤن
گھٹنوں تک آتی شرٹ کے ساتھ وائٹ ٹراؤزر پہنے کھلے بالوں کے ساتھ بہت خوبصورت
اور معصوم لگ رہی تھی۔

گھر میں آئینہ دیکھ کر نہیں آئی کیا۔ موحد تیز قدم اٹھاتا بولا۔

وہ تو کہتا ہے کشف مرزا تم بہت خوبصورت ہو اتنی کے دیکھ کر لبوں سے شعر ادا ہو جائے۔ کشف نے موحد کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر مزے سے بتایا اس کی بات سن کر موحد نے ناچاہتے ہوئے بھی چہرہ اُس کی طرف موڑا جو واقع میں بہت خوبصورت تھی۔ تم بھی اس لیے نہیں دیکھتے نہ کیونکہ پھر نظر ہٹانا مشکل لگتا ہے تمہیں۔ کشف خوشفہمی کی انتہا پہ پہنچی موحد اُس کی بات سنتا نفی میں سر ہلانے لگا۔

تم بھی بہت ہینڈ سم لگ رہے ہو۔ کشف نے سچے دل سے کہا جو گرے شرٹ اور پیٹ میں سنجیدہ تاثرات لیے بہت پیارا لگ رہا تھا موحد کا تعلق میڈل کلاس فیملی سے تھا وہ تین بہنوں کا اکلوتا بھائی تھا باپ دو سال پہلے ہی دنیا سے چلا گیا تھا جس سے ساری ذمیداریاں اب موحد پہ تھی موحد کی ماں ناکلا سلائی کا کام کرتی بڑی بہن صائمہ ٹیچنگ کرنے کے ساتھ شام میں بچوں کو ٹیوشن دیتی دوسری بہن حمائمہ ٹیوشن پڑھانے میں اُس کا ساتھ دیتی جب کی تیسری بہن پندرہ سال کی تھی جو اسکول میں پڑھتی تھی موحد پڑھائی کے ساتھ ساتھ پارٹ ٹائم جاب کرتا تھا ورکشاپ پر تین بچے سے سات بجے تک وہ وہاں کام کرتا پھر آٹھ

بچے ریسٹورنٹ میں تین گھنٹے ویٹر کا کام کرتا بارہ بجے جب گھر آتا تو بس دو گھنٹے آرام کرتا اُس کے بعد باقی کا وقت اپنی پڑھائی پہ دیتا ایسے میں اُس کی زندگی میں فلحال پیار محبت کرنے کا وقت نہیں تھا اُس کے سر پہ بہنوں اور ماں کی ذمیداریاں تھی جن کا پورا کرنا وہ اپنا فرض سمجھتا تھا اس لیے جتنا ہو سکتا تھا وہ ان کے لیے کرتا تھا اپنے لیے جیسا اس نے باپ کی وفات کے بعد چھوڑ دیا اب اس کی زندگی میں ماں بہنوں کا علاوہ کسی اور کہ گنجائش نہیں تھی کشف کی تو بالکل نہیں اُس کی نظر میں کشف کی مثال اس بچے جیسی تھی جو منہ میں سونے کا چمچ لیکر پیدا ہوتے ہیں کشف آسمان کی حور تھی تو موحد خود کو زمین کا ایک معمولی انسان سمجھتا تھا۔

مجھے بلا وجہ اپنی تعریف پسند نہیں۔ موحد اپنی کہہ کر کلاس میں اینٹر ہو گیا۔ سڑو۔ کشف بڑبڑاتی اُس کے پیچھے کلاس میں داخل ہوئی موحد اپنی سیٹ سنبھال چکا تھا اس کو اکیلا بیٹھا دیکھ کر کشف ساتھ میں بیٹھ گئی موحد سیٹ چینج کرنے والا تھا پر کلاس ٹیچر کو دیکھ کر واپس بیٹھ گیا۔

کوششیں رائیگان ہیں ہم سے دور جانے کی

جہاں بھاگ کر جاؤ گے ہم سب سے پہلے پاؤ گے۔

کشف موحد کے پاس جھک کر شاعرانہ انداز میں بولی موحد نے زور سے اپنے لب بھینچ

لیے پھر سر جھٹکتا نوٹ بُک نکال لیا اُس کے برعکس کشف فرصت سے بازوؤں سیٹ پہ

ٹکائے اپنا چہرہ اُس پہ رکھ کر موحد کو دیکھ رہی تھی۔

کشف پلیر سامنے دیکھو۔ موحد کب سے خود پہ اُس کی نظریں جمی دیکھی تو زچ ہوتا دیکھا

اگر میم افسانہ کو پتالگ جاتا تو کشف کے ساتھ ساتھ اس کو بھی کلاس سے باہر نکال دیتی

تھی جس کی پرواہ کشف کو تو نہیں پر موحد کو تھی۔

تمہیں پتا ہے مجھے اپنا نام تب بہت پیارا لگتا ہے جب تمہارے منہ سے سنتی ہوں۔ کشف

موحد کی بات نظر انداز کرتی بولی۔

لیکچر پہ فوکس کرو۔ موحد نے آنکھیں دیکھاتے کہا۔

تمہاری آنکھیں بہت پیاری ہیں۔ کشف غور سے اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی۔

اپنی پروہلم۔ میم افسانہ کی تیز آواز پہ کشف فورن سیدھی ہو کر کھڑی ہوئی۔

نومیم نوپروہلم۔ کشف نے فورن سے کہا موحد کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی تھی کشف کے چہرے کی اڑی رنگت دیکھ کر جس کو چھپانے کے لیے اس نے اپنا سر کتاب کی طرف جھکا دیا۔

تو میں یہاں پڑھا رہی ہوں آپ وہاں کیا دیکھ رہی ہیں۔ میم افسانہ نے سنجیدگی سے پوچھا۔
ایسے ہی ایک جگہ دیکھ کر ایسا لگا جیسے گردن اکڑ گئی ہو اور ہلنے چلنے سے قائل ہو گئی تو بس وہی چیک کر رہی تھی۔ کشف نے معصوم شکل بنا کر کہا کلاس میں دبی دبی ہنسی کی آواز آئی۔

میں نے جو آج پڑھایا ہے کل سب سے پہلے آپ سے پوچھو گی۔ میم افسانہ ایک تیز نظر پورے کلاس میں ڈال کر کشف سے بولی۔

شیور میم۔ کشف تابیداری سے کہتی دوبارہ بیٹھ گئی۔

تمہیں بڑی ہنسی آرہی تھی۔ کشف ناراض لہجے میں بولی جس پہ موحد نے کوئی جواب نہیں دیا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

حمزہ تمہیں پتا ہے ہم فرینڈز مری ٹرپ پہ جارہے ہیں۔ حیا نے اشتیاق بھرے لہجے میں پاس بیٹھے حمزہ کو بتایا حیا یونی میں اپنی پہلی کلاس اسکیپ کرتی حمزہ کے ساتھ کافی پینے آئی تھی۔

تم نہیں جارہی۔ حمزہ نے آرام سے کہا۔

حمزہ مجھے تمہاری بلا وجہ روک ٹوک نہیں پسند میری اپنی بھی کوئی زندگی ہے تم ہر بار میرے بنائے ہر پلان میں ایسا کرتے ہو کبھی یہاں نہ جانا وہاں جانا یہ نہ کرنا وہ نہ کرنا سبجیکٹ یہ پڑھنا ہے ڈریسنگ ایسی کرنی ہے بال ایسے بنانے ہے ہر کام میں تمہاری مرضی

کے مطابق تو نہیں کر سکتی نہ۔ حیا کا موڈ بُری طرح خراب ہوا اس لیے جو منہ میں نان اسٹاپ بولتی حمزہ کو دیکھنے لگی جو ہاتھ کی مٹھی ٹھوڑی پہ جمائے فرصت سے اُس کو دیکھ رہا تھا۔

تقریر اچھی تھی پر میرا جواب وہی تم نہیں جاؤں گی۔ حمزہ سپاٹ انداز میں کہتا کافی پینے لگا۔

وجہ۔ حیا نے گہری سانس لیکر پوچھا۔

شادی کے بعد جہاں تم کہوں گی میں لیکر چلوں گا پر تمہیں تمہاری لا پر واہ دوستو کے ساتھ میں ہر گز جانے کی اجازت نہیں دوں گا۔ حمزہ نے آرام سے جواب دیا۔

ڈیڈ نے پر میشن دے دی ہے۔ حیا نے دانت کچکچائے۔

میں تمہارا منگیترا ہوں حیا میری بات تمہارے نزدیک اہم ہونی چاہیے۔ حمزہ تنگ آکر بولا۔

مجھے یہاں آنا ہی نہیں چاہیے تھا۔ حیا اپنا بیگ اٹھاتی کھڑی ہوتی بولی۔

حیاء کیا بچپنا ہے اتنے دنوں بعد ملے ہیں اور تم فضول کی بحث میں دن خراب کر رہی ہوں۔ حمزہ حیا کا ہاتھ تھام کر واپس بیٹھا کر بولا جس کا منہ غبارے کی طرح پھول گیا تھا۔ تو میری کیا غلطی خود تو بزنس میٹینگز کے بہانے شہر شہر گھومتے ہو اور مجھے یہ پابندیاں لگاتے ہو۔ حیا جھلا کر بولی۔

میں شہر شہر کام کے سلسلے میں جاتا ہوں نا کہ شہر شہر گھومنے۔ حمزہ اپنی مسکراہٹ ضبط کرتا بولا۔

بات مت کرو مجھ سے۔ حیا نے گھور کر کہا۔

اوکے میری جان پر اپنا چہرہ تو ٹھیک کرو۔ حمزہ نے پیار سے کہا

جان بھی کہتے ہو اور بلا وجہ شک بھی کرتے ہو۔ حیا نے افسوس سے کہا۔

بات شک کی نہیں ہے حیا مجھے تم پہ خود سے زیادہ اعتبار ہے تم بہت معصوم ہو میں نہیں
چاہتا تیز لوگوں سے ملو جلو مجھے تمہاری معصومیت بہت پسند ہے تم میری بچپن کی محبت ہو
بس میں بے بس ہوں تمہارے معاملے میں۔ حمزہ اس کے گال پہ ہاتھ رکھتا نرمی سے بولا۔

تو میں مری جاؤں۔ حیا اس کا ہاتھ تھامتے بولی
نہیں۔ حمزہ نے گھور کر کہا۔

حم
ششش۔

حیا کچھ کہنا چاہتی تھی پر حمزہ نے اس کے ہونٹوں پہ انگلی رکھ کر خاموش کر دیا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

امی آپ کو پتا تو تھا میرا ٹیسٹ ہے پھر آپ کیسے ساگر بھائی کو جانے دیا مجھے اُن کے ساتھ
یونی جانا تھا۔ منہا کا آج بارہ بجے کے وقت یونی میں ضروری ٹیسٹ تھا اس لیے وہ اس کی

تیاری کرنے کے لیے باقی کی کلاس مس کر دی تھی پر جب وہ تیار ہوتی باہر آئی تو گھر میں کسی مرد کو ناپا کر وہ پریشان ہو کر بولی حیا اور کشف توڈرائیور کے ساتھ جہاں جانا ہو چلی جاتی تھی پر منہا نہیں جاتی تھی گھر میں کوئی ساتھ ہو تبھی وہ باہر جاتی تھی ساگر کو کام سے جانا تھا میں کیسے روکتی۔ رخشندہ بیگم نے کہا پر اب میں کیا کرو ٹیسٹ شروع ہونے میں بس چالیس منٹ بچے ہیں۔ منہا ہاتھ میں پہنی گھڑی میں وقت دیکھتی پریشان لہجے میں بولی۔

صبح ہی حیا کے ساتھ چلی جاتی لا سیریری میں تیاری کرتی تو اب پریشان نہیں ہونا پڑتا۔ رخشندہ بیگم نے ڈپٹنے والے انداز میں کہا مجھے کونسا الہام ہوا تھا ایسا کچھ ہو گا۔ منہا تھک ہار کے صوفے پہ بیٹھ گئی۔

آج چلی جاؤڈرائیور کے ساتھ کونسا بڑی بات ہے۔ سول بیگم جو کب سے ان کی باتیں سن رہی تھی مشورہ دیتی بولی۔

نہیں چچی جان۔ منہا نے انکار کیا۔

اسلام علیکم !!! پانچ منٹ بعد منہا جو انگلی دانت تلے دبائے میں مصروف تھی جانی پہچانی آواز سن کر نظر اٹھا کر دیکھا جہاں ماہر فارمل حلیے میں چہرے پہ دلکش مسکراہٹ لیے کھڑا تھا۔

وعلیکم اسلام !!! بیٹا وقت پہ آئے ہو۔ رخشندہ بیگم کو ماہر آج کسی فرشتے سے کم نہ لگا

خیریت؟ ماہر منہا کو دیکھ کر بولا

منہا نے دماغ خراب کر رکھا تمہارے پاس اگر وقت ہو تو اس کو یونی ڈراپ کر دو ضروری ٹیسٹ ہے یونی کا۔ رخشندہ بیگم کی بات پہ ماہر کے چہرے پہ گہری مسکراہٹ آئی تھی منہا جربز ہو کر رہ گئی تھی وہ سب کی موجودگی میں اُس کا سامنا مشکل سے کرتی تھی کجا کہ اکیلے میں سفر کرنا منہا کو جھری جھری سی آئی۔

ساگر بھائی آنے والے ہو گے میں ان کے ساتھ چلی جاؤں گی۔ منہا نے انکار کیا۔

میں باہر آپ کا ویٹ کر رہا ہوں۔ ماہر سنجیدگی سے کہتا باہر نکل گیا۔

منہا ایسے نہیں بولنا چاہیے تھا ماہر کو بُرا لگا ہو گا۔ سول بیگم نے نرمی سے کہا منہا شرمندہ سی نظریں جھکا گئی۔

اب دیر نہیں ہو رہی جاؤ ماہر انتظار کر رہا ہے۔ رخشندہ بیگم کی بات سن کر منہا اپنی چادر ٹھیک کرتی باہر کی طرف آئی۔ اس کے فرنٹ سیٹ پہ بیٹھتے ہی ماہر نے گاڑی اسٹارٹ کی۔

سوری اگر آپ کو برا لگا ہو تو۔ منہا نے خاموشی کو توڑ کر کہا

کوئی بات نہیں مجھے آپ کی کسی بات کا بُرا نہیں لگتا دل کے ہاتھوں مجبور ہوں۔ ماہر کی بات پہ منہا لب بھینختی گاڑی کی کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی ماہر نے گردن موڑ کر منہا کو دیکھ کر میوزک سسٹم آن کیا۔

Tera fittor jab say chadh gaya ray

Tera fittor jab say chadh gaya ray

Ishq Jo zara zara sa tha wo badh gaya ray

Tera fittor jab say chadh gaya ray

Tou Jo meray sang chal nay laghe

Toh meri raah hain dhadhk nay laghe

Dekho Jo na ek pal tumhay

Meri banhay tarap nay laghe

Ishq Jo zara zara sa tha wo badh gaya ray

Tera fittor jab say chadh gaya ray

Tera fittor jab say chadh gaya ray

منہانے اپنی چادر کا کونہ مضبوطی سے جکڑ لیا تھا اس کا دل چاہ رہا تھا آگے بھر کر یہ گانا بند
کر دے پرہائے وہ بس چاہ سکی آج سے پہلے کبھی بھی اُس کو اپنا پسندیدہ گانا اتنا بُرا نہیں لگا

جتنا آج لگ رہا تھا کیونکہ ماہر کے ساتھ بیٹھ کر اس کو بہت عجیب لگ رہا تھا اس کو لگ رہا تھا
ماہر نے جان بوجھ کر اس کو تنگ کرنے کی خاطر چلایا ہے۔

Hathon say lakeerain yahee kahti hai

K zindagi Jo hai meri tujhi mai hai

Ab rahti hai

Labo p likhi hai meri khowahish

Lafzo mai kese mai batao

Ik tujh ko he panay ki khatir

Sab say juda mai hojao

Kal tak mainay Jo bhi khowab thai dekhay tujh mai hain

dekh nay laghe

Ishq Jo zara zara sa tha wo badh gaya ray

Tera fittor jab say chadh gaya ray

Tera fittor jab say chadh gaya ray

ماہر نے ایک مُسکراتی نظر منہا پہ ڈالی جس کو دیکھ کر لگ رہا تھا چلتی ہوئی گاڑی سے کودنے
کا ارادہ رکھتی ہو ماہر جانتا تھا یہ سونگ منہا کا فیورٹ ہے اُس کو لگا منہا رلیکس محسوس کرے
گی پر منہا کو دیکھ کر اس کو ایسا کچھ نظر نہیں آیا

Sanso k kinaray baray tanha thai

Tou aakar in ko chu le

Yahee to meray arma thai

Sari duniya say mojhay kia lena

Hai bas tujh ko he pahchan

پلیز اسے بند کریں۔ منہا کو مزید گانا سننا محال لگا تو کہا

اچھا تو ہے۔ ماہر سونگ کا ولیم کم کرتا بولا۔

مجھے نہیں اچھا لگ رہا۔ منہا نے بنا دیکھے کہا۔

میرے ساتھ ہو اس لیے؟ ماہر نے اپنا چہرہ اس کی طرف کر کے پوچھا

اپنا چہرہ سامنے کر کے گاڑی چلائے مجھے یونیورسٹی جانا ہے جنت میں نہیں۔ ماہر کی بات

نظر انداز کر کے منہا نے کہا

اتنا یقین کے سیدھا جنت میں جائے گی۔ ماہر عیش عیش کر کے بولا۔

بلکل۔ منہا نے پُر اعتماد ہو کر کہا۔

آپ کی یونیورسٹی آگئی جنت میں ساتھ جائے گے ابھی آپ انتظار کریں۔ ماہر گاڑی سائیڈ

پر روکتا ہوا بولا۔

میں یہاں تک آپ کے ساتھ آئی ہوں بس۔ منہاسیٹ کھول کر جانے کیا اُس کو باور کروانا چاہا

پر مجھے تو دُنیا اور جنت کا سفر آپ کے ساتھ کرنا ہے۔ ماہر گہری نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا۔

ضروری نہیں جو انسان کرنا چاہے ہر بار وہ ہو۔ منہاسنجیدگی سے جواب دیتی گاڑی سے اُتر گئی منہا کے جانے کے بعد ماہر نے تھکی سانس خارج کی۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

موحد گھر آیا تو گھر میں خاموشی کا راج تھا اُس نے اپنا بیگ صوفے پہ رکھا پھر اپنی ماں کے کمرے میں گیا جن کے پاس پہلے ہی اُس کی بڑی بہن صائمہ بیٹھی ہوئی تھی۔

اسلام علیکم اماں!!!! موحد بیڈ پہ ان کے پاس آ کر عقیدت سے بولا

و علیکم اسلام!!! فریش ہو جاو تو میں کھانا دیتی ہوں۔ ناٹلا بیگم نے مسکرا کر کہا۔

عروسہ کہاں ہیں اور گھر میں اتنا سناٹا کیوں ہیں؟ موحد نے سوال کیا۔

کمرے میں منہ پھولا کر بیٹھی ہے۔ صائمہ نے اکتاہٹ سے اپنی چھوٹی بہن کے بارے میں بتایا۔

کیوں کیا بات ہے۔ موحد اٹھتا بولا۔

کچھ نہیں موحد پریشان مت ہو ٹھیک ہو جائے گی تھوڑی دیر تک۔ نائلہ بیگم نے آرام سے کہا۔

پر پتا تو چلے۔ موحد بضد ہوا۔

دال روٹی بنائی تھی مہینے کے آخری دن ہے بس دال کو دیکھ کر عجیب و غریب شکلیں بناتی کمرے میں چلی گئی کھانا بھی نہیں کھایا۔ نائلہ بیگم نے بتایا۔

اچھا میں دیکھتا ہوں جا کر۔ موحد کچھ سوچ کر بولا۔

رہنے دو موحد تمہیں دیکھ کر فرمائشوں کی دکان کھول دے گی سارا دن توں تم کام کرتے
رہتے ہو بس ہمارا ہی خیال رکھتے ہو عروسہ اب بچی نہیں جو ایسے نخرے کرتی ہے اُس کو
سمجھ جانا چاہیے گھر کے حالات کے بارے میں۔ صائمہ نے سنجیدہ انداز میں کہا
آپی بچی ہے وہ اگر میں اُس کا خیال نہیں کروں گا تو کون کریں گا دوسرا یہ کہ وہ ہم سے ہی
فرمائش کرتی ہے تو کوئی بُری بات تو نہیں۔ موحد رسائیت سے بولا۔
وہ بچی بس پانچ سال تم سے چھوٹی ہے بات فرمائش کرنے کی نہیں عروسہ فضول خرچی
کرتی ہے جو ٹھیک نہیں۔ صائمہ نے ایک بار پھر کہا۔
آپ بس کھانا دیں میں اور عروسہ ساتھ کھائیں گے۔ موحد نے کہا صائمہ سر ہلاتی باہر نکلی
تو موحد عروسہ کے پاس گیا۔
میرا بچہ کیوں خاموش ہے۔ موحد نے پیار سے خاموش بیٹھی عروسہ سے پوچھا۔
کیوں کی میری اس گھر میں کسی کی پرواہ نہیں۔ عروسہ نے ناک چڑھا کر کہا

جھوٹ کم بولا کرو۔ حنائمہ جو پاس بیٹھ کر بچوں کی کاپیاں چیک کر رہی تھی عروسہ کی بات پہ فورن سے بولی۔

اب میں جھوٹی بھی ہو گئی۔ عروسہ تپ کے بولی۔

ادھر آؤ کھانا کیوں نہیں کھایا۔ موحد اس کو اپنے پاس بیٹھا کر پوچھنے لگا

مجھے نہیں پسند مسور کی دال۔ عروسہ نے بتایا۔

کھانے کے بارے میں ایسا نہیں کہتے گھر میں جو پکا ہو بسم اللہ کہہ کر کھایا کرتے ہیں کھانے پہ انکار مطلب کھانے کی ناشکری کرنا وقت پہ جو ملے بنا کچھ کہے کھایا کرتے ہیں کچھ لوگوں کے پاس تو یہ بھی نہیں ہوتا باسی روٹی پچی ہوئی روٹی کھایا کرتے ہیں پر ان کے لبوں میں اللہ کے لیے شکر ہوتا ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں اللہ شکر کرنے والے کو پسند کرتا ہے اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم اللہ کے پسندیدہ بندوں میں شمار ہو تو وہ جس حال میں رکھے ہمیں الحمد للہ کہنا چاہیے۔ موحد اس کے بال سہلاتے آرام سے سمجھانے لگا۔

میں شکر کرتی ہوں بھائی پر دال۔ عروسہ ہچکچا کر کہتی خاموش ہو گئی۔

دال ہمارے اللہ کے رسول ﷺ شوق سے کھایا کرتے ہیں اور آپ کو نہیں پتا دال کھانے کے کتنے فائدے ہوتے ہیں۔ موحد نے مسکرا کر کہا تب تک صائمہ کھانا لیکر آچکی تھی۔

اب سے میں کوشش کروں گی کھانے کے معاملے میں کچھ نہ کہوں بلکہ جو ہو صبر و شکر کے ساتھ کھاؤ۔ عروسہ موحد کی بات سمجھ کر بولی۔

گڈ میرا بچہ اب آؤ کھانا کھاتے ہیں۔ موحد نے مسکرا کر کہا عروسہ سر ہلاتی کھانے کی طرف متوجہ ہوئی۔

یہ بھی تو بتاتے جو انسان اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتا ہے اللہ پھر اُس کو اور نوازتا ہے۔ صائمہ نے کہا تو موحد نے عروسہ کو اشارہ کیا جیسے کہہ رہا ہوں سن لوں۔

اج کل ہم دال یا سبزی کا سن کر ناک منہ چڑھا لیتے ہیں امیر لوگ تو دال کو پکانا توہین سمجھتے ہیں ان کے حساب سے دال چاول یا دال روٹی بس چھوٹے لوگ ہی کھا سکتے ہیں جب کی ایسا کچھ نہیں میں جو دال کے بارے میں جانا ہے آپ کو بتاتی چلوں

زیادہ تر جرمنی فرانس جنوبی افریقہ اور کئی مشرقی ممالک میں وسیع پیمانے پر کاشت کیا جاتا ہے۔ ان ممالک میں اسے اہم غذائی حیثیت حاصل ہے یورپ میں مسور سوپ بنانے اور مویشیوں کے لیے چارہ وغیرہ تیار کرنے میں استعمال ہوتا ہے امریکہ میں غذائی ضرورت کے تحت ممالک سے درآمد کی جاتا ہے پاک و ہند میں خاکستری چھلکے والا مسور کاشت کی جاتا ہے قرآن حکیم میں اس کا ذکر یوں آتا ہے کہ بنی اسرائیل من و سلو کی ناقدرتی کرتے تھے دوسری اشیاء کے علاوہ مسور

کے بھی خواہش مند ہوئے تھے انہوں نے حضرت موسیٰؑ سے کہا تھا کہ ہم ایک ہی طرح کے کھانے پر صبر نہیں کر سکتے اپنے رب سے دعا کرو کہ ہمارے لیے زمین کی پیداوار ہمارے لیے مسور پیاز پیدا کرے لیکن مسور کی مختصر تاریخ اسی طرح مسور کا ذکر مختلف

حدیثِ مبارکہ میں بھی ملتا ہے۔ جو ہم آپ کو آگے چل کر سناتے ہیں اور ساتھ ہی اس کے انسانی جسم کے لیے کیا فوائد ہیں ان سے بھی انہیں آگاہ کرتے ہیں آگے بڑھنے سے قبل آپ سے گزارش ہے کہ ان باتوں کو بہت ہی زیادہ غور سے سنیں گاتا کہ ان باتوں سے آپ کو بہت ہی زیادہ فائدہ حاصل ہو سکے آج کل گھروں میں اکثر فارمی مرغی پکائی جاتی ہے اور اگر ہوٹلوں کے باہر چھلی

ہوئی مرغیوں کی لمبی قطار دیکھی جائے تو اندازہ کرنا مشکل نہیں کہ یہ نسل کس کھانے کا زیادہ شوق رکھتی ہے بچے اور نوجوان سبزی کے نام پر ناک منہ چڑاتے نظر آتے ہیں۔ اور دوسری جانب بعض خواتین بھی کاہل اور تن آسان ہو گئی ہیں کہ ڈبے کے مصالحوں اور فارمی مرغی سے آدھے پونے گھنٹے میں مختلف ذائقوں کے سالن تیار ہو جاتے ہیں تو کیا ضرورت ہے کہ سالن پکائے جائیں اور ان کے اجزاء کے ساتھ تیار کرنے کی مجھے سخت حیرت ہوتی ہے کہ یہ کیسی بد نصیب نسل ہے جو دال جیسی لذیذ اور مفید غذا سے محروم

ہے دالوں کو اگر درست طریقے سے پکایا جائے اور اس کے ضروری لوازمات پیش کیے جائیں تو دالیں بھی قورمے کڑھائیوں سے کم نہیں۔

دوسری طرف ہمارے رسول ﷺ نے بتایا!!!!!!

فرمانِ مصطفیٰ: مسور کی دال کھاؤ، کیونکہ یہ دل کو نرم اور آنسوؤں کو زیادہ کرتی ہے۔

(مسند الفردوس، رقم الحدیث: 3876) مفتی صاحب! کیا یہ حدیث درست ہے؟

جواب: سوال میں مذکور حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، اس حدیث کو علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے "اللاالی المصنوعہ" 2/180 میں امام ابن السنی رحمہ اللہ کی کتاب "الطب النبوی صلی اللہ علیہ وسلم" کے حوالے سے اور امام ابو نعیم الاصبہانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "الطب النبوی صلی اللہ علیہ وسلم" میں اور امام دیلمی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب مسند الفردوس (بحوالہ الغرائب الملتقطہ) میں ذکر کیا ہے، ذیل میں اس حدیث کو مکمل سند، متن اور ترجمہ کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے، اس کے بعد اس حدیث کا حکم ذکر کیا جاتا ہے:

وقال ابن السني في الطب: أنبأنا علي بن محمد حدثنا حسون بن أحمد بن سليمان حدثنا موسى بن محمد المرادي حدثنا يحيى بن حوشب الأسدي عن صفوان بن عمرو عن مكحول عن أبي هريرة قال قال رسول الله: إن نبيا من الأنبياء اشتكى إلى الله قساوة قلوب قومه فأوحى الله إليه وهو في مصلاه أن مر قومك يأكلوا العدس فإنه يرق القلب ويد مع العينين ويذهب الكبر وهو طعام الأبرار.

اللائي المصنوعة في الأحاديث الموضوعة (2/180، الناشر: دار الكتب العلمية بيروت)
وقال: يحيى منكر الحديث.

وَأَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ إِسْحَاقَ فِي كِتَابِهِ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا حَسَنُونَ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُرَادِيِّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَوْشَبٍ الْأَسَدِيِّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ اشْتَكَى إِلَى اللَّهِ تَعَالَى قَسَاوَةَ قُلُوبِ قَوْمِهِ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ وَهُوَ فِي مَصَلَاهُ أَنْ مَرِّ قَوْمَكَ أَنْ يَأْكُلُوا الْعَدْسَ فَإِنَّهُ يَرِّقُ الْقَلْبَ وَيَدُ مَعَ الْعَيْنِ وَيُذْهِبُ الْكِبَرَ وَهُوَ طَعَامُ الْأَبْرَارِ.

الطب النبوي لأبي نعيم الأصفهاني (2/637، رقم الحديث: (688)، الناشر: دار ابن حزم)
قال: أخبرنا محمد بن الحسين الشافعي إذهنا، أخبرنا أبي، أخبرنا ابن السني، أخبرنا علي بن محمد،
حدثنا حسن بن أحمد بن سليمان، حدثنا موسى بن محمد المرادي، حدثنا يحيى بن حوشب
الأسدي، عن صفوان بن عمرو، عن مكحول، عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم: "شكا نبي من الأنبياء إلى الله عز وجل قساوة قلوب قومه، فأوحى الله
إليه وهو في مصلاه أن مر قومك أن يأكلوا العدس، فإنه يرق القلب، ويد مع العين،
ويذهب بالكبرياء، وهو طعام الأبرار."

الغرائب المملوكة من مسند الفردوس: (5/290، رقم الحديث: (1829) ط: جمعية دار
البر)

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا کہ ایک نبی علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی قوم کے دلوں کی سختی کا شکوہ کیا،

تو جس وقت وہ نبی علیہ السلام اپنی جائے نماز پر تھے، تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی نازل فرمائی کہ آپ اپنی قوم کو دال کھانے کی تلقین کریں، کیونکہ دال کھانے سے دل میں نرمی پیدا ہوتی ہے، یہ آنکھوں میں آنسو لاتی ہے، تکبر کو ختم کرتی ہے اور یہ نیک اور برگزیدہ بندوں کا کھانا ہے۔

حکم الحدیث:

اس حدیث کو علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے "اللاالی المصنوعہ" 2/180 میں ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے: اس حدیث کی سند میں ایک راوی "یحییٰ بن حوشب الأسدی" ہیں، وہ "منکر الحدیث" (محدثین کی اصطلاح میں ضعیف راوی) ہیں، اسی طرح ابن عراق الکنتانی رحمہ اللہ نے "تنزیہ الشریعہ" 2/244 میں اس حدیث کو اور علامہ سیوطی رحمہ اللہ کے کلام کو ذکر کرنے کے بعد فرمایا: "یحییٰ بن حوشب" سے روایت کرنے والے "موسیٰ بن محمد المرادی" ہیں، جن کو میں نہیں جانتا۔

نیز دال کی اس جیسی فضیلت سے متعلق (7) احادیث مختلف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
اجمعین اور تابعین رحمہم اللہ سے بھی مروی ہیں، جن میں سے بعض سند کے اعتبار سے
شدید ضعیف بھی قرار دی گئی ہیں۔

تاہم دال کی فضیلت سے متعلق اس طرح کا جو بھی مضمون احادیث میں بیان کیا گیا ہے،
اس کے بارے میں چند جلیل القدر محدثین رحمہم اللہ کے اقوال درج ذیل ہیں:

1- علامہ ابن الجوزی رحمہ اللہ نے "الموضوعات" ۳/ ۱۱۲ (۱۳۲۵-۱۳۲۶) میں
حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عبد الرحمن بن دہم رحمہ اللہ سے دال کی فضیلت سے متعلق
حدیث ذکر کرنے کے بعد ان کو موضوع قرار دیا ہے۔

2- علامہ ابن القیم جوزی رحمہ اللہ نے "المنار المنیف" ص 128 میں فرمایا: دال، چاول،
لوبیا وغیرہ سے متعلق جتنی بھی احادیث ہیں، وہ سراسر جھوٹ ہیں۔

3- علامہ عجلونی رحمہ اللہ نے "کشف الخفا" 1/ 319 میں فرمایا: ابن الغرس نے کہا ہے
کہ مجد الدین نے "سفر السعادة" میں فرمایا: دال، لوبیا وغیرہ کے متعلق کوئی حدیث صحیح

نہیں ہے، ان احادیث کو زندقہ لوگوں نے ان ابواب میں اپنی طرف سے گھڑی ہیں اور ان احادیث کو اسلام کی بدنامی کے لیے محدثین کی کتابوں میں شامل کر دیا ہے، اللہ تعالیٰ ان کو ناکام بنائے۔

4- امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے "مجموع الفتاویٰ" 23/27 میں فرمایا: وہ حدیث جس میں دال کھانے کو دل کی نرمی کا باعث قرار دیا گیا ہے، وہ حدیث جھوٹ اور من گھڑت ہے۔

5- علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے "تدریب الراوی" 1/342 میں دال سے متعلق حدیث کو موضوع احادیث میں سے شمار کیا ہے۔

خلاصہ کلام:

سوال میں مذکور حدیث "سند" کے اعتبار سے ضعیف ہے، جبکہ اس حدیث کے "متن" (مضمون) کو بہت سے محدثین نے "موضوع" (من گھڑت) بھی قرار دیا ہے، لہذا اس حدیث کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کر کے بیان کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

رات کا وقت تھا جب سونے کے لیے اپنے کمرے میں چلے گئے تھے کشف بھی اپنے کمرے میں بیڈ پہ بیٹھی موحد کے بارے میں سوچ رہی تھی نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔

محبت ملی تو نیند بھی اپنی نہ رہی فراز
گننام زندگی تھی کتنا سکون تھا۔

بالوں کی لٹ کو گھماتی کشف نے زیر لب شعر پڑھا۔

پر میری محبت ابھی کہاں مجھے ملی ہے۔ کشف نے دکھ سے سوچا۔

موحد اے لو یو الوٹ اور میں تمہیں پا کر ہی رہوں گی میں نہیں جانتی ایسی کونسی چیز ہے جو تمہیں میرے پاس آنے سے روکتی ہے پر کشف کو اپنے راستے میں آنے والا کانٹا ہٹانا جانتی

ہے موحد کو بس کشف کا ہونے کا ہے آج تو نہیں توکل جتنا وقت گزر جائے موحد کو بس کشف کا ہونا ہے۔ کشف تصور میں موحد سے مخاطب ہوتی آنکھیں موند لی۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

گڈ مارنگ ایوری ون۔ صبح ہوتے ہی کشف ہال میں آتی سب سے بولی پھر آخر میں واحب صاحب کے پاس آئی جو اخبار پڑھنے میں مصروف تھے۔

کیسی ہے میری جان۔ واحب صاحب کشف کو دیکھ کر محبت سے پوچھنے لگی۔

ٹوٹلی فٹ آپ کے سامنے۔ کشف نے مسکرا کر اپنی طرف اشارہ کیا

پڑھائی کسی جارہی ہے کالج میں کوئی پرو بلم ہو تو بتانا مجھے واحب احمد کی بیٹی ہو تم۔ واحب

صاحب نے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیر کر بولے۔

ڈونٹ وری ڈیڈ آپ شاید بھول رہے ہیں کشف مرزا سے پرو بلم بھی ڈرتی ہیں۔ کشف نے

گردن اکڑا کر کہا تو واحب صاحب ہنس پڑے۔

رخصانہ اماں کا فون آیا تھا کچھ دنوں میں ہمارے پاس آرہی ہیں۔ سول ان کے پاس آتی بولی رخصانہ اماں کا نام سنتے کشف کے چہرے کا رنگ اڑا تھا جو آتی تو مہینہ بھر کے لیے تھی مگر ان دونوں یعنی حیا اور کشف کو تگنی کا ناچ نچاتی تھی ملازموں کے ہوتے ان سے کام کرواتی تھی جس سے وہ بس ان کے جانے کی دعائیں کرتی تھی رخصانہ اماں ثاقب مرزا کے دور کی رشتیدار تھی۔

ارے وہاں یہ تو بہت اچھی بات ہے اس بار سالوں بعد چکر لگایا ہے انہوں نے۔ رخشندہ بیگم خوشگوار حیرت سے بولی۔

خاک اچھی بات ہے۔ کشف منہ میں بڑبڑائی جو خود کے علاوہ کسی نے نہیں سنا۔
ہاں اچھا ہیں آجائے ان نکمیوں کو بھی کچھ سیکھنے کو ملے گا۔ سول بیگم نے کشف کی طرف اشارہ کیے کہا۔

آپ کے سامنے آپ کی بیوی آپ کی اکلوتی بیٹی کو نکمی بول رہی ہے آپ کچھ کہے گے نہیں اس بارے میں؟ کشف اپنی آنکھیں پھیلا کر صاحب صاحب سے بولی جو کشف کی بات سن کر چہرے پہ مصنوعی غصہ کے تاثرات چہرے پہ سجائے سول بیگم کو دیکھ رہے تھے۔

شروع ہو گیا اس کا ڈرامہ۔ سول بیگم نفی میں سر ہلاتی بولی۔

بیگم آرام سے ہماری بیٹی سے زیادہ اس خاندان میں کوئی ہوشیار عقلمند نہیں۔ صاحب صاحب نے کشف کو اپنے ساتھ لگا کر کہا کشف گردن اوپر کر بیٹھ گئی۔

ایسے اور ہوشیار عقلمند پیدا ہو جائے خاندان میں تو کیا ہی بات ہے۔ سول بیگم طنزیہ بولی۔

بی بی جی ناشتہ ٹیبل پہ لگ گیا ہے۔ کشف کچھ کہنے والی تھی مگر ملازمہ نے آکر ناشتے کی اطلاع کی۔

میں حیا اور منہا کو بلاتی ہوں۔ کشف کھڑی ہوتی بولی۔

حیا جلدی سے ناشتہ کرو پھر ایک دھماکدار خبر سنائی ہے۔ کشف دھڑام سے دروازہ کھولتی
حیا سے بولی جو بیڈ پہ اپنا موبائل یوز کر رہی تھی۔

پہلے دھماکدار خبر بتاؤ ورنہ ناشتہ کھایا نہیں جائے گا۔ حیا موبائل سائیڈ پہ کرتی متجسس ہو کر
بولی۔

ابھی تو کچھ کھایا جائے گا اگر پہلے بتا دیا تو وہ ایک دونو الے بھی بامشکل نگل سکوں
گی۔ کشف نے مزے سے بتایا۔

ایسا کیا پھر پہلے ناشتہ کرتی ہوں کیونکہ مجھے زور و شور کی بھوک لگی ہے۔ حیا بیڈ سے اتر کر
بولی۔

گڈ فار یو۔ کشف کہتی منہا کے کمرے میں آئی۔

تمہیں لیا اوسی ڈی ہے کیا؟ کشف نے بڑی سنجیدگی سے پوچھا۔

اللہ خیر کیوں۔ منہا جو بیڈ شیٹ درست کر رہی تھی کشف کی بات پہ بول پڑی۔

جب دیکھو کوئی نہ کوئی صفائی کرتی رہتی ہو۔ کشف اکتاہٹ بھرے لہجے میں بولی۔

اپنے کمرے میں صفائی کرنے میں کیا حرج ہے ویسے بھی انسان جہاں رہتا اُس جگہ کی صفائی کرنی چاہیے۔ منہانے آرام سے جواب دیا

ملازم ہیں وہ یہ کام کر سکتے ہیں۔ کشف نے کہا

میں بھی تو کر سکتی ہوں اگر ملازم ہیں تو ضروری نہیں ہم تھوڑا تھوڑا کام بھی ان کو بولے۔
منہانے مسکرا کر کہا۔

ناشتہ تیار آگر کر لوں۔ کشف بات بدل کر بولی۔

تم چلو میں آتی ہوں۔ منہانے کہا کشف ایک نظر اُس کے صاف کمرے میں پہ ڈالی جہاں ہر چیز اپنی جگہ سلیقے سے رکھی ہوئی کمرے پہ نظر ڈال کر وہ باہر نکل گئی۔

ناشتہ سب نے آرام سے کھایا ناشتہ کے بعد حیا کشف کا ہاتھ تھامتی کمرے میں لائی تاکہ دھماکیدار نیوز سن سکے۔

یار کشف پچھلی بار کیسے انہوں نے باتھروم کی صفائی کروائی تھی ہم سے۔ حیارونے والی ہو کر بولی۔

باتھروم کی کیا کمرے کا فرش کیسے دھلوا یا تھا ہم سے۔ کشف پریشانی سے بولی۔
ہاں نہ اس بار پتا نہیں کیا کہے گی اب تم ہم بڑی ہو گئی ہیں تب تو چھوٹی تھی ان کو رحم نہ آیا۔
حیا انگلی دانتوں تلے دبا کر بولی۔

بس اللہ سے دعا کرو۔ کشف ہاتھ آسمان کی جانب کر کے بولی تو حیا سر ہلاتی اس کی بات پہ عمل کرنے لگی۔

یا اللہ اماں رخصانہ جس فلائٹ میں آئے وہ فلائٹ مس ہو جائے۔

آمین۔ کشف کی دعا پہ حیا نے فوراً سے کہا

یا اللہ اگر وہ بائے روڈ آئے تو ان کی گاڑی کا ٹائر پینچر ہو جائے۔

آمین اس بار کشف نے آمین کہا۔

یا اللہ ان کے دل میں ہمارے لیے رحم فرما۔

آمین۔ حیا نے جلدی سے کہا

یا اللہ کچھ ایسا کر دیں کے ہم ان کو نظر نہ آئے۔

آمین۔ کشف آنکھیں زور سے میچ کر بولی۔

یا اللہ

بس کرو اب۔ منہا جو کب سے مسکراہٹ ضبط کرتی ان کی دعائیں سن رہی تھی ان کی دعاؤں کی لسٹ تویل دیکھی تو ٹوکا۔

کیا بس کرو تم سے وہ کام کروائے تو میں پوچھو۔ کشف منہ کے زاویے بگاڑ کر بولی اور نہیں تو ان کی نظر میں تو یہ سلیقہ شعار ہے۔ حیا ناک چڑھا کر بولی۔

فضول میں مت ڈرو اور تمہارے بھلے کے لیے کرتی ہیں۔ منہا نے آرام سے کہا

کیسا بھلا ان کے بھلے کے چکر میں ہماری کمر ہماری ٹانگیں درد کر جاتی ہیں۔ کشف نے فورن سے کہا

درد بھی وہ جو ہفتے سے زیادہ عرصہ چلے۔ حیا نے جلدی سے کہا کشف نے فورن سے تائید میں سر ہلایا۔

تم دونوں سے بحث کرنا فضول ہے جاؤ جا کر اپنے کالج یونی جانے کی تیاری کرو۔ منہا نفی میں سر ہلاتی بولی۔

اووہاں مجھے اسائنمنٹ جمع کروانا تھا۔ حیا سر پہ ہاتھ مارتی واشر روم کی طرف بھاگی۔ کشف بھی اپنے کمرے کی طرف چلی گئی۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

بھائی صاحب سے بات کریں کب آرہا ہے نعیم پاکستان۔ رخشندہ بیگم نور احمد صاحب سے بولی۔

ہم ان کی طرف سے گہری خاموشی ہے جس سے مجھے خود خدشہ ہے میں بات کر کے
دیکھتا ہوں۔ نور احمد صاحب نے کہا

ان کو بتا دیجئے گا خاندان میں کیا اہمیت ہے منگنی کی منہا کا نام نعیم کے ساتھ منسوب ہو چکا
ہے اگر وہ پھرنے کی کوشش کریں تو ایسا مت کرنے دیجئے گا۔ رخشندہ بیگم سنجیدہ انداز
میں گویا ہوئی۔

ایسا کچھ نہیں ہو گا میں کروں گا سعید بھائی سے بات انشاء اللہ اچھا جواب ملے گا۔ نور احمد
صاحب نے کہا

جلد ورنہ وہ حمزہ اور حیا کے رشتہ کا بھی بھول جائے۔ رخشندہ بیگم دو ٹوک انداز میں بولی۔
کسی بد شگنی کی باتیں کر رہی ہو کہانہ میں نے بات کروں بھائی سے بس پھر بات ختم فضول
کے خدشات نہ خود سوچو نہ میرے دماغ میں ڈالو۔ نور احمد صاحب اس بار سخت لہجے
میں بولے۔

ماں ہوں جوان بیٹیوں کی آپ کے بھائی کے گھر کے جو رنگ ڈھنگ دیکھنے کو مل رہے ہیں
نہ وہ مجھے اچھے خدشات پالنے کی اجازت نہیں دیتے اتنے سال ہو گئے ہیں نعیم ایک بار بھی
پاکستان نہیں آیا سنی سنائی باتوں پہ میں یقین نہیں کرتی پر اب وہ باتیں سچ لگنے لگی ہے۔

رخشندہ بیگم نے کہا

مسئلہ کیسی باتیں؟ نور احمد صاحب نے جاننا چاہا۔

خاندان والے باتیں بنا رہے ہیں نعیم کو اعتراض ہے منہا کے ساتھ جڑے رشتے میں تبھی
پاکستان نہیں آ رہا میں نے تب یقین نہیں کیا پر جب ماہر اکیلا پاکستان آیا تو مجھے وہ باتیں سچ
لگنے لگی ہے۔ رخشندہ بیگم نے بتایا۔

من گھڑت کہانیاں ہے دو بھائیوں میں درار پیدا کرنے کے لیے رہی بات ماہر کے پاکستان
آنے کی تو کونسا وہ دونوں ساتھ گئے تھے جو ہم ساتھ آنے کی توقع کرتے۔ نور احمد صاحب
نے کہا۔

مجھے نہیں پتا اب بس بات کر یئے گا۔ رخشندہ بیگم ہاتھ کھڑے کیے بولی سعید مرزا کا الگ اپنا بڑا سا گھر تھا جہاں وہ الگ رہائش پذیر تھے ان کے برعکس احمد نور صاحب اور صاحب احمد صاحب ایک ساتھ رہتے تھے بزنس بھی ایک تھا

سعید مرزا کے الگ گھر رہنے پہ دونوں بھائیوں نے اعتراض کیا تھا کہ آپ سوتیلے پن کا مظاہرہ کر رہے ہیں پر انہوں نے آرام سے سمجھا دیا تھا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

بیچ روڈ پہ گاڑی کے رکتے ہی حیا گاڑی سے اُتری پھر نظر گھما کر دیکھا تو سائیڈ پہ گاڑی کھڑی تھی جسے دیکھ کر اس کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ آئی ڈرائیور کو واپس جانے کا کہتی وہ ہیل کی ٹک ٹک کرتی دوسری گاڑی کی فرنٹ سیٹ پہ بیٹھ گئی جہاں حمزہ بلیک جینز پینٹ شرٹ پہنے آنکھوں پہ بلیک گلاز چڑھائے بیٹھا تھا۔

لگ ویری پریٹی۔ حیا کے بیٹھتے ہی حمزہ نے اس کا ہاتھ تھام کر کہا جس کا چہرہ بلش کر گیا تھا حیا نیلے رنگ کے گرتے اور جینز میں ملبوس تھی ڈوپٹہ ایک کاندھے پہ تھا جب کی بالوں کا جوڑا

بنایا تھا میک اپ کے نام پہ بس گلو کو زلگایا تھا جس سے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی حیا کو
میک اپ کا بہت شوق تھا پر حمزہ کو نہیں اس لیے وہ میک اپ کا استعمال نہیں کیا کرتی
تھی۔

شکریہ اب گاڑی چلاؤ یونی کے لیٹ ہو رہا ہے۔ حیا نے مسکرا کر کہا
ابھی باتیں کرتے ہیں پھر گھنٹہ بعد چھوڑ آؤں گا یونیورسٹی۔ حمزہ اُس کے ہاتھ کی پشت
سہلاتا بولا۔

ایسے تو میری فرسٹ کلاس مس ہو جائے گی۔ حیا فکر مند ہو کر بولی
کل لیں لینا اگر کچھ سمجھ نہ آئے تو مجھے کال کرنا میں سمجھا دوں گا۔ حمزہ نے مسئلے کا حل بتایا
تو حیا مسکراتی سر ہلانے لگی۔

کہیں اور چلتے ہیں نہ ایسے گاڑی میں کیا کریں گے۔ حیا نے اُس کو گاڑی چلاتے نہیں دیکھا تو
کہا

یہ اچھی جگہ ہے بہت خاموش پر سکون یہاں بس میں اور تم ہیں کوئی تیسرا ہمیں ڈسٹرب کرنے والا نہیں۔ حمزہ نے آرام سے کہا

تمہاری بھی مجھے کبھی سمجھ نہیں آتی۔ حیانے کہا

بس اتنا سمجھ لوں حمزہ سعید مرزا تمہیں جنون کی حد تک چاہتا ہے اُس سے الگ ہونے کا سوچنا بھی مت۔ حمزہ شدت پسندی سے بولا جس کو محسوس کرتی حیا کو گھبراہٹ ہونے لگی کبھی کبھی وہ ایسے ہی ڈر جایا کرتی وہ جانتی تھی حمزہ اپنی چیزوں کے لیے بہت پوزیسور ہنے والا بندہ ہے اس کے معاملے میں تو جنونی بھی جس سے کبھی کبھی اُس کو خوف آتا تھا آج بھی ایسا ہی ہوا تھا۔

تمہاری یہی باتیں مجھے روکتی ہے تم سے ملنے کے لیے۔ حیانے ونڈو کی طرف منہ کر کے کہا جب میرے ساتھ ہو تو مجھے دیکھا کرو۔ حمزہ اس کے چہرہ اپنی طرف کر کے کہا۔

تمہیں ہی دیکھتی ہوں پر تمہارے چہرے پہ شدت پسندی مجھے خوف میں مبتلا کرتی ہے۔
حیا نے اس کے چہرے پہ ہاتھ پھیر کر دھیمے لہجے میں کہا۔

میرے اندر وہم ہوتے ہیں تمہارے معاملے میں جس سے انسان پیار کرتا ہے نہ اس کی
کھونے کا ڈر ہمیشہ لگا رہتا ہے ایسا ہی ایک خوف میرے اندر کنڈلی مار کر بیٹھا ہے۔ حمزہ نے
حیا کا ہاتھ پکڑ کر جو وہ اُس کے چہرے پہ پھیر رہی تھی۔

وہم کرنا چھوڑ دو کیونکہ یہ ایک لاعلاج ہے۔ حیا نے مسکرا کر کہا حمزہ مسکراتا اس کے
چہرے پہ خوبصورت مسکراہٹ دیکھ رہا تھا۔

تمہاری مسکراہٹ میرے اندر جان ڈالتی ہے۔ حمزہ حیا کا ہاتھ اپنے دل پہ رکھ کر بولا
آج موڈ میں لگ رہے ہو خیر تو ہے نہ؟ حیا اس کے دل کی دھڑکن سن کر نروس ہوتی بولی۔
میرے دل کی آواز کو محسوس کرو جو تمہارا نام لیں رہا ہے۔ حمزہ اس کی بات نظر انداز کرتا
بولا۔

حمزہ پلیز ایسی باتیں مت کرو مجھے شرم آرہی ہے۔ حیا اپنا چھڑواتی دونوں ہاتھ چہرے پہ رکھ کر بولی۔

میری جان تو مجھے دیکھنے ہیں تمہارے چہرے پہ وہ رنگ جن پہ بس میرا حق ہے۔ حمزہ گہری مسکراہٹ سے بولا حیا نے زور سے سر کو نفی میں ہلایا۔

اچھا تو میں بتاتا ہوں میں آج خوش کیوں ہوں۔ حمزہ گہری سانس لیکر بولا

کیا بات ہے؟ حیا چہرے سے ہاتھ ہٹا کر بولی حمزہ نے اپنا ہاتھ حیا کے سامنے پھیلا یا تو حیا مسکراتی اس کی چوڑے مضبوط ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھ دیا۔

تم نے کہا نہ وہم کا کوئی علاج نہیں تو میں بتاتا چلوں میرے پاس ہے۔ حمزہ اتنا بول کر حیا کو دیکھنے لگا جو غور سے اُس کی طرف دیکھ رہی تھی۔

کو نسا علاج؟ حیا نے پوچھا

ہم دونوں کورٹ میں نکاح کریں گے بعد میں بھی تو ہونا ہے پر میں ابھی چاہتا ہوں میرے
دل کو سکون مل جائے گا سارے خدشات ختم ہو جائے گے تم میری ہو میں جانتا ہوں پر
تب میرے ساتھ پر مینٹلی سرٹیفیکٹ ہو گا ہمارے نزدیک منگنی کی اہمیت بہت ہے نکاح
کے برابر ہے پر اسلام میں نہیں میں مکمل طور پہ تمہیں اپنی دسترس میں لینا چاہتا ہوں۔
حمزہ کی بات پہ حیا بے یقین نظروں سے حمزہ کو دیکھا اُس کو ہر گز حمزہ سے ایسی بات کی توقع
نہیں تھی

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

دل والوں

دل میرا

سننے کو بے قرار

ہے کہوں نہ پیار ہے

کہوں نہ پیار ہے۔

کشف موحد کے پاس آتی خوبصورت آواز میں گانا گانے لگی۔

میں مصروف ہوں اس لیے ڈسٹرب نہیں کرو۔ موحد نے سنجیدگی سے کہا
ہممم اس لیے لا بیری میں بیٹھے ہوتا کہ میں تیز آواز میں بات نہ کر سکوں۔ کشف نے
سمجھنے والے انداز میں کہا۔

کشف پلیز مجھے تنگ مت کیا کرو جو تم مجھ سے چاہتی ویسا کچھ نہیں ہو سکتا اس لیے ابھی
سے سنبھل جاؤ۔ موحد دھیمے مگر سخت لہجے میں بولا۔

میں کیا چاہتی ہوں تم سے زرہ روشنی ڈالنا اس بات پہ؟ کشف نے شرارت سے اُس کی
جانب دیکھ کر کہا۔

تمہیں لگتا ہے تم ایسے مجھے خود سے محبت کرنے پہ مجبور کر سکتی ہوں تو تمہاری یہ سب سے
بڑی بھول اور وقت کا ضائع ہے بہتر اس میں ہے کہ تم اپنے راستے میرے راستوں سے

جوڑنے کی کوشش نہ کرو کیونکہ میرے ساتھ تمہاری کوئی منزل نہیں بس سفر ہے اور سفر ہے جس کا کوئی ٹھکانہ یا منزل نہیں۔ موحد نے سپاٹ انداز میں کہا پر وہ نہیں جانتا تھا سامنے بیٹھی لڑکی جس سفر پہ نکلی تھی اُس کے لیے رُکنا اب ممکن نہیں تھا۔

مجھے میں کیا کمی ہے موحد بہت پیار کرتی ہوں میں تم سے پر تم ہو جس کی نظر میں میری محبت کی کوئی ویلیو ہی نہیں۔ کشف رندھی آواز میں بولی اُس کی آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی جس سے موحد نے اپنی نظریں چرائی تھی۔

کمی تم میں نہیں ہے کشف میرے ساتھ تمہارا گزارا نہیں ہو سکتا تھا یہ جو تمہارا موبائل ہے نہ۔ موحد نے ٹیبل پہ اُس کے فون کی طرف اشارہ کرتے کہا

میری بانیکی کی قیمت سے ڈبل قیمت ہوگی اس کی تم محلوں میں رہنے والی ہو ایک جھونپڑی میں تمہارا رہنا ممکن نہیں ایک دن میں اکتا جاؤں گی غلط فیصلے سے بہتر ہے تم ابھی میرا بات سمجھ جاؤں یہ پیار محبت کچھ نہیں ہوتا تمہاری محبت اُس دن کہی نہیں رہے گی جب میری زندگی کا لائیو اسٹائل دیکھو گی جہاں تم ہر چیز کو ترس جاؤں گی اچھے سے کھانا تک نصیب

نہیں ہو گا میرے اُپر میری جوان بہنوں کی زمینداریاں ہیں مجھے میری ماں کا سہارا بننا ہے
میری زندگی میں تمہاری کوئی جگہ نہیں اس لیے بہتر ہے اپنے یا میرے لیے مشکلات
کھڑی مت کرو اپنا جیسا کوئی انسان تلاش کرو جو خالی اپنا ساتھ نہیں بلکہ ہر وہ آسائش دے
جن کی تم عادی ہو۔ موحّد تلخ انداز میں بولتا گیا کشف گنگ سی موحّد کی باتیں سن رہی تھی
جو بس اسٹیٹس کی وجہ سے اس کے ساتھ کنارہ کر رہا تھا۔

موحّد تم مجھے جس حال میں رکھو گے میں بنا شکوہ شکایت کیے خوشی خوشی تمہارے ساتھ رہ
لوں گی میرے لیے بس تمہارا پاس ہونا تمہارا ساتھ تمہارا نام ہی کافی ہے میں کبھی تمہاری
بہنوں اور ماں کے درمیان نہیں آؤں گی کبھی شکایت کا موقع نہیں دوں گی تم بس میرا
ہاتھ تھام کر تو دیکھو۔ کشف اپنے آنسوؤں پیتی موحّد کا بازو تھام کر بولی۔

میں پھر بھی یہی کہوں گا میرے قدم کبھی تمہاری طرف نہیں بڑھ سکتے۔ موحّد سنجیدگی
سے اپنا بازو آزاد کروا کر بولا کشف کچھ بولنا چاہتی تھی جس کو اَن سنا کر تا وہ لا بھری
سے نکل گیا کشف نے دور تک اُس کی پشت کو دیکھا تھا۔

میں بھول جاؤں تمہیں اب یہی مناسب ہے

مگر بھلانا چاہوں بھی تو کیسے بھولوں؟

کہ تم تو پھر بھی حقیقت ہو کوئی خواب نہیں

یہاں تو دل کا یہ عالم ہے کیا کہوں کمبخت

بھلانا پایا کہ وہ سلسلہ جو تھا ہی نہیں!!

وہ ایک خیال جو آواز تک گیا ہی نہیں!!

وہ ایک بات جو میں کہہ نہ سکی تم سے

وہ ایک رابطہ جو ہم میں کبھی رہا نہیں

مجھے یاد ہے سب جو کبھی ہوا ہی نہیں!!!

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

ہنی گولڈ کلر کے شلوار قمیض پہنے منہا ٹیرس پہ کھڑی چائے سے لطف اندروز ہو رہی تھی جب اُس کا سیل فون بج اُٹھا منہا نے ٹیبل سے فون اٹھا کر دیکھا تو ماہر کی کال تھی سو چاکاٹ دے پر اپنے خیال کی نفی کرتی کال پک کر دی۔

اسلام علیکم!!!! منہا نے جیسے کان پہ فون رکھا ماہر کی گھمبیر آواز اسپیکر سے ابھری۔
وعلیکم اسلام!!!! منہا سلام کا جواب دیتی خاموش ہو گئی۔

کیسی ہو؟ ماہر نے پوچھا

میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں؟ منہا نے اخلاقاً حال دریافت کیا۔

آپ نے پوچھ لیا اب کافی بہتر ہوں۔ ماہر نے سکون سے کہا

مجھ سے ایسے بات مت کیا کریں۔ منہا نے گہری سانس بھر کر کہا

تو پھر آپ بتادے کیسے بات کروں۔ ماہر نے مسکرا کر پوچھا۔

میں کسی اور کے ساتھ منسوب ہوں آپ کو زیب نہیں دیتا میرے بارے میں ایسے خیالات رکھنے کا۔ منہا نے سنجیدگی سے اُس نے اُٹھان لیا تھا وہ اب ماہر سے صاف صاف سے بات کریں گی ماہر پہلے تو نہیں مگر جب سے پاکستان واپس آیا تھا تب سے عجیب برتاؤ رکھنے لگا تھا اُس کی بولتی نگاہوں سے وہ ہمیشہ خائف ہوتی تھی پھر آہستہ آہستہ ماہر ڈھکے چھپے لفظوں میں اپنے جذبات کے بارے میں آگاہ کرتا گیا جو منہا کو سہی نہیں لگا بچپن سے اُس نے اپنے نام کے ساتھ نعیم کا نام سن لیا تھا رخشنہ بیگم نے اس کے بارہ سال کے ہوتے ہی بتا دیا تھا ہمارے خاندان میں منگنی نکاح کے برابر ہے اور اس کی منگنی نعیم کے ساتھ طے ہے لہذا وہ یہ بات اپنے دماغ میں نشین کر لیں اور اُس نے کیا بھی یہی تھا بچپن میں نعیم کا روخانداز دیکھ کر بھی اُس نے اپنا دل نعیم کے لیے کبھی میلا نہیں ہونے دیا خود کو نعیم کی امانت سمجھا اُس کے کینیڈا جانے پہ بھی اُس کو بہت دکھ ہوا تھا کہ ایک بار مل کر جاتا مگر کچھ سال بعد ماہر کا اُس کی زندگی میں ایسے آنا ٹینشن میں مبتلا کر گیا تھا وہ بس اس کو

کزن کی طرح دیکھتی اور سمجھتی تھی اُس سے زیادہ نہیں ماہر لاکھ نعیم سے بہتر پر منہا کوپتا تھا ماہر کچھ کہے اُس کی قسمت میں بس نعیم کا ساتھ تھا۔

آپ میری ہیں بس۔ ماہر کے مُسکراتے لب فورن سے سمیٹ گئے تھے۔

آپ جانتے ہیں آج سے نہیں بچپن سے کے میرا نام نعیم کے ساتھ جوڑا گیا ہے پھر بھی آپ ایسے داعوے کر رہے ہیں۔ منہا افسوس سے بولی۔

نانا جان نے غلط فیصلہ لیا تھا ان کو اپنا بھتیجا نظر آیا پر اپنا بھانجا نہیں خیر میں پُرانی باتیں نہیں کروں گا نعیم کا کوئی ارادہ نہیں پاکستان آنے کا میں بات کروں گا موم سے وہ آپ کی اور میرے رشتے کی بات کریں گی۔ ماہر نے سنجیدہ لہجے میں کہا

آپ کو خدا کا واسطہ ایسا مت کیجئے گا۔ منہا ماہر کے ارادے جان کر پریشان ہو کر بولی۔

ایسا تو کروں تو کیا آپ کو کسی اور کا ہوتا دیکھو۔ ماہر تلخ انداز میں بولا

بلکل میرے لیے نعیم ضروری ہے آپ نہیں میں نے اپنا نام ہمیشہ نعیم کے ساتھ جڑا سنا ہے
میں اب کیسے آپ کے بارے میں سوچوں۔ منہانے دُکھ سے کہا ماہر کے اندر چھن سے
کچھ ٹوٹا تھا۔

ہمارے بڑوں کو ہماری کچی عمر میں بڑی باتیں نہیں ڈالنی چاہیے ضروری نہیں ہوتا جیسا وہ
سوچتے ہیں ہمیشہ سہی ہو یا ویسا ہی ہو جیسا وہ چاہ رہے ہو بچپن سے جڑے رشتے ہمیشہ تکلیف
کا باعث ہوتے ہیں کیونکہ ہر انسان کا اپنا خیال ہوتا ہے اپنے ہمسفر کے طور پہ میں جانتا تھا
آپ کا نام کسی اور کے ساتھ منسوب ہے پر میں اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہوں سب
جانتے ہوئے بھی میرے دل نے آپ کو چُنا آپ کا نام لیا منہا میری زندگی میں آپ بہت
ضروری ہو گئی ہے جیسے جینے کے لیے سانس میں آپ کو کسی اور کے ساتھ سوچتا ہوں تو دل
بند ہوتا محسوس ہوتا ہے میں جب پاکستان آیا تھا تو میں نے جب آپ کو دیکھا میں تب
بھول گیا تھا آپ میری نہیں ہو سکتی پر پھر بھی آپ سے محبت کرنے لگا میرے لیے آپ
کی خوشی عزیز ہے میں کبھی آپ کو تکلیف دُکھ نہیں دے سکتا پر آپ کے بغیر رہ بھی نہیں

سکتا عجیب کشمش میں پڑ گیا ہوں پر اب جو ہے جو ہو گا میری اپنی تجویز کی ہو گی۔ ماہر
عقیدت سے کہتا منہا کے دل کی دھڑکن کو اُتھل پُتھل کر گیا تھا ماہر اپنی ساری بات کیے
کال کاٹ چکا تھا پر منہا ماہر کی باتوں میں جکڑ گئی تھی۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

. نیوٹن کے حرکتِ قانون کے دوسرے قانون کے مطابق، جب ایک قوت کو تیز کیا جاتا
ہے تو ایک قوت تیار کی جاتی ہے۔

کلاسیکی میکینکس میں، نیوٹن کے دوسرے قانون کے مطابق، ہم کہتے ہیں کہ کسی جسم میں
بڑے پیمانے پر میٹر ہوتا ہے، اگر کسی وقت بھی، وہ حرکت کی مساوات کو مانتا ہے۔

آخری حصے میں رشتہ داری طبیعیات کی توقع ہے کیوں کہ آخری تین ابواب نیوٹن کے
حرکت، مطلق اور رشتہ دار حرکت، اور ہرٹز کی حرکیات کے قوانین پر غور کرتے ہیں۔

میں، الیکسس بوورڈ نے یورٹنس کے، 1821 مدار کے فلکیاتی جدولوں کو شائع کیا تھا، جس میں نیوٹن کے تحریک اور گروت کے قوانین کی بنیاد پر مستقبل کی پوزیشنوں کی پیش گوئی کی گئی تھی۔

نیوٹن میکینکس کے دائرے میں، حوالہ کا ایک جڑنا فریم، یا غیر مبہم حوالہ فریم، وہی ہے جس میں نیوٹن کا تحریک کا پہلا قانون جائز ہے۔

کہنے کو تو حیا کلاس اٹینڈ کر رہی تھی مگر اُس کا دماغ حمزہ کی بات میں اُلجھا ہوا تھا اُس کو سمجھ نہیں آرہا تھا کیا کریں۔

کن سوچو میں ہوفز کس کی ٹیچر چلی گئی۔ حیا کی دوست نے اس کے چہرے کے سامنے چٹکی بجا کر کہا تو وہ یکدم ہوش میں آئی۔

میرے سر میں سر درد میں گھر جا رہی ہوں۔ حیا اپنا بیگ پکڑتی بولی۔

دو کلاس مس کر چکی ہو ایک غیر دماغی حالت میں لی ہے تمہارا کیا ہو گا جنت نے افسوس کیا۔

وہی جو قبول خُدا کو ہو گا۔ حیا مسکرا کر کہتی کلاس سے باہر نکل پڑی۔

گھر آکر وہ سب کو سلام کرتی اپنے کمرے میں بند ہو گئی شام کے وقت وہ باہر نکلی تو سب اپنے کاموں میں مصروف تھے اُس نے کشف سے بات کرنے کا سوچا مگر جب وہ کمرے کے دروازے کے پاس گئی تو اندر سے لاک تھا ایک دو باہر آواز دی کوئی رسپانس نہ ملنے پہ وہ منہا کے کمرے میں گئی اُس کا بھی وہی حال تھا۔

ایسا کیا ہو گیا جو یہ دونوں مایوں میں بیٹھ گئی ہے۔ کافی دیر منہا کو آوازیں دینے کے بعد جب دروازہ نہیں کھلا تو حیا جھنجھلا کر بولی

رات کے کھانے کے وقت وہ دونوں موجود نہ تھیں حیا بھی زہر مار کر دو تین نوالے لیتی کمرے میں آکر آج کے واقع کے بارے میں سوچنے لگی۔

حیا میری جان چپ کیوں ہو بتاؤ کرو گی نہ مجھ سے نکاح دو تین سال بعد جب بھائی آجائے
گے تب بھی تو ہو گا اچھا ہے اگر ہم ابھی کر لیں میں نے کوئی غلط فرمائش تو نہیں کی۔ حمزہ
حیا کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں تھا متاثر می سے بولا۔

حمزہ پر ایسے خوفیہ نکاح کرنا سہی نہیں تم فضول میں وہم پال رہے ہو دو تین سال تم صبر
کرو۔ حیا نے پریشانی سے کہا۔

حیا میرا دل بے چین رہتا ہے جب تک نکاح نہیں ہو گا مجھے چین نہیں ملے گا۔ حمزہ نے کہا
میں سوچ کر بتاؤں گی۔ حیا نے ابھی فیصلا کرنا سہی نہیں سمجھا۔

او کے جب ہاں کرو تو میرے آفس آجانا انکار کرو پھر بھی پر میں ہاں کی توقع کروں گا ورنہ
سمجھو گا محبت بس میری طرف سے ہے۔ حمزہ نے سنجیدگی سے کہا

حمزہ پلیز تمہیں میرے فیصلا کا احترام کرنا ہو گا۔ حیا نے کہا

میں کروں گا حیا ہمیشہ کروں گا پر یہ بات کچھ ایسی ہے کے میں انکار سننا پسند نہیں کروں
گا۔ حمزہ دو ٹوک بولا۔

میں بتا دوں گی۔ حیا نے ٹالا۔

حیا آج نہیں تو کل تم نے ہونا میرا ہے یہ بات یاد رکھنا میں کسی خدشے کے تحت یہ کہہ رہا
ہوں اُمید ہے تم مایوس نہیں کرو گی۔ حمزہ کہہ کر اس کے ہاتھ کی پشت پہ اپنے لب رکھنے
چاہے مگر حیا نے گھبرا کر اپنا ہاتھ کھینچ لیا حمزہ کو بُرا تو بہت لگا مگر خاموش رہا۔

یونی جا رہے ہیں ہم اب تم آرام سے سوچ کر مجھے بتانا محبت کرتی ہو تو یقین بھی ہونا
چاہیے۔ حمزہ نے کہا

اعتبار یقین ہے مجھے تم پہ۔ حیا نے جلدی سے کہا

تمہارے فیصلے سے پتا چل جائے گا میری کیا حیثیت ہے تمہارے دل اور نظروں
میں۔ حمزہ گاڑی اسٹارٹ کرتا بولا حیا بس خاموشی سے حمزہ کا چہرہ دیکھنے لگی۔

سب کچھ یاد کرنے کے بعد حیا نے گہری سانس لی بالآخر وہ ایک فیصلے پہ پہنچ گئی تھی جس سے اس کے چہرے پہ طمانیت چھا گئی کل اُس پہ عمل کرنے کا سوچتی آرام سے سونے کے لیے لیٹ گئی۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

کشف کو آج موحد کی باتوں نے بہت ہرٹ کیا تھا اس کو یقین نہیں ہو رہا تھا محض دونوں کے درمیان ایک اسٹیٹس کی وجہ سے وہ ایسا کہہ رہا تھا بار بار اُس کا دل توڑتا تھا۔

یا اللہ موحد کا دل میرے لیے نرم کر دے پلیز اُس کے دل میں میرے لیے محبت کا دیپ جلائے اس کو میرا محرم بنادے ہم دونوں کو حلال رشتے میں باندھ پلیز میرے اللہ میری دعا قبول فرمادے اُس کے بعد میں کچھ اور نہیں مانگوں گی۔ کشف جائے نماز پہ بیٹھتی

روتے ہوئے دعا مانگ رہی تھی آنسو سے پورا چہرہ نم تھا اس وقت وہ کہیں سے بھی سارا دن مسکراتی کشف نہیں لگ رہی تھی بلکہ ایک دیوانی لگ رہی تھی موحد کی دیوانی جس کو بس اپنے محبوب کا ساتھ اُس کا پیار اُس کی توجہ چاہیے تھی سارا دن وہ کمرے سے نہیں نکلی تھی

اکیلے رہنا چاہتی تھی اس لیے جب حیانے دروازہ کھولنے کا کہا تھا وہ بہری بن کر بیٹھی رہی
اُس کو فلحال تنہائی چاہیے تھی تب وہ ایسی پوزیشن میں بھی نہیں تھی اس کی سو جھی آنکھیں
دیکھ کر حیانے سوالوں کا انبار کھڑا کرنا جو ابھی وہ نہیں دینا چاہتی تھی۔

آپ ہر چیز پہ قادر سب کچھ آپ کے کن کے محتاج ہے میری دعا یہ یا اللہ کن فرمائے دے
آپ کے کن فیکون سے مجھے بہت حوصلہ ہے پلیز یا اللہ کوئی معجزہ کر دے پلیز پلیز ززز
یا اللہ پلیز ززز ززز ززز۔ کشف دعا مانگتی سجدے میں چلی گئی۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

دوسرے دن کشف روزانہ کی طرح فریش چہرے کے ساتھ کمرے سے باہر نکلی اُس کو
دیکھ کر کہیں سے بھی نہیں لگ رہا تھا کہ ساری رات اُس نے رو کر گزاری ہے۔
ڈیڈ کہاں ہیں؟ کشف نے اپیل ہاتھ میں پکڑے سول بیگم سے پوچھا۔

ضروری میٹنگ تھی جلدی آفس چلے گئے۔ سول بیگم نے بتایا تو کشف نے اپیل منہ میں ڈالا۔

کھانے سے پہلے دھو تو لیتی۔ سول بیگم نے ٹوک کر کہا
آپ لوگ یہاں دھو کر رہتے ہیں بار بار دھونے سے اپیل کی لذت ختم ہو جاتی ہے۔
کشف نے اپنا ایجاد کیا فلسفہ جھاڑا۔

مجال ہے جو تمہارے دماغ میں کوئی بات بیٹھے۔ سول بیگم تاسف سے بولی جب کی کشف
مُسکراتی ہاتھ میں اپیل پکڑتی حیا کے کمرے میں آئی جہاں وہ آئینے کے سامنے کھڑی تیار
ہو رہی تھی۔

خیر تو ہے کسی پارٹی میں جارہی ہو کیا؟ کشف نے حیرت سے اُس کی تیاری کو دیکھ کر پوچھا
جو ریڈ کلر کے فراق میں انتہا کی خو خوبصورت لگ رہی تھی ہونٹوں پہ سرخ کلر کی لب
اسٹک لگائے اب بالوں کو اسٹریٹ کر رہی تھی۔

دروازہ بند کرو۔ حیا نے کہا تو کشف عجیب نظروں سے اُس کو گھورتی دروازے کو لاک لگانے لگی۔

اب پھوٹوں بھی۔ کشف نے کوفت سے کہا جو ریڈ کلر کی ہائے ہیل پہن رہی تھی۔
بتاتی ہوں تھوڑا صبر کرو۔ حیا نے آرام سے کہا

کشف پہلے وعدہ کرو میں آج جو بات کروں گی وہ بس میرے اور تمہارے درمیان رہے گی۔ حیا اپنے کام سے فارغ ہوتی کشف کے سامنے اپنا ہاتھ پھیلاتی ہوئی بولی۔

ہم دونوں کزن ہونے کے ساتھ ساتھ مخلص دوست بھی ہیں ہم بنا وعدے کیے ایک دوسرے پہ یقین کر سکتے ہیں پر اگر تمہاری تسلی میرے وعدے سے ہے تو میرا وعدہ ہے جو تم بات کرو گی وہ بس ہمارے درمیان رہے گی کسی تیسرے کو تب تک پتا نہیں چلے گا جب تک تم نہیں چاہوں گی۔ کشف نے اس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھ کر کہا حیا مسکرا کر آگے بھرتی زور سے اُس کو گلے لگایا۔

مجھے تم سے یہی اُمید تھی۔ حیا نے چمکتے ہوئے بتایا۔

بات کیا ہے وہ بتاؤ۔ کشف کو بس بات جاننے کا تجسس تھا۔

حمزہ چاہتا ہے میں اس سے خوفیہ نکاح کروں۔ حیا نے گہری سانس لیکر بتایا۔

ہائیڈن نکاح۔ کشف چیختی بولی

آہستہ۔ حیا نے اُس کے منہ پہ ہاتھ رکھا۔

اس سب کی کیا ضرورت دونوں کی منگنی تو ویسے ہی ہو چکی ہے۔ کشف نے نا سمجھی سے کہا

میں نے بھی کہا پر حمزہ نکاح پہ بضد ہے۔ حیا نے بتایا

تو اس کو کہو نہ چچا سے بات کریں نا کہ ایسے خوفیہ نکاح کریں۔ کشف نے سمجھانے والے

انداز میں کہا

نعیم بھائی نہیں آجاتے تب تک ہمارا نکاح بھی نہیں ہو سکتا دوسرا کچھ غلط بھی نہیں بعد میں

بھی تو ہونا ہے نہ۔ حیا نے آرام سے کہا

جیسے تمہارے مرضی حمزہ کچھ زیادہ ہی بے صبر ہے۔ کشف نے کہا
پیار جو کرتا ہے مجھ سے۔ حیا نے شریکین مسکراہٹ سے بتایا۔

نکاح کر رہے ہو تو نکاح تک ہی رہنا نکاح کے بعد کوئی حد نہیں ہوتی پر اس نکاح کا کسی کو پتا
نہیں ہو گا اس لیے ایسا کچھ مت کرنا جس سے بعد میں تمہیں پرو بلمز کا سامنا کرنا پڑے۔
کشف کا اشارہ کس بات کی طرف تھا وہ جان کر حیا نے سر ہلایا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

روزانہ معمول کی طرح ڈرائیور حیا کو بیچ راستے پہ چھوڑتا خود چلا گیا تھا حیا آج چادر میں خود کو
چھپائے ہوئے تھی وہ حمزہ کو کوئی موقع نہیں دینا چاہتی تھی غصہ کرنے کا۔

برتھ پارٹی ہے کیا یونی میں؟ حمزہ نے انداز کہا

میرا نکاح ہے۔ حیا نے نظریں جھکا کر بتایا حمزہ ہونک سا اُس کو دیکھنے لگا جس کا چہرہ لال انار
ہو گیا تھا۔

تمہیں کوئی اعتراض نہیں۔ حمزہ خوش ہوتا بولا

مجھے کیا اور کیوں اعتراض ہو گا۔ حیا نے اُلٹا اس سے سوال کیا۔

تم نہیں جانتی مجھے کتنی بڑی خوشی دی ہے۔ حمزہ خوشی سے پاگل ہونے کے درپہ تھا۔

میں یقین کرتی ہوں حمزہ تم پہ پلیز میرا یقین نہیں توڑنا۔ حیا نے التجائیہ انداز میں کہا۔

ایسا تمہیں کہنا بھی نہیں چاہیے مجھے پتا ہے ہمارا نکاح فلحال خوفیہ ہو گا اس لیے فکر نہیں

کرو۔ حمزہ نے سنجیدگی سے کہا جسے سن کر حیا مطمئن سی مسکرا دی۔

چلیں پھر؟ حمزہ نے پوچھا۔

کہاں؟ حیا نے فوراً پوچھا

مسجد پھر تمہیں یونی ڈراپ کرنا ہے۔ حمزہ نے پلان بتایا۔

ٹھیک ہے۔ حیا نے کہا حمزہ تیز ڈرائیو کرتا مسجد پہنچ گیا تھا حمزہ حیا کا ہاتھ تھام کر مسجد کے

اندرا داخل ہوا جہاں کے مولوی صاحب سے اُس نے پہلے ہی بات کر رکھی تھی کچھ ہی دیر

میں نکاح کے ایجاب و مراحل ہو گئے تھے وہ اب حیانور احمد سے حیا حمزہ بن گئی تھی دونوں کے چہرے پہ سرشار سی کیفیت تھی حیا نہیں جانتی تھی حمزہ کس وہم کے تحت نکاح کا شور مچایا پر حمزہ نے اُس سے اس کی محبت کا ثبوت مانگا تھا وہ بھلا کیسے نہ دیتی۔

نکاح مبارک ہو۔ حمزہ واپس گاڑی میں بیٹھتا حیا سے بولا

تمہیں بھی مبارک ہو۔ حیا نے کہا

شکریہ۔ حمزہ نے سر کو خم دیا

تم نے تو کل کورٹ کا کہا تھا پھر مسجد کیوں؟ اور تمہارے پاس نکاح کے کاغذ بھی بنے

ہوئے تھے کیا بہت پہلے سے سوچ رکھا تھا کیا؟ حیا نے اُلجھ کر پوچھا۔

ایسا ہی سمجھ لو۔ حمزہ نے بس اتنا کہا حیا کو لگا جیسے حمزہ کوئی بات چھپا رہا ہوں پر اُس نے گریہ نہیں۔

خوش ہو نہ اب۔ حیا نے پوچھا

خوشی کی انتہا پہ ہوں۔ حمزہ جھک کر اس کے ماتھے پہ عقیدت بھرا لمس چھوڑ کر بولا۔ حیا کا دل زور سے دھڑکا تھا حمزہ پہلی بار اُس کے اتنے قریب ہوا تھا۔ رلیکس۔ حمزہ نے مسکرا کر اس کا ہاتھ تھام کر ہلکے سادبا کر کہا۔ چلیں یونی۔ حیا اپنے آپ پہ قابو پا رہی تھی۔ ہم چلتے ہیں۔ حمزہ ایک گہری نظر اُس پہ ڈالتا بولا حیا حمزہ کی نظروں سے بچنے کی خاطر اپنا رخ گاڑی کی ونڈو کی جانب کر دیا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

کشف تمہارا فون کہاں ہیں؟ کشف کی دوست طاہرہ نے پوچھا گم ہو گیا۔ کشف نے آرام سے بتایا کیا گم ہو گیا کب کیسے اتنا مہنگا فون گم کر دیا۔ طاہرہ صدمے کی حالت میں بولی۔

اب گم ہو گیا تو ہو گیا کب کیسے کا بتانے کا کیا فائدہ۔ کشف نے بے زاریت سے کہا جب کی حقیقت میں اُس نے اپنا قیمتی فون کمرے کے وارڈوب میں نیچے والے ڈرار میں رکھ دیا تھا اُس نے سوچ لیا تھا وہ اب اتنی مہنگی چیز استعمال نہیں کریں گی موحد کو احساس دلوائے گی کہ وہ بنا کسی آسائشوں کے ساتھ بھی رہ سکتی ہے لگژری لائف جیسا اس کے لیے اتنا ضروری نہیں اُس کو بس موحد چاہیے تھا۔

ناشکری ہو بڑی۔ طاہرہ منہ بنا کر بولی۔

شکریہ مجھے سمجھنے کے لیے۔ کشف نے مسکرا کر کہا

اب کہاں جا رہی ہو کچھ منٹ بعد کلاس ہے۔ طاہرہ نے اُس کو کھڑا ہوتا دیکھا تو کہا۔

کام ہے آتی ہوں۔ کشف نے بتایا۔

محبت میں گجرے بھی پہنائے جاسکتے ہیں

سونے کی چوڑیاں ضروری تو نہیں

کشف اپنے ڈپارٹمنٹ کی سیڑھیوں پہ موحد کو بیٹھا دیکھا تو پاس بیٹھ کر شعر سنایا۔
میں ضروری نوٹس بنا رہا ہوں میرا دماغ مت خراب کرو۔ موحد بے رخی سے بولا۔
تم تھک نہیں جاتے میری محبت نظر انداز کرتے کرتے اپنا سب سے دیرینہ رویہ رکھتے رکھتے۔
کشف نے ٹھوڑی پہ ہاتھ رکھ کر سوال کیا۔

میرے پاس تمہارے فضول سوالوں کے جواب نہیں۔ موحد سپاٹ انداز میں بولا۔
ایک دن ایسا آئے گا جب تم میری ان فضول باتیں سننے کے لیے بے قرار اور بے چین
رہو گے میری ایک جھلک دیکھنے کو ترسو گے۔ کشف نے اداس مسکراہٹ سے کہا۔
وہ ایک دن کبھی نہیں آئے گا۔ موحد کشف کی آنکھوں دیکھ کر بول کر کھڑا ہوا۔
ضرور آئے گا میری محبت میں اتنی طاقت ضرور ہے جو تمہارے دل کو پگھلا سکے۔ کشف
نے پُر یقین لہجے میں کہا موحد کے قدم کچھ پل کے لیے تھمے تھے پر وہ بنا کشف کو جواب
دیئے وہاں سے چلا گیا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

کیسی غیروں والی بات کر رہے ہو نور نعیم پاکستان آئے گا تم پریشان نہیں ہو میں کرتا ہوں
بات انشا اللہ ایک دو ماہ میں وہ آئے گا تم تسلی رکھو۔ سعید صاحب نے اپنے آفس میں بیٹھے
نور احمد صاحب سے کہا جو خاص یہاں منہا اور نعیم کے بارے میں بات کرنے آئے
تھے۔

رخشندہ کو خدشات ہیں بس اس لیے میں چاہتا ہوں جلدی سے آپ نعیم کو پاکستان آنے کا
کہے بہت رہ لیا دوسرے ملک اب اس کو واپس آنا چاہیے تاکہ ہم منہا کے فرض سے
سبکدوش ہو جائے تو حیا کا سوچا۔ نور احمد صاحب نے سنجیدگی سے کہا

حیا کا کیا سوچنا ہے وہ بھی میرے حمزہ کی امانت ہے آپ کے پاس دونوں کو ایک ساتھ ہم
رخصت کریں گے۔ سعید صاحب نے مسکرا کر کہا

تو پھر آپ بات کریں اب۔ نور احمد ایک بار پھر بولے سعید صاحب نے سر ہلانے پہ اکتفا
کیا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

وہ دن بھی آگیا تھا جس کا انتظار کشف اور حیا کو بالکل نہیں تھا اماں رخصانہ آج ان کے گھر موجود سب سے مسکرا مسکرا مل رہی تھی منہا کے تو وہ صدقے واری جا رہی تھی حیا اور کشف کی حالت پتلی ہو رہی تھی بس ان کو دیکھنے سے ہی۔

تم دونوں کو زورہ لحاظ نہیں اماں اتنے سالوں بعد آئی ہیں ان سے کچھ پوچھ لیا جائے۔ اماں رخصانہ نے دونوں کو گھور کر کہا۔

ہو گیا ٹیپ شروع۔ کشف بڑبڑائی تو حیا نے زور سے کہنی ماری۔

جی اماں تو پھر بتائے کیسا گزرا سفر؟ کشف زبردستی مسکراہٹ چہرے پہ سجا کر بولی۔

اب پوچھنے کا کیا فائدہ رہنے دو۔ اماں رخصانہ کی بات پہ سب نے مسکراہٹ ضبط کیا کشف اپنا سامنہ لیکر رہ گئی۔

آپ تھک گئی ہو گی کمرے میں جا کر آرام کریں۔ سول بیگم نے کہا

ہاں تھک تو میں بہت گئی ہوں پیر بھی درد کر رہے ہیں کشف تم ایسا کرو پانی گرم کر کے
میرے کمرے لاؤ۔ اماں رخصانہ سول بیگم کو جواب دیتی کشف سے بولی۔
پیروں میں درد کیوں آپ کو نسا پیدل چل کر آئی ہیں۔ حیا کے زبان میں کُھجلی ہوئی۔
کشف تم رہنے دو حیا میرے لیے پانی گرم کر کے آنا۔ اماں رخصانہ کے حکم پہ جہاں کشف
نے شکر کا سانس لیا وہی حیا بول کر پچھتائی۔

اللہ تمہیں صبر دے۔ کشف ہمدردانہ لہجے میں کہتی اپنے کمرے کی طرف گئی۔
حیا گرم پانی لیکر اماں رخصانہ کے کمرے میں آئی جہاں تیس منٹ میں تین بار وہ گرم پانی
کرنے کا کہا حیا کو آج پہلی بار اپنے گھر کے بڑے ہونے پہ افسوس ہوا تین بار چکر مطلب چھ
دفع سیڑھیوں سے اُپر نیچے کا سفر اماں رخصانہ کے پیر درد کم کرنے کے چکر میں اس کی
ٹانگوں اور پیروں میں درد ہو گیا تھا۔

میں اب تھک گئی ہوں آرام کروں گی۔ حیا نے ہانپتے ہوئے کہا۔

بڑی ہی سست لڑکیاں ہو ہمارے دور میں سارا دن کام کرنے کے بعد بھی فریش ہوا کرتے تھے اور ایک تم اور وہ کشف ہے جن کو ایک کام کرنے کا کہو تو تھکاوٹ ہونے لگتی ہے یہ سب دیسی تیل استعمال نہ کرنے کا نتیجہ اب جب تک میں یہاں ہوں تم لوگوں کو دیسی پر اٹھے کھلاؤں گی تاکہ میرے کام میں تم لوگوں کو تھکاوٹ نہ ہو۔ اماں رخصانہ افسوس پھر حکیمہ انداز میں کہا

ہمیں اپنا ویٹ نہیں بڑھانا۔ حیا تصور میں خود کو موٹی دیکھ کر فورن سے بولی چپ کرو کوئی موٹی نہیں ہوگی طاقت ہوگی۔ اماں رخصانہ نے ڈپٹ کر کہا۔

ہاں پہلوانوں سے مقابلہ جو کرنا ہے ہم نے۔ حیا بڑبڑاہٹ میں بولی مگر اماں رخصانہ کی سماعتوں نے سن لیا۔

کیا کہا؟ اماں رخصانہ کڑے لہجے میں پوچھا
میں نے کہا جیسا آپ کہے۔ حیا سٹپٹا کر بولی۔

ہممم رخصانہ بیگم نے ہنکارہ بھرا حیا اپنے لیے گرم پانی لاتی اُس میں پیر ڈال دیئے دس منٹ بعد کچھ آرام ملا تو لیٹنے سے پہلے کل اپنے یونی نہ جانے کا حمزہ کو میسج پہ بتایا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

حمزہ اپنے والدین کے ساتھ ڈنر کر رہا تھا حیا کا میسج اُس کو ریسو ہو گیا تھا۔
نور منہا کی شادی چاہتا ہے نعیم تمہاری سنتا ہے اُسے کہو پاکستان کی فلائٹ پکڑے۔ ڈنر کے دوران سعید مرزا کی بھاری آواز گونجی۔

ہما اپنے شوہر کی بات سن کر حمزہ پہ ایک نظر ڈالی جو مطمئن سار غبت سے کھانا کھا رہا تھا۔
نعیم کا کوئی ارادہ نہیں منہا سے شادی کا۔ ہما بیگم نے دھیمی لہجے میں کہا۔
ہما کی بات پہ سعید مرزا نے ہاتھ میں پکڑا اسپون زور سے پلیٹ پہ پٹخا۔

اُس نالائق سے کہو واپس آئے نہیں تو بھول جائے جائداد میں اُس کو کوئی حصہ ملے گا۔
سعید مرزا سخت انداز میں بولے۔

شادی زور زبردستی سے تو نہیں کروا سکتے پوری زندگی کا معاملہ ہے۔ ہما بیگم نے سمجھانے والے انداز میں کہا

سالوں سے رشتہ جوڑا گیا ہے اگر منہا کا رشتہ نہیں ہوا تو حمزہ کو حیا کا رشتہ بھی نہیں ملے گا۔ سعید مرزا کی بات پہ حمزہ کے ہاتھ ایک پل کو روکے تھے۔

آپ کو بچپن میں ان کا رشتہ جوڑنا ہی نہیں چاہتا تھا ویسے اگر حیا کا رشتہ بھی نہ ہو حمزہ سے تو کوئی بات نہیں۔ ہمانے کہا حمزہ افسوس کرتی نظروں سے ان کو دیکھنے لگا۔

بھائی شادی منہا سے کرتے ہیں یا نہیں یہ میرا ہیڈک نہیں اُمید کرتا ہوں بھائی کی وجہ سے میرے اور حیا کے رشتے پہ کوئی بات نہیں ہوگی آپ میں سے یا چچا والوں میں سے مجھے حیا سے دور کرنے کا سوچا بھی تو میرے پاس بہت سے طریقے ہیں حیا کو اپنے ساتھ رکھنے کے۔ حمزہ سنجیدگی سے کھڑا ہوتا اپنی بات پہ زور دیتا بولا۔

بات کو سمجھوا اگر ہم ان سے ایک بٹی کا رشتہ نہیں لیں گے تو دوسری کا وہ کیسے دے گے۔ ہما بیگم نے نرمی سے کہا

تم حمزہ کو سمجھانے کے بجائے نعیم کو سمجھاؤ اب کوئی اور بحث نہیں ہوگی دونوں کی شادی ایک ساتھ ہوگی نور سے میں نے کہہ دیا ہے۔ حمزہ کے کچھ بولنے سے پہلے سعید مرزا گھمبیر آواز میں بولے حمزہ دونوں پہ ایک نظر ڈال کر اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔

کل کال پہ میں کہوں گی اُس کو۔ ہما بیگم حمزہ کے جانے کے بعد بولی۔

صرف کہنا نہیں راضی کرنا ہے یہاں آنے پہ ورنہ میں اُس کے اکاؤنٹ سے ساری رقم نکلوا لوں گا۔ سعید مرزا دھمکی آمیز لہجے بولے ہما بیگم کو چپ لگ گئی۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

(55) سورة الرحمن (مدنی — کل آیات 78)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الرَّحْمٰنِ (مِنْ) 1)

رحمن ہی نے۔

عَلَّمَ الْقُرْآنَ (2)

قرآن سکھایا۔

خَلَقَ الْإِنْسَانَ (3)

اس نے انسان کو پیدا کیا۔

عَلَّمَهُ الْبَيَانَ (4)

اسے بولنا سکھایا۔

الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ (5)

سورج اور چاند ایک حساب سے چل رہے ہیں۔

وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ (6)

اور بیللیں اور درخت سجدہ کر رہے ہیں۔

وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ (7)

اور آسمان کو اسی نے بلند کر دیا اور ترازو قائم کی۔

أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ (🕶️)

تاکہ تم تولنے میں زیادتی نہ کرو۔

وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ (9)

اور انصاف سے تولو اور تول نہ گھٹاؤ۔

وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ (10)

اور اس نے خلقت کے لیے زمین کو بچھا دیا۔

فَبِئْسَ بَهِيمًا كَهِيمَةً ۖ وَالنَّحْلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِ (11)

اس میں میوے اور غلافوں والی کھجوریں ہیں۔

وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ (12)

اور بھوسے دار اناج اور پھول خوشبودار ہیں۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكَ بُدِّبْنَا (13)

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ (14)

اس نے انسان کو ٹھیکری کی طرح بجتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا۔

وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ (15)

اور اس نے جنوں کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكَ بُدِّبْنَا (16)

پھر تم (اے جن و انس) اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ (17)

وہ دونوں مشرقوں اور مغربوں کا مالک ہے۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكَ بُدِّبْنَا (18)

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ (19)

اس نے دو سمندر ملا دیے جو باہم ملتے ہیں۔

بَيْنَ هُمَا بَرْزَخٌ لِّیُعْنِيَانِ (20)

ان دونوں میں پردہ ہے کہ وہ حد سے تجاوز نہیں کر سکتے۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُ مَا تَكُ بِزَّانٍ (21)

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

يَخْرُجُ مِنْ هُمَا لِّلْأُولَىٰ وَأَوَّلُ الْمَرْجَانِ (22)

ان دونوں میں سے موتی اور مونگان نکلتا ہے۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُ مَا تَكُ بِزَّانٍ (23)

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنشَآتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ (24)

اور سمندر میں پہاڑوں جیسے کھڑے ہوئے جہاز اسی کے ہیں۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكَ بُدِّعْتَ بِذِّبَانٍ (25)

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

كُلُّ مَنْ عَلَىٰ بَهَافٍ (26)

جو کوئی زمین پر ہے فنا ہو جانے والا ہے۔

وَسَيُتْلَىٰ وُجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ (27)

اور آپ کے پروردگار کی ذات باقی رہے گی جو بڑی شان اور عظمت والا ہے۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكَ بُدِّعْتَ بِذِّبَانٍ (28)

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

يَسْأَلُ ۚ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ كُلُّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ (29)

اس سے مانگتے ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں، ہر روز وہ ایک کام میں ہے۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكَ بِأَنْتَ بَازٍ (30)

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

سَنَفْرُغُ لَكُمْ أَيَّهَ الثَّقَلَانِ (31)

اے جن و انس ہم تمہارے لیے جلد ہی فارغ ہو جائیں گے۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكَ بِأَنْتَ بَازٍ (32)

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

يَا مَعْشَرَ الْجِبِّ وَالْأَنْسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ فَانْفُذُوا ۚ لَا

تَنْفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ (33)

اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! اگر تم آسمانوں اور زمین کی حدود سے باہر نکل سکتے ہو تو نکل جاؤ، تم بغیر زور کے نہ نکل سکو گے (اور وہ ہے نہیں)۔

فَبَايَ الْاِلٰهَ رَبِّكَ بِمَا تُكِبُّ ذُبَانَ (34)

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّ نُّحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ (35)

تم پر آگ کے شعلے اور دھواں چھوڑا جائے گا پھر تم بچ نہ سکو گے۔

فَبَايَ الْاِلٰهَ رَبِّكَ بِمَا تُكِبُّ ذُبَانَ (36)

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

فَاِذَا انشَقَّتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ (37)

پھر جب آسمان پھٹ جائے گا اور پھٹ کر گلابی تیل کی طرح سرخ ہو جائے گا۔

فَبَايَ الْاِلٰهَ رَبِّكَ بِمَا تُكِبُّ ذُبَانَ (38)

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

فَيَوْمَئِذٍ لَا يُسَالُ عَنْ ذُنُوبِهِ إِنْسٌ وَلَا جَانٌّ (39)

پس اس دن اپنے گناہ کی بات نہ کوئی انسان اور نہ کوئی جن پوچھا جائے گا۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكَ بِأَمْتِكَ ذَّبَّانِ (40)

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

يُعْرِفُ الْمُجْرِمُ مُوْنَ بِسَيِّمَاهُ ثُمَّ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ (41)

مجرم اپنے چہرے کے نشان سے پہچانے جائیں گے پس پیشانی کے بالوں اور پاؤں سے پکڑے جائیں گے۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكَ بِأَمْتِكَ ذَّبَّانِ (42)

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

هَذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُونَ (43)

یہی وہ دوزخ ہے جسے مجرم جھٹلاتے تھے۔

لِطُوفُونَ بَيْنَ يَدَيْهِمْ وَأَبْوَابُ يُدْخَلُ مِنْهَا (44)

گناہ گار جہنم میں اور کھولتے ہوئے پانی میں تڑپتے پھریں گے۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُ مَا تُكْفِرُ بَ (45)

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

وَلَمِنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٍ (46)

اور اس کے لیے جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا ہے دو باغ ہوں گے۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُ مَا تُكْفِرُ بَ (47)

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

ذَوَاتِ أَافْنَانٍ (48)

جن میں بہت سی شاخیں ہوں گی۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُ مَا تُكَبِّرُونَ (49)

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

فَبِئْهَمَّا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ (50)

ان دونوں میں دو چشمے جاری ہوں گے۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُ مَا تُكَبِّرُونَ (51)

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

فَبِئْهَمَّا مِن كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجَانِ (52)

ان دونوں میں ہر میوہ کی دو قسمیں ہوں گی۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُ مَا تُكَبِّرُونَ (53)

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

مُتَكِمِّينَ عَلَى فُرُشٍ بَطَآئِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَاقٍ ۚ وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ (54)

ایسے فرشوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے کہ جن کا استر مخملی ہو گا اور دونوں باغوں کا میوہ جھک رہا ہو گا۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُ مَا تُكْفِرُ ۚ (55)

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُ مَا تُكْفِرُ ۚ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنِ بَسَّ قَبْلَ هُمُ وَلَا جَانٌّ (56)

ان میں نیچی نگاہوں والی عورتیں ہوں گی، نہ تو انہیں ان سے پہلے کسی انسان نے اور نہ کسی جن نے چھوا ہو گا۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُ مَا تُكْفِرُ ۚ (57)

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

كَانُھُنَّ الْیَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ (58)

گویا کہ وہ یاقوت اور مونگا ہیں۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُ بِمَا تُكْفِرُ بِآيَاتِهِ (59)

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ (60)

نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا اور کیا ہے۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُ بِمَا تُكْفِرُ بِآيَاتِهِ (61)

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

وَمِنْ دُونِهِمَا جَنَّتَانِ (62)

اور ان دو کے علاوہ اور دو باغ ہوں گے۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُ بِمَا تُكْفِرُ بِآيَاتِهِ (63)

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

مُدْهَامُ تَانِ (64)

وہ دونوں بہت ہی سبز ہوں گے۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكَ بُاتِكُ دِيبَانِ (65)

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

فِ بِيْهَمَا عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ (66)

ان دونوں میں دو چشمے ابلتے ہوئے ہوں گے۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكَ بُاتِكُ دِيبَانِ (67)

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

فِ بِيْهَمَا فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرِيَّانٌ (68)

ان دونوں میں میوے اور کھجوریں اور انار ہوں گے۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُ بِمَا تَكُذِّبَانِ (69)

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُ بِمَا تَكُذِّبَانِ (70)

ان میں نیک خوبصورت عورتیں ہوں گی۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُ بِمَا تَكُذِّبَانِ (71)

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ (72)

وہ حوریں جو خیموں میں بند ہوں گی۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُ بِمَا تَكُذِّبَانِ (73)

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنِّ سُبُّ قَبْلَ هُمْ وَلَا جَانُّ (74)

نہ انہیں ان سے پہلے کسی انسان نے اور نہ کسی جن نے چھوا ہو گا۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكَ بِأَيْتِكَ ذِّبَانِ (75)

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

مُتَكَلِّمِينَ عَلَى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَعَبْقَرِيٍّ حِسَانِ (76)

قالینوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے جو سبز اور نہایت قیمتی نفیس ہوں گے۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكَ بِأَيْتِكَ ذِّبَانِ (77)

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ (78)

آپ کے رب کا نام بابرکت ہے جو بڑی شان اور عظمت والا ہے۔

صبح صادق کا دن اطلوع ہو چکا تھا ایسے میں موحد سورہ رحمان ترجمے کے ساتھ عروسہ کو پڑھ کے بتایا تھا تا کہ اُس کو معلوم ہو اللہ کی ہمارے اُپر کتنی نعمتیں ہیں ہم ان کی کس کس نعمت کی ناشکری کریں گے اس لیے روزانہ صبح وہ اُس کو سورہ رحمان پڑھ کر سناتا جب کے جمعہ کے دن سورہ کہف کی تلاوت وہ ترجمہ کے ساتھ پڑھ کر سناتا تھا۔

آپ کی آواز بہت پیاری ہے بھائی آپ کو چاہیے پاس والی مسجد میں آذان دے۔ عروسہ جو تلاوت سننے میں پوری طرح مگن تھی موحد خاموش ہوا تو اُس کا طلسم ٹوٹا جیسی وہ بولی۔ ہم اللہ کے اتنے نیک بندے بھی نہیں۔ موحد نے مسکرا کر کہا۔

کون کتنا نیک ہے یہ تو اللہ بہتر جانتا ہے فلحال ناشتہ تیار ہے کر لوں۔ صائمہ باہر صحن میں اُن کے پاس آتی بولی۔

بھائی آج میں اسکول آپ کے ساتھ بائیک پہ چلوں گی۔ عروسہ اٹھتی ہوئی بولی
ٹھیک ہے پھر جلدی تیار ہو جانا۔ موحد نے کہا۔

لاؤ میں قرآن پاک کو جگہ پہ رکھتی ہوں۔ صائمہ نے موحد کے دونوں ہاتھوں میں قرآن پکڑے دیکھا تو کہا جہاں وہ اب عقیدت سے قرآن کو آنکھوں سے لگا رہا تھا۔
آپ کا وضو نہیں ہوا۔ موحد نے مسکرا کر کہا صائمہ نے اپنے ماتھے پہ چپت لگائی
سوری۔ صائمہ نے کہا موحد سر ہلاتا گھر کے اندر کی طرف بڑھا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

کشف گھور کے ہاتھ میں پکڑے پر اٹھے کو دیکھ رہی تھی جو بہت گول تھاتیل اتنا ڈالا تھا گیا
تھا جہاں اُس نے ہاتھ میں پکڑا ہے تو ٹپک ٹپک کر پلیٹ میں گر رہا تھا۔
مجھے نہیں لگتا یہ کھانے کے بعد مہینہ بھر ہمیں کچھ اور کھانے کی ضرورت پڑے گی۔ حیا جو
اُس کے ساتھ بیٹھی والی کرسی پہ بیٹھی تھی اپنی پلیٹ میں موجود پر اٹھے کو دیکھ کر بولی۔
مجھے تو متلی سی ہو رہی ہے اس کو دیکھ کر۔ کشف منہ کے زاویے بنا کر بولی۔

پراٹھے کو تم نے خود منہ میں ڈالنا ہے پراٹھا خود بخود تمہارے منہ میں نہیں جائے گا۔ اماں
رخسانہ نے گھور کر کہا۔

میں صبح کو بس باؤل انڈہ کھاتی ہوں ساتھ جو س یہ مجھ سے نہیں کھایا جائے گا۔ کشف نے
پراٹھا پلیٹ میں رکھ کر کہا

بیٹی کھانا تو پڑے گا۔ اماں رخسانہ حکیمہ انداز میں بولی۔

ڈیڈ آپ ان سے کہے نہ زیادہ آؤلی چیزیں صحت کے لیے ٹھیک نہیں۔ کشف کو کوئی راہ
فرار نظر نہ آئی تو واجب احمد کو بیچ میں گھسیٹا۔

اگر تم بیچ میں آئے تو ایسے چار پراٹھے کھانے پڑے گے۔ واجب احمد اپنی بیٹی کی حالت پہ
ترس کھا کر کچھ کہنے والے تھے جب اماں رخسانہ نے پہلے وارن کیا ان کی بات پہ جہاں
سب نے مسکراہٹ چھپائی وہی واجب احمد نے ایسے خود کو لا پرواہ ظاہر کیا جیسے انہوں نے
کشف کی بات سنی ہی نہ ہو کشف تو بس ان کی بے نیازی پہ عیش عیش کر اٹھی ناچار پھر
دونوں کو بقول اماں رخسانہ کے دیسی تیل سے بنا ہوا پراٹھا کھانا پڑا۔

ٹیسٹ کیسا تھا پراٹھے کا؟ منہا نے شرارت سے دونوں کی طرف دیکھ کر پوچھا جو کمرے میں آتی بیڈ پہ لیٹی ہوئی تھی۔

جاننے کا اتنا شوق ہے تو کھا کر دیکھتی۔ کشف نے طنزیہ کہا۔

وہ اسپیشلی تم دونوں کے لیے تھا بھلا میں کیسے تم دونوں کی حق تلفی کرتی۔ منہا نے مزے سے بتایا دونوں کم ہی اُس کے ہاتھ آتی تھی ورنہ اکثر تو وہ دونوں اُس کے ناک میں دم کر کے رکھتی تھی۔

شکریہ بڑائے مہربانی اب خاموشی اختیار کریں۔ حیا نے بے زار شکل بنا کر کہا۔

اچھا مذاق کر رہی تھی میں تم دونوں کے لیے گرین ٹی یا حاج مولا لیکر آتی ہوں۔ منہا نے اب کی سنجیدہ ہو کر کہا اُس کو پتا تھا دونوں نے پہلی دفع اتنا ہیوی ناشتہ کیا تھا دونوں بہت ڈائٹ کو نشیئس تھیں جس وجہ سے ہلکہ بھلکہ ہی کھاتی تھی اب ان کا ہاضمہ بھی مشکل سے ہوتا تبھی کہا۔

پلیزیہ مہربانی کر دو۔ کشف نے فورن سے کہا منہاسر کو جنبش دیتی باہر چلی گئی۔
کش اگر ایک مہینہ یہی چلتا رہا تو ہماری فکر خراب ہو جائے گی۔ حیا اس کی طرف چہرہ کر کے
بولی۔

میں تو جم جوائن کرنے کا سوچ رہی ہوں اپنی ڈائٹ پہ نوکمپر ومانز۔ کشف نے اپنا پلان بتایا
جس سے حیا بھی متفق ہوئی۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

میں ایک ڈیل کے سلسلے میں لاہور جا رہا ہوں سوچا تمہیں بتا دوں۔ دوسرے دن حیا جب
حمزہ سے ملی تو اُس نے بتایا۔

کتنے دنوں کے لیے؟ حیا نے پوچھا۔

ون ویک یا ون منتھ۔ حمزہ نے پرسوج انداز میں بتایا۔

اتنا وقت کیوں؟

اور بھی ڈیلرز سے ہیں جن سے میرا ملنا ضروری ہے ان کاموں میں اتنا وقت تو لگ جائے گا۔ حمزہ نے اُس کے پوچھنے پہ بتایا۔

ابھی تو جان چھوٹی تھی میری اب پھر سے تم سیر سپاٹوں پہ نکلے ہو۔ حیا نے تاسف سے کہا یہ میرا کام ہے حیا بنس میں جانا پڑتا ہے شادی کے بعد تو تم ساتھ چلو گی یہ دوریاں تو بس اب چند وقت کے لیے ہے۔ حمزہ نے اُس کو اپنے ساتھ لگا کر کہا۔

ٹھیک ہے پر بات کرتے رہنا۔ حیا نے کہا

وہ تو کروں گا۔ حمزہ اس کا گال سہلا کر بولا

اماں رخصانہ بڑا ظلم کرتی ہے۔ حیا اس کی شرٹ کے بٹن پہ ہاتھ پھیر کر بولی

ہا ہا کبھی کبھی تو آتی ہیں وہ۔ حمزہ نے ہنس کر کہا

تم ملنے آؤں گے ان سے؟ حیا نے مسکرا کر پوچھا

کوشش کر سکتا ہوں شیور نہیں ہوں کیونکہ میری روٹین اب بڑی ہو چکی ہے تمہیں ہی مشکل سے وقت دے پاتا ہوں۔ حمزہ نے صاف گوئی سے کہا۔

تمہاری مرضی زور زبرستی تھوڑی ہے۔ حیا نے اپنا سر حمزہ کے سینے پہ رکھ کر کہا حمزہ نے مسکرا کر اس کے گرد اپنا حصار باندھا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

یہ میرے کچھ کپڑے ہیں ان کو اچھے سے استری کرنا ایک شکن نہ ہو۔ اماں رخصانہ نے اپنے دو جوڑے کشف کی طرف بڑھا کر کہا۔

میں نوشین سے کہتی ہوں۔ کشف نے کہا

میں نے تم سے کہا ملازمہ سے کہنے کا نہیں۔ اماں رخصانہ نے کہا۔

میں؟ کشف نے اپنی طرف اشارہ کیے کہا

اور کوئی ہے یہاں۔ انہوں نے الٹا اُس سے سوال کیا۔

نہیں میں ہوں میں ہی کروں گی پھر۔ کشف منہ کے زاویے بگاڑتی بولی۔

شبابش اب جاؤ۔ اماں رخصانہ نے کہا کشف تین چار جوڑے لیکر آئرن اسٹینڈ کی جانب آئی۔

ہائے میری کمر۔ پانچ منٹ میں اُس نے ایک جوڑا استری کیا تو اپنی کمر میں درد محسوس ہونے لگا۔

ہائے میری ٹانگیں۔ کشف اپنے آپ کو دیکھ کر دوہائی دیتی بولی۔

یہاں چیئر کیوں موجود نہیں لازمی میں ہے انسان کھڑے ہو کر کپڑے استری کریں بیٹھ کر آرام سے بھی تو کر سکتا ہے۔ کشف استری کرتی ساتھ میں خود سے باتیں کرنے لگی۔

یا اللہ تیرا شکر۔ استری سے فارغ ہو کر کشف شکر ادا کرتی اماں رخصانہ کے کمرے کی طرف آئی جو اُس کے انتظار میں تھی۔

کر لیے میں نے۔ کشف نے فخریہ بتایا۔

مبارک ہو اب ان کو ترتیب سے الماری میں سیٹ کرو۔ ان کی بات سن کر کشف نے ویسا ہی کیا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

زندگی آزمائش کا دوسرا نام ہے یہاں ہر بار وہ نہیں ہوتا جو انسان چاہتا ہے ہر کوئی آپ کی قسمت میں نہیں ہوتا اور نہ ہر کوئی مقدر کا سکندر ہر انسان سب کچھ پانے کے بعد بھی ادھورا ہوتا ہے کیونکہ بعض دفع ان کے پاس ایک ایسی چیز نہیں ہوتی جو بعد میں ان کی حسرت بن جاتی ہے موحّد کا حال بھی کچھ انہی لوگوں میں شمار تھا جس نے ہر چیز پہ تو صبر و شکر کا مظاہرہ کیا تھا پر اس بار زندگی نے ایسا موڑ لیا تھا جس پہ اُس کا دل خود غرض بننے کو چاہ رہا تھا اپنے دل کی آواز پہ لبیک پڑھنے کی جی چاہ رہا تھا پر وہ بس چاہ سکتا تھا اصل میں نہیں کر سکتا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا جو وہ چاہنے لگا ہے سوائے اس میں خسارے کے اور کچھ نہیں اپنے دل کو مار کر جینا جس کو چاہوں اُس سے بے رخی برتنا کتنا اذیت ناک ہوتا ہے یہ کوئی اُس سے پوچھتا۔

مان لوں تمہیں بھی اُس سے محبت ہے۔ موحد آج اپنے دوست سے ملنے آیا تھا جو اُس کے ہر حال سے واقف تھا۔

میرے ماننے سے کیا ہو گا۔ موحد تلخ انداز میں بولا۔

تم جو ہو جیسے ہو وہ تمہارے حال سے واقف اُس کے باوجود بھی تمہیں چاہتی ہے تمہاری محبت کی طلبگار ہے پھر کیوں تم اسے اور خود کو اذیت دے رہے ہو۔ افغان نے سنجیدگی سے کہا

وہ میرے حال سے واقف ہے تنگی کی زندگی کیسے گزاری جاتی ہے اُس سے ناواقف ہے جب اُس سے واقف ہو جائے گی نہ تو یہ پیار محبت کے داعی دھڑکے دھڑکے رہ جائے گے۔ موحد نے طنزیہ مسکراہٹ سے کہا

وفادار شخص ہر حالت میں آپ کے ساتھ رہتا ہے حالات کے مطابق نہیں جس طرح تم مجھے اُس کے بارے میں بتاتے ہو میرا نہیں خیال وہ تمہیں اکیلا چھوڑے گی۔ افغان نے اس کو منانا چاہا۔

تمہاری بات مان بھی لوں میں اس کا ہاتھ تھام بھی لوں تو کیا اس کے گھر والے ایسے لڑکے سے اُس کی شادی کروائے گے جس کے مستقبل کی کوئی گرنٹی نہیں جس کو پہلے اپنی بہنوں کی شادی کروانی ہے۔ موحد نے سنجیدگی سے سوال کیا۔

ایسا کیوں کہہ رہے ہو تمہارے مستقبل کی گرنٹی نہیں ابھی سے تم پڑھائی کے ساتھ بہت ساری جابز کرتے ہیں پڑھائی کے بعد تمہیں بہت اچھی جابز کی آفرز ہو سکتی ہیں تمہاری قابلیت دیکھ کر۔ افغان نے مسکرا کر کہا

یہ سب تب ہو گا جب اسکا لرشپ ملے گی دعا کرنا مل جائے امی پریشان ہیں آپ صائمہ کی شادی کو لیکر مجھے کوئی اچھی جاب مل جائے تو امی ان کے جہیز کے سامان تیار کروا سکے۔ موحد پریشانی سے بولا۔

جہیز ایک لعنت ہے اگر جہیز کی لالچ ختم ہو جائے تو کوئی بھی ماں اپنی بیٹی کی شادی کے لیے پریشان نہ ہو اور نہ ہی بیٹی کی پیدائش پہ ان کے جہیز بنانے کے لیے ہلکان ہونا پڑے۔ افغان گہری سانس لیکر بولا۔

اب کون حلال حرام غلط سہی یا لعنت جیسی چیزوں سے دور رہتا ہے یا ان کا فرق سمجھتا ہے۔ موحد آسمان کی طرف دیکھ کر بولا۔

ہمارے معاشرے کی یہی تو بُری بات ہے۔ افغان افسوس سے بولا موحد کچھ بس سانس خارج کرتا رہ گیا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

منہا آج اپنی دوست کے ساتھ شاپنگ کرنے مال آئی تھی اُس کی فرینڈ رباب مال کے دوسرے ایریا کی طرف گئی تھی وہ اب اکیلی اپنے لیے ڈریس لینے کا سوچتی لیڈریز شاپ کی طرف جا رہی تھی جب سامنے سے ماہر فون پہ بات کرتا نظر آیا ماہر کو دیکھ کر وہ نظر بچاتی گزرنا چاہتی تھی پر پاس سے گزرتے ہی اس کی نازک کلائی ماہر کی گرفت میں آچکی تھی منہا نے زور سے آنکھیں میچ لی ماہر کال سے فارغ ہوتا منہا کی طرف دیکھنے لگا جو پوری لائٹ براؤن چادر میں چھپی ہوئی تھی۔

مجھ سے بھاگ رہی تھی؟ ماہر نے کلائی آزاد کرتے کہا

میں کیوں آپ سے بھاگوں گی میں تو یہاں شاپنگ کرنے آئی تھی۔ منہا نے جزبز ہو کر بتایا
اچھا کر لی شاپنگ پھر۔ ماہر اس کی معصوم شکل دیکھ کر پوچھنے لگا۔
ابھی کروں گی دوست کے ساتھ آئی ہوں۔ منہا نے جواب دیا۔
گھر آپ میرے ساتھ چلے گی اپنی فرینڈ کو بتا دیجئے گا۔ ماہر نے آرام سے کہا
آپ کے ساتھ کیوں؟ منہا گھبرا کر بولی
میرے ساتھ کیوں نہیں؟ ماہر نے سوال کے بدلے سوال کیا منہا کی پلکیں جھک سی گئی۔
مجھ سے گھبرا کر انا چھوڑ دے میں جتنی آپ سے محبت کرتا ہوں اُس سے زیادہ آپ کی عزت
کرتا ہوں۔ ماہر نے ناراض لہجے میں کہا۔
میرا وہ مطلب نہیں تھا۔ منہا نے منمننا کر کہا
پھر کیا مطلب تھا۔ ماہر نے جاننا چاہا۔

ماہر میں آپ کی نہیں پلیز اس لیے آپ میرے سامنے مت آیا کریں۔ منہا نے پہلی دفع
اُس کا نام لیا تھا ماہر ٹرانس کی کیفیت میں منہا کو دیکھتا رہا آج سے پہلے اُس کو اپنا نام اتنا پیارا
نہیں لگا جتنا منہا کے منہ سے سن کر لگا اُس کے دل نے خواہش کی منہا بس اُس کا نام لیتی
رہے اور وہ پاگلوں کی طرح سنتا رہے۔

آپ ملے یا نہ ملے

یہ میرے

مقدر کی بات ہے مگر

سکون

بہت ملتا ہے آپ کو

اپنا /

سوچ کر

ماہر نے جذب کے عالم میں منہا کو دیکھ کر شعر پڑھا منہا نے نظریں اٹھا کر ماہر کو دیکھا جس کی آنکھوں میں اُس کا عکس تھا۔

میں آپ کے جذبات کی قدر کرتی ہوں پر جو آپ چاہتے ہیں میرے لیے ممکن نہیں۔ منہا نے کہا

جانتا ہوں میرے لیے اتنا ہی بہت ہے آپ کو میری فیلینگز کی قدر ہے۔ ماہر اُداس مسکراہٹ سے بولا۔

میں اپنی دوست کو میسج کر دوں گی آپ جس کام سے آئے تھے وہ کریں تب تک میں اپنی کچھ چیزیں خرید لوں۔ منہا نے بات بدل کر کہا

میرا کوئی کام نہیں میں بس یہاں ایک ماڈل سے ملنے آیا تھا اس سے کچھ باتیں ڈسکس کرنی تھی جو کی ہو گیا آپ اپنی خریداری مکمل کریں اُس کے بعد چلتے ہیں۔ ماہر نے آرام سے کہا منہا سراشات میں ہلاتی لیڈیز شاپ کی طرف آئی ماہر بھی اس کی تلقید میں چلتا ہوا پیچھے آیا۔

ایک گھنٹے بعد منہا اپنی شاپنگ سے فارغ ہوئی جس میں زیادہ تر ماہر نے مدد کی تھی شاپنگ کے بعد منہا کو ماہر فوڈ کارنر لیں آیا منہا نے انکار کرنا چاہا تھا پر ماہر نے ایک نہ سنی۔

آپ اپنے لیے کچھ آرڈر کریں۔ ماہر نے مینیو اُس کی طرف بڑھا کر کہا منہا نے اپنا آرڈر بتایا تو سیم ماہر نے بھی وہی آرڈر کیا۔

آپ کو کھانے میں کیا پسند ہیں؟ ماہر نے بات کرنے کے غرض سے پوچھا چائیز فوڈ۔ منہا نے مسکرا کر بتایا۔

نائیس۔ ماہر بھی مسکراہٹ سے بولا۔

آپ کو کیا پسند ہے؟ منہا نے جھجک کر کہا

مجھے آپ بہت پسند ہیں۔ ماہر نے کھوئے ہوئے انداز میں بولا تو منہا اچانک اظہارِ پہ گڑ بڑا سی گئی۔

میں کھانے کا پوچھ رہی تھی۔ منہا نے بتایا

کھانا مجھے اسپانسی بہت پسند ہے۔ ماہر نجل ہوتا ہوا بولا۔

چیزیں تیکھی پسند ہیں پر آپ کا مزاج بہت ٹھنڈا ہے۔ منہا نے ہنس کر کہا۔

بلاوجہ غصہ کرنا میری تربیت کا خاصہ نہیں پر جب آجائے تو میرا خود پہ اختیار ختم ہو جاتا ہے۔ ماہر نے ٹیبل سے ہاتھ ہٹا کر کہا کیونکہ اُن کا آرڈر آچکا تھا۔

غصہ ویسے بھی حرام ہے انسان غصے میں اپنے آپ میں نہیں رہتا سہی غلطی کا فرق بھول جاتا ہے۔ منہا نے سمجھداری سے کہا۔

کوشش کروں گا غصہ نہ کروں۔ ماہر نے کہا

کھانا شروع کریں۔ منہا نے اس کا دھیان کھانے کی طرف کروانا چاہا۔

شیور۔ ماہر ہلکی مسکراہٹ پاس کرتا بولا۔

آج کا میرا دن بہت خوبصورت اور یادگار تھا۔ ماہر اور منہا کھانے سے فارغ ہوتے باہر پارکنگ کی طرف آئے تو ماہر نے اُس کے لیے فرنٹ ڈور کھول کر کہا۔

وجہ؟ منہا اس کی بات کا مطلب سمجھے بنا بولی۔

آپ؟ جواب مختصر سا تھا جسے سننے کے بعد منہا میں ہمت نہ ہوئی کچھ اور بات کرنے کی باقی
کا سارا راستہ خاموشی سے کٹا تھا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

حیا صبح سویر کشف کے کمرے میں آئی تو اُس کو لگا کسی دوزخ میں آگئی ہوا اتنا گرم کمرہ
محسوس کر کے اس کو حیرانی ہوئی اس نے بیڈ کی طرف دیکھا جہاں کشف پسینے سے شرابور
سوئی ہوئی تھی۔

کشف

کشف۔

حیا نے اس کا کندھا جھنجھور کر اٹھانا چاہا

کیا ہے؟ کشف بے زار ہو کر بولی ایک تو گرمی میں مشکل نیند آئی تھی اُپر سے حیا اس کو جگانے آپہنچی تھی۔

تمہارے کمرے کا اے سی خراب ہو گیا ہے کیا؟ حیا نے اندازہ لگا کر پوچھا
نہیں لاسٹ ٹائیم ہی تو اے سی بدلوائی تھی۔ کشف نے کہا

تو اے سی کیوں نہیں چل رہا گرمی میں کیسے تم کمرے میں موجود ہو اُپر سے کھڑکیاں بھی بند کر رکھی ہے۔ حیا کی نظر کمرے کی بند کھڑکی پہ پڑی تو فورن سے اٹھ کر کھڑکیوں کے پاس آئی۔

اففف پاگل لڑکی جون مہینہ ویسے ہی اتنا گرم ہوتا ہے مرنا ہے کیا تمہیں گرمی میں؟ حیا نے تاسف سے کہا۔

نہیں میں نے سوچا اب سے میں سادگی زندگی گزاروں گی۔ کشف نے بتایا۔

سادگی زندگی جینے کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ انسان گرمی میں سوئے۔ حیا کو اُس کی بات سن کر حیرت ہوئی تو طنز یہ بولی۔

جو بھی پر میں مکمل طور پہ سادہ زندگی جینا چاہتی ہوں۔ کشف نے آرام سے کہا یہ کوئی تمہارا نیا ایڈوینچر ہے۔ حیا نے پوچھا

نہیں۔ کشف نے گردن کو دائیں بائیں ہلا کر انکار کیا۔

اچھا نہالوں سمیل آرہی ہے تم سے پسینے کی۔ حیا نے مسکراہٹ ضبط کرتے کہا کشف نے زور سے تکیہ اس کی طرف اُچھالا پھر واشروم کی طرف بڑھ گئی کیونکہ اُس کو خود بھی پسینے کی سمیل آرہی تھی۔ حیا بھی ہنس کر کمرے سے باہر نکل گئی اُس کو گرمی میں پگھلنا جو نہیں تھا پر جاتے وقت اے سی آن کرنا نہیں بھولی تھی۔

کشف ناشتہ کر کے کالج کے لیے روانہ ہو گئی تھی جہاں اُس کو معلوم ہوا کہ آج کلاس نہیں ہوگی ایسے بیزار بیٹھنے کے بعد اُس کے دماغ میں کچھ کلک ہوا تو فوراً سے کھڑی ہوتی ڈائیس کے سامنے کھڑی ہوئی۔

اٹینشن پلیز۔ کشف نے کہا تو سب اس کی طرف متوجہ ہوئے سوائے موحد کے۔ جیسا کہ آج ہماری کوئی کلاس نہیں تو کیوں نہ ہم گیم کھیلے۔ کشف نے کہا تو سب یس یس کے نعرے لگانے لگے۔

گیم ہوگی کیا؟ ایک کلاس فیلو نے کہا

گیم کچھ یوں ہوگی کہ ہم پرچیاں بنائے گے پھر اُس میں جو لکھا ہوگا جس کے ہاتھ میں جو پرچی آئے گی اُس کو وہ کام کرنا ہوگا پر گیم میں نو چیٹنگ۔ کشف نے مسکرا کر گیم کا بتایا تو سب متفق ہوئے موحد جانے لیے کھڑا ہوا تو کشف فوراً سے بول پڑی۔

جس کو گیم پہ اعتراض ہے وہ نہیں گیم کھیلنا چاہتا پھر بھی اس کو یہاں موجود ہونا ہو گا ساجد
تم دروازے پہ کھڑے ہو جائے کسی کو بھی باہر جانے نہیں دینا۔ کشف نے اپنی بات کہہ
کر کلاس فیلو کو مخاطب کیا تو وہ دروازے کے پاس کھڑا ہوا۔ موحد بھی ناچار بیٹھ گیا۔

تو ہم پرچیاں بنانا شروع کرتے اگر کوئی اپنی طرف سے ایڈ کرنا چاہتا ہے تو ضرور بتائے۔
کشف نے مسکرا کر کہا پھر سب پرچیاں بنانے لگے جو کی تیس کے درمیان تھی جن میں
کچھ خالی تھی۔

پرچیاں بنانے کے بعد اس کو گھما کر ٹیبل پہ رکھ دیا تو سب نے کھول کر دیکھا۔
اب ہر کوئی اپنی پرچی میں لکھا ہوا بتائے میری تو خالی ہے۔ کشف نے ہاتھ کھڑے کیے۔

اپنی دوست کو تھپڑ مارو

کوئی ایسی بات جس کا ڈر ہو

زندگی کیا ہے

اپنے کرش کو اے لویو کہنا۔

ایک کے بعد ایک سب بتاتے گئے تو پہلے کشف نے اپنی کلاس فیلو صدف سے کہا جس کو اپنی دوست کو تھپڑ مارنا تھا۔

یار سوری ناراض مت ہونا۔ صدف اپنی دوست سے کہتی اس کے گال پہ تھپڑ جڑ دیا جس پہ سب کے قہقہہ گونج اُٹھے موحد نفی میں سر ہلانے لگا۔ صدف تھپڑ مارنے کے بعد اپنے کان پکڑتی دوست کو گلے سے لگالیا۔ سب نے پرچی کے مطابق کیا تو گیم دوبارہ شروع کی۔ کشف نے اپنی پرچی پہ لکھا ہوا پڑھا تو زور سے آنکھیں میچ کر لب دانتوں تلے دبائے۔

تمہارا کیا آیا ہے؟ طاہرہ نے تجسس سے پوچھا

جس سے پیار ہے اُس کے لیے شعر پڑھو۔ کشف نے موحد کی طرف دیکھ کر کہا موحد خود پہ اُس کی نظریں محسوس کرتا انجان بنا بیٹھا۔

تو پھر ریڈی ہو جائے۔ پوری کلاس نے شور مچایا تو کشف نے گلا کھنکارا۔

پلیز خاموش ہو جائے تاکہ میں شعر عرض کروں۔ کشف کی بات پہ پوری کلاس میں سناٹا
چھا گیا۔

میں ناواقف تھی محبت کے احساس سے
میں ناواقف تھی محبت کے احساس سے
ایک شخص ملا اور مجھے عشق کی آگ سے
روشناس کروا گیا۔

کشف ایک ایک لفظ ادا کرتی موحد کو دیکھنے لگی جو بے نیاز سا بیٹھا تھا باقی پوری کلاس نے
زور سے تالیاں بجائی۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

تم سمجھ کیوں نہیں رہے سعید تمہیں پروپرٹی سے عاق کر دے گے۔ ہما بیگم نے پریشان
کن انداز میں نعیم سے کہا

موم آپ ڈیڈ کو سمجھ جائے زمانہ بدل چکا ہے بچپن میں بنائے گئے رشتے کامیاب نہیں ہوتے۔ نعیم نے اکتاہٹ بھرے لہجے میں کہا

باپ بیٹے کے درمیاں میں تو پس کر رہ گئی ہوں میری بات سنو نعیم ایک دفع پاکستان آجاؤ تمہیں پتا تو ہے حمزہ حیا کو چاہتا ہے اگر تم نے انکار کیا تو وہ بھی انکار کر دیں گے۔ ہما بیگم نے سلجھے ہوئے انداز میں کہا۔

حمزہ اپنی چیزوں کے لیے کتنا جنونی ہے آپ مجھ سے بہتر جانتی ہیں حمزہ نے ضرور کچھ سوچ لیا ہو گا ورنہ اس وقت کالز پہ کالز آپ نہیں وہ کر رہا ہوتا۔ نعیم حمزہ کی رگ رگ سے واقف تھا تبھی بولا۔

مسئلہ کیا کیا ہو گا اُس نے؟ ہما بیگم ٹھٹک کر پوچھنے لگی۔

وہ تو مجھے نہیں پتا پر حمزہ کو پتا ہے میں انکار کروں گا دوسرا یہ بھی کے ایسے میں اُس کو حیا کا رشتہ نہیں ملے گا تو سوچ تو لیا ہو گا نہ اُس نے ایسے سکون سے لاہور میں نہ ہوتا۔ نعیم نے کہا

فلحال تم پاکستان کی فلائٹ پکڑو شادی کے بعد پھر منہا کو ساتھ لیں جانا۔ ہما بیگم نے کہا
منہا میرے معیار کی نہیں۔ نعیم نے عدم دلچسپی دیکھائی۔

تمہارے معیار پہ کون اترتا ہے وہ بھی مجھے اچھے سے پتا ہے اس لیے چاہتے ہو اگر کے
جائداد سے عاق نہ کیا جائے تو پاکستان آنے کی تیاری کرو ورنہ بھول جاؤ سعید تمہیں پھوٹی
کوڑی بھی دے دے گے۔ ہما بیگم نے کہہ کر فون بند کیا دوسری طرف نعیم بہت کچھ سوچنے پہ
مجبور ہو گیا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

ان سے کے فائنل ایکزام شروع ہو چکے تھے جس وجہ سے سب اپنی پڑھائی میں مصروف
تھے ان دنوں میں اماں رخصانہ بھی واپس چلی گئی تھی جس پہ حیا اور کشف نے دس دس
شکرانے کے نفل ادا کیے تھے۔

تمہارا آج کا پیپر کیسا رہا؟ حیا نے پاپ کارن کھاتی کشف سے پوچھا

سہی تھا بس تم دعا کرو۔ کشف نے آرام سے کہا

میرا تو زبردست تھا۔ حیا نے مزے سے کہا

ہمم اگر تیاری کروانے والا حمزہ ہو تو پیپر زبردست ہی ہو گا۔ کشف نے معنی خیز لہجے میں کہا۔

آہستہ بولو۔ حیا نے اس کے بازوؤں پہ چٹکی کاٹ کر کہا۔

بہت ہی کوئی مین ہو۔ کشف اپنا بازو سہلاتی گھور کر بولی۔

منہا کہاں ہیں؟ حیا اُس کی بات نظر انداز کرتی بولی۔

تمہاری بہن ہے تمہیں پتا ہو گا۔ کشف زچ ہوتی بولی۔

مرو تم یہاں۔ حیا کی فون پہ حمزہ کی کال آنے لگی تو اُس نے کشف سے یہ کہہ کر کمرے کی

طرف آئی کمرے کا دروازہ لاک کرتی وہ آرام سے کشن گود میں رکھتی حمزہ کی کال اٹینڈ کر گئی۔

اتنی دیر کال اٹھانے میں۔ حیا نے جیسے ہی فون کان پہ رکھا اسپیکر پہ حمزہ کی خفگی بھری آواز اُبھری۔

دوسری بیل پہ تو ریسیو کر لی نہ۔ حیا نے مسکرا کر کہا۔

مہربانی آپ کی۔ حمزہ طنزیہ بولا۔

چھوڑو اب یہ بتاؤ کب واپس آرہے ہو؟ حیا نے بے چینی سے پوچھا۔

رات کو آؤں گا۔ حمزہ نے بتایا تو حیا خوش ہو گئی۔

سچی۔ حیا چہک کر بولی۔

یس میری جان اور دو دن بعد تمہارا اسٹ پیپر ہے تیسرے دن پہ میری برتھ ڈے تو میں چاہتا ہوں میری سالگرہ کے دن سارا وقت تم میرے ساتھ رہو۔ حمزہ کی بات پہ حیا پریشان ہو گئی۔

حمزہ سارا دن کیسے تمہارا برتھ سلیرٹ کرنے کے بعد میں گھر واپس آؤں گی ورنہ امی سے کیا کہوں گی۔ حیا نے اپنا مسئلہ بتایا۔

حیا تم یہ کہنا اپنی دوست کے ساتھ ہو ویسے بھی میں اب تمہارا محرم ہوں۔ حمزہ نے آرام سے حل پیش کیا۔

پھر بھی۔ حیا کو سمجھ نہیں آیا حمزہ کو کیسے منائے۔

نو آرگيومنٹ حیا تم نے آنا ہو گا میں نے سارا سیٹ اپ کر لیا ہے۔ حمزہ نے سنجیدگی سے کہا۔

اچھا اور کون کون ہو گا سیٹ اپ کہاں کیا ہے؟ حیا نے گہری سانس لیکر پوچھا وہ سمجھ گئی حمزہ اس کی بات ماننے کے موڈ میں نہیں۔

میں اور تم ہو گے باقی سیٹ اپ میں نے فام ہاؤس میں کیا ہے۔ حمزہ نے مسکرا کر کہا۔
بس ہم دونوں؟ حیا حیران ہوئی۔

بلکل کیونکہ میں اپنی زندگی کا خاص دن خاص انسان کے یادگار بنانا چاہتا ہوں۔ حمزہ نے گھمبیر لہجے میں کہا۔

اوکے دین میں کوشش کروں گی جلد تمہارے پاس آ جاؤں۔ حیانے کہا۔
مجھے انتظار ہے اب تو۔ حمزہ نے آنکھیں بند کر کے کہا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

ایکزام کے بعد چھٹیوں میں تمہیں بہت یاد کروں گی۔ کشف نے کالج میں درخت سے ٹیک لگائے موحد سے کہا۔

بہت فضول وقت جو ہے۔ موحد نے بنا دیکھ کر کہا۔

بہت پیار جو ہے تم سے۔

صرف وقت کا ضائع ہے۔ موحد نے سپاٹ انداز میں کہا۔

تمہیں میرا ہونا ہے موحد تم اندازہ نہیں لگا سکتے کتنی محبت کرتی ہوں میں تم سے۔ کشف
نے بے بسی سے کہا موحد کی بے رخی اُس کا دل چیر رہی تھی۔

مجھے اندازہ لگانا بھی نہیں ہے کشف مرزا پلینز میری جان چھوڑ دو۔ موحد نے ہاتھ جوڑ کر کہا
میرے بس میں نہیں موحد اگر ہوتا تو اپنے جذبات کو تمہارے سامنے بے مول نہ کرتی
اپنی عزت نفس اپنی انا کو مار کر تمہارے سامنے بے باکی سے ہر وقت اپنی محبت کا اظہار نہ
کر رہی ہوتی یہ میری محبت ہے جو مجھے ہر چیز کروانے پہ مجبور کر رہی ہے۔ کشف نے زخمی
مسکراہٹ سے کہا۔

میں ایک سیراب ہوں۔ موحد نے بس اتنا کہا۔

تم میری منزل ہو۔ کشف پُر یقین ہو کر بولی۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

ماہر میری جان مجھے تم سے بات کرنی ہے اگر ٹائم ہے تو سن لوں۔ عانیہ مزر اپنی ساڑھی کا پلو سنبھالتی ماہر کے کمرے میں آتی بولی جو لپ ٹاپ پہ بزی تھا۔

یس موم آیم فری پلیز کم۔ ماہر لپ ٹاپ سے نظریں اٹھا کر ان کو دیکھ کر بولا۔

ماہر دراصل بات یہ ہے کہ میں تمہاری شادی کروانی چاہتی ہوں لڑکی میں نے دیکھ لی ہے بس تم ایک دفع اُس سے مل لوں۔ عانیہ بیگم نے سیدھا مدعے کی بات کی۔

بٹ موم فلحال میرا شادی کرنے کا کوئی موڈ نہیں۔ ماہر سنجیدہ انداز میں بولا۔

کیا مطلب موڈ نہیں شادی کیا موڈ دیکھ کر ہوتی ہے۔ عانیہ مرزا کو ماہر کی بات پسند نہیں آئی۔

فلحال میں شادی نہیں کرنا چاہتا۔ ماہر نے پھر کہا۔

ایک دفع روپی سے ملو شادی کا موڈ خود بخود بن جائے گا۔ عانیہ مرزا نے کہا۔

موم پلیر یہ شادی کا معاملہ زندگی بھر کا ہے آپ مجھے فورس مت کریں۔ ماہر دو ٹوک انداز اپنا کر بولا۔

کیا تم کسی کو پسند کرتے ہو؟ عانیہ مرزا کا انداز جانچنے والا تھا ان کے سوال پہ ماہر کی آنکھوں میں چھن سے منہا کا عکس آیا۔

موم مجھے شادی کرنی ہوگی تو آپ کو بتا دوں گا۔ ماہر ان کا سوال گول کرتا بولا۔

جلدی سے اپنا مائینڈ بنالوں بہوں تو میری روپی بنے گی۔ عانیہ مرزا اٹل انداز میں بولی ماہر کا رویہ ان کو سوچنے پہ مجبور کر گیا تھا جیسی وہ اس کو باور کروانا نہیں بھولی۔

.. Novel Galaxy ..

یار حیا ہم جب کسی سے محبت کرتے ہیں تو اُس میں رکاوٹیں کیوں ہوتی ہیں؟ کشف نے بیڈ کی دوسری سائیڈ پہ لیٹی حیا سے کہا۔

اگر محبت میں رکاوٹیں نہ ہو محبت جلد مل جائے تو آپ کو اُس کی اتنی قدر نہیں ہوگی جتنی بڑی مشکلوں سے محبت پانے کے بعد ہوگی کیونکہ تب آپ کو لگے گا اللہ نے بہت رکاوٹوں کے بعد نوازا ہے تو آپ اُس کی قدر کریں گے اللہ کا شکر ادا کریں گے جو چیز آسانی سے مل جائے چاہے پھر کتنی ہی عزیز پیاری خوبصورت کیوں نہ ہمارے نزدیک آہستہ آہستہ اُس کی قدر کم ہو جاتی ہے۔ حیا نے ایک سانس میں بتایا۔

ہممم بات تو تمہاری درست ہے۔ کشف اس کی بات سے اتفاق کرتی بولی۔

تم کیوں پوچھ رہی تھی ویسے؟ حیا نے پوچھا

موحد کا دل میری طرف سے موم نہیں ہوتا۔ کشف حیا کی طرف کروٹ لیکر بولی اُس کی محبت کی واحد ہمراز حیا ہی تھی۔

دفع کرو پھر جس انسان کو آپ کی قدر نہ ہو اُس کے سامنے بار بار اپنے جذبات کی توہین کرنے سے اچھا ہے کہ انسان خاموشی اختیار کر لیں اُس کو تم سے محبت ہوتی تو تمہارے اظہار پہ بے رخی نہ دیکھتا تمہارا بڑھا ہوا ہاتھ نہ جھٹکتا تمہارے ساتھ چلنے پہ راستہ نہ بدلتا

لاحاصل کے تقاضوں سے بہتر ہے

جو بے زار ہو ان کو چھوڑ دیا جائے۔

حیائے بھی کشف کی طرف کروٹ لیکر سمجھانے کی خاطر بات شروع کی۔

یہ سب کہنا سننا آسان ہے مگر اس کے برعکس عمل کرنا بہت کٹھن مرحلہ ہے آپ کو جس سے محبت ہو اُس کو نہ تو آپ چھوڑ سکتے ہیں اور نہ ہی اس سے لاپرواہ ہو سکتے ہیں میں یہ نہیں کہتی میں اُس سے محبت کرتی ہوں تو وہ بھی کریں میں بس اتنا چاہتی ہوں وہ میرا ہاتھ تھام کر مجھ کو اپنی زندگی میں شمار کر لیں اُس کا ساتھ ہونا ہی میرے لیے بڑی بات ہے۔ کشف نے کسی بچے کے انداز میں کہا۔

مجھے یہ تو نہیں پتا تم نے دل سہی جگہ پہ لگایا ہے یہ غلط پر اتنا ضرور چاہوں گی اللہ تمہیں وہ عطا کریں جس کی تم چاہت کر رہی ہو۔ حیائے کہا تو کشف مسکرا دی۔

.. Novel Galaxy ..

منہا کمرے کی صفائی کرتی باہر آئی تو اپنی ماں کو خاموش دیکھ کر اُس کے پاس بیٹھ گئی۔

کیا ہوا امی پریشان لگ رہی ہیں؟ منہا نے پوچھا

پریشان نہیں سوچ رہی ہوں کچھ۔ رخشندہ بیگم نے جواب دیا۔

اچھا کیا سوچ رہی ہیں؟ منہا نے جاننا چاہا۔

تمہارے چچا کا فون آیا تھا تمہارے والد صاحب کے پاس انہوں بتایا کہ نعیم پاکستان لینڈ کر رہا ہے۔ رخشندہ بیگم نے بتایا تو منہا کا دل عجیب انداز میں دھڑکا۔

اچھی بات ہے بہت سالوں بعد انہوں نے آنے کا سوچا۔ منہا نے آہستہ آواز میں کہا۔

وہ بھی تب جب نور نے بات کی سنجیدگی سے ورنہ کہاں ان کو خیال تھا کہ نعیم کو اب واپس آنا چاہیے۔ رخشندہ بیگم نے کہا۔

بابا نے ان سے کیا بات کی؟ منہا نے نا سمجھی سے پوچھا

یہی کے بچپن سے بات طے ہے شادی ہو جانی چاہیے بچوں کی۔ رخشندہ بیگم نے بتایا تو منہا
خاموش رہی۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

ایک زامز ختم ہونے کے بعد وہ سب اپنے گھر میں تھے کشف موحد سے نہ ملنے پہ اُداس تھی
منہانے بوتیک جوائن کر لیا تھا اُس کو کپڑوں کی ڈیزائننگ کا شوق تھا جب کی حیار رخشندہ
بیگم سے اپنی دوست کا کہہ کر حمزہ کے ساتھ اُس کے فام ہاؤس میں موجود تھی۔

ہیپی برتھ ڈیر ہی۔ حیانے حمزہ کے گال پہ لب رکھ کروش کیا۔

شکریہ میری جان اب اپنے ہاتھوں سے مجھے کیک کھالاو۔ حمزہ مسکراتا حیا کو اپنے ساتھ
لگائے کیک ٹیبل کے پاس لیں آیا۔

وایے نوٹ آج تمہارا دن ہے برتھ بوائے۔ حیانے ہنس کر کہا۔

اب تم گانا گاؤں گے۔ کیک کٹ کرنے کے بعد حیانے کہا۔

گانا کیوں؟ حمزہ نے کہا

کیا مطلب کیوں میں نے اتنا کہا تمہارا مانا ہے اب تمہارا فرض ہے میرا فیورٹ گانا گانے کا۔
حیا نے اتر کر کہا۔

گٹار لیکر آتا ہوں۔ حمزہ مسکرا کر بولا۔

فارمی۔ حیا نے مسکرا کر پوچھا۔

یس اونٹنی فاریو مائے لو۔ حمزہ نے آنکھ ونک کرتے کہا۔

گٹار لیے آنے کے بعد حمزہ صوفے پہ بیٹھ گیا تو حیا بھی خوشی ہوتی پاس بیٹھ گئی۔

Music 

Mai wird e_mohabat hi

karta rahun karta rahun

Zaban pe tera naam ho

Sub _shaam tujh ko

Nazar mai rakhun

Mera bas yahi kaam ho

Na chaand aur suraj

Ki hai aarzu

Mai taron say karlo

Teri guftugu

Aaa re aa re aa re

dil k saharay

Aaa re aa re aa re

dil k saharay

Aa ja Ray aaa ja ray

Aaa bhi jaa....

Music 

حمزہ نے رک کر حیا کو دیکھا جو اُس کو دیکھنے میں مگن تھی حمزہ کے چہرے پہ مسکراہٹ آگئی
حیا کا ایسا انداز دیکھ کر۔

Mai sham_o_sehar

Teri yaadon mai gum tha

Nahi koi duja mujhe

Gum tha.....

Mujhe dekh kar

Tera nazren churaana

Mohabbat me thoda

Tera sitam tha..

Teray pyaar ke mai

Kaseede parhun mera

Bas ye anjaam ho.

Na chaand aur suraj

Ki hai aarzu

Mai taron say karlo

Teri guftugu

Aaa re aa re aa re

dil k saharay

Aaa re aa re aa re

dil k saharay

Aa ja Ray aaa ja ray

Aaa bhi jaa....

حمزہ آدھا سونگ گاتا گٹار سائیڈ پہ کرتا حیا کے سامنے چٹکی بجائی تو حیا نے مسکرا کر سر جھٹکا۔
تمہاری آواز بہت خوبصورت ہے حمزہ۔ حیا ابھی بھی کسی ٹرانس کی کیفیت میں بولی۔
تمہارا مجھے دیکھنے کا انداز بھی بہت خوبصورت تھا۔ حمزہ نے شرارت سے کہا۔
ایسا بھی کچھ نہیں۔ حیا مکر کر بولی تو حمزہ نے مسکرا کر سر کو نفی میں جنبش دی۔
بھائی آئے گے جلد ہی پھر ہماری شادی ہو جائے گی تو یوں بہانے سے ملنا نہیں پڑے گا۔
حمزہ حیا کو اپنے قریب کرتا بولا۔

اگر نعیم بھائی آنے والے تھے تو تم نے نکاح کیوں کیا بعد میں بھی تو ہونا تھا؟ حیا نے اُلجھ کر پوچھا۔

میرا دل کیا ویسے بھی جو کام بعد ہونا تھا میں نے پہلے کر لیا۔ حمزہ حیا کے چہرے پہ آتی لٹ کو کان کے پیچھے کرتا بولا۔

کتنا مزہ آئے گا نہ ان دونوں کی جب شادی ہیں گی ہم اپنی بعد میں کر لیں گے ورنہ میں انجوائے نہیں کر پاؤں گی۔ حیا نے لاڈ سے کہا۔

بعد میں دیکھے گے۔ حمزہ حیا کو اپنے حصار میں لیتا بولا۔

حمزہ اب مجھے جانا چاہیے رات کے دس بج رہے ہیں۔ حیا حمزہ سے فاصلہ بنا کر بولی۔

صبح کو چلی جانا ابھی میرا کوئی موڈ نہیں تم سے دوری اختیار کرنے کا۔ حمزہ حیا کے بالوں میں چہرہ چھپائے بولا حیا کو گھبراہٹ کے مارے پسینے آنے لگے۔

حمز

شش

حیا کے کچھ بولنے سے پہلے حمزہ اُس کو بانہوں میں بھرتا کمرے کی طرف بڑھا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

صبح حیا کی آنکھ کھلی تو خود کو بیڈ پہ اکیلا پایا کچھ دیر تک چھت کو گھورنے کے بعد وہ بیڈ سے اٹھ کر اپنا حلیہ درست کرتی باہر آئی جہاں کچن کی طرف اُس کو کھٹ پٹ کی آواز آئی حیا کچن میں آئی تو حمزہ ناشتہ بنانے میں مصروف تھا حمزہ کو اپنے پیچھے کسی کا احساس ہوا تو چہرہ موڑ کر دیکھا تو حیا کو کھڑا پایا جن کی آنکھوں میں شکوہ سا تھا اچھا ہوا اٹھ گئی میں بھی تمہیں جگانے والا تھا ناشتہ تیار ہے۔ حمزہ مسکرا کر اس کے پاس آکر بولا حیا نے اپنا رخ موڑ لیا۔

کیا ہوا حیا؟ حمزہ انجان بن کر بولا۔

تم نے اچھا نہیں کیا۔ حیا نے بس اتنا کہا۔

میں کچھ غلط بھی نہیں کیا۔ حمزہ اس کو پیچھے سے اپنا حصار میں لیکر بولا۔

سہی نہ تھا وہ۔ حیا نے روندھی آواز میں کہا۔

ہے حیا ڈونٹ بی کرائے کچھ غلط نہیں تھا۔ حمزہ حیا کا چہرہ اپنی طرف کرتا نرمی سے بولا۔
مجھے تم یقین تھا۔ حیا نے آنسو بہاتے کہا۔

میں نے تمہارا یقین توڑا بھی نہیں اس لیے کچھ فضولات مت سوچو۔ حمزہ سنجیدہ ہو کر بولا۔
میں نے پہلی غلطی بنا گھر والوں کو بتائے تم سے نکاح کیا دوسری غلطی یوں اکیلے تم سے ملنے
چلی آئی۔ حیا کی بات پہ حمزہ نے جبرے بھینچ لیے۔

بات کرتے سوچ لیا کرو کہ کیا بات کر رہی ہو۔ حمزہ نے اس کے بال مٹھی میں جکڑ کر سخت
انداز میں کہا۔

آآآ آہ۔ درد سے حیا کی منہ سے سسکی نکلی۔

میں تمہارے پیار میں جنونی ہوں حیا میں ہر گز برداشت نہیں کروں گا تم ایسا کہو۔ حمزہ اپنی گرفت ڈھیلی کرتا بولا۔

بہت برے ہو تم۔ حیا اپنے قدم پیچھے لیتی بولی۔

جیسا بھی ہوں تمہارا ہوں برداشت کرنا پڑے گا۔ حمزہ اُس کا ہاتھ پکڑ کر بولا۔

آج سے پہلے تم مجھے اتنے برے نہیں لگے۔ حیا نے ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

ناشتہ تیار ہے۔ حمزہ اُس کے ماتھے پہ پُر حدت لمس چھوڑتا بولا۔
حمزہ۔

جی جانِ حمزہ۔ حمزہ محبت سے چور لہجے میں بولا۔

کسی کو پتا لگ گیا تو۔ حیا نے ڈرتے ہوئے کہا

تو لگنے دو ہم نے کچھ غلط نہیں کیا۔ حمزہ اس کو اپنے سینے سے لگاتا پڑا پرواہ انداز میں بولا۔

مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ حیا نے کہا

میرے ہوتے ہوئے تمہیں کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں صرف ہمارے گزرے

ہوئے خوبصورت لمحات کو سوچا کرو۔ حمزہ نے آرام سے کہا۔

میں آج کے بعد تم سے نہیں ملوں گی۔ حیا نے ناراض لہجے میں کہا۔

یہ ظلم مت کرنا۔ حمزہ مسکراہٹ دبائے بولا۔

بد تمیز۔ حیا نے اس کے سینے پہ مکہ جڑ کر کہا تو حمزہ کا قہقہہ نکل گیا حیا بھی شرماتا کر اپنا چہرہ اس کے سینے میں چھپا لیا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

کشف گھر کی طرف جارہی تھی جب اُس کی کارنیج میں خراب ہو گئی آج اُس کا اکیلے باہر جانے کا موڈ تھا تبھی ڈرائیور کے بنا آگئی تھی مگر اب کار کے خراب ہونے پہ بُری طرح جھنجھلا گئی تھی۔

ہیلو مسٹر کیا آپ بتا سکتے ہیں ورکشاپ یہاں سے کتنی دور ہے۔ کشف کار سے باہر آتی پاس سے گزرتے لڑکے سے بولی۔

یہاں سے سیدھا جا کر رات لیں گی تو آپ کو ورکشاپ نظر آئے گا جو کی دس منٹ کی دوری پہ ہے۔ لڑکا بتا کر چلا گیا تو کشف شکر ادا کرتی کار سے اپنا کلچ اور موبائل نکال کر لڑکے کے بتائی ہوئی جگہ پہ جانے کے لیے آگے بڑھنے لگی۔

موحد تم یہاں۔ کشف ورکشاپ پہ جیسے آئی اُس کی نظر موحد پہ پڑی جو کسی گاڑی کے بونٹ پہ جھکا ہوا تھا بال بکھرے ہوئے تھے کپڑے بھی کافی میلے اور ہاتھوں میں کالے رنگ کا نشان تھا کشف کو موحد کو دیکھ کر خوشگوار حیرت ہوئی اُس کو زرہ بھی موحد کا حلیہ بُرا نہیں لگا۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو۔ موحد نے جانی پہچانی آواز سن کر چہرہ اٹھایا تو کشف کو دیکھا جو مسکراتی اس کو دیکھ رہی تھی۔

میری گاڑی خراب ہو گئی تھی تبھی میں یہاں آئی کیا تم یہاں کام کرتے ہو؟ کشف نے بتا کر آخر میں پوچھا۔

ہممم۔ موحد نے بس اتنا کہا اُس نے ایک چور نظر کشف پہ ڈالی جس کے چہرے پہ مسکراہٹ تھی کہیں بھی ناگواری کے تاثرات نہیں تھے۔ اندر جاؤ کوئی لڑکا چلے گا ساتھ اُس کو اپنی گاڑی دیکھنا وہ ٹھیک کر دیں گا۔ موحد نے اس کو ایک جگہ کھڑا پایا تو کہا تم دیکھو نہ چل کر یہاں سے دن منٹ کی مساوت پہ ہے۔ کشف نے کہا مجھے اور بھی کام ہے۔ موحد نے سنجیدگی سے کہا۔

موحد انسانیت کی خاطر ہی مدد کر دو۔ کشف نے خفگی سے کہا تو موحد نے سر دسانس خارج کی دوسرے لڑکے کو وہ کام کا بتاتا کشف کو چلنے کا اشارہ کیا کشف خوشی سے مگن ہوتی موحد کے ہمہ قدم ہوئی۔

ٹائر پینچر ہے۔ موحد کی نظر کار کے ٹائر پہ پڑی تو کہا۔

اووہ میں نے دیکھا ہی نہیں تھا۔ کشف سر پہ ہاتھ مار کر بولی۔

دوسرا ٹائر ہے؟ موحد نے پوچھا

پتا نہیں شاید ہو۔ کشف نے کندھے اُچکا کر کہا تو موحد کار کی بونٹ کھول کر دیکھا تو ٹائر موجود تھا موحد نے اپنی مطلوبہ چیزیں نکال کر کام پہ لگ گیا۔ کشف دلچسپ نظروں سے موحد کو دیکھ رہی تھی موحد جب کی اُس کی نظروں سے اُلجھن کا شکار ہو رہا تھا۔

تم ویسے پیارے لگتے ہو ہر حال میں۔ کشف نے بات کا آغاز کیا۔

شکل سب کچھ نہیں ہوتی جس سے انسان ایمپریس ہو جائے۔ موحد کشف کی بات کو اپنا رنگ دے کر بولا۔

حُسن کہاں حسین ہوتا ہے اے بشر بد دماغ۔!!

جن سے عشق ہو جائے وہ دلکش لگتے ہیں۔!!

کشف نے مسکرا کر شعر ادا کیا موحد کان دھرے بنا کام سے فارغ ہوتا ہاتھ جھاڑ کر کھڑا ہوا۔

ہو گیا کام اب تم جاسکتی ہو۔ موحد نے سنجیدگی سے کہا اُس کو یہاں کشف کا اکیلا ہونا اچھا نہیں لگ رہا تھا ایک تو یہ علاقہ قدرے سنسان سا تھا دوسرا کشف لڑکی ذات ہو کر ایسے آنا موحد کو ٹھیک نہیں لگا تبھی فورن سے جانے کا کہا۔
فیس کتنی ہوئی۔ کشف نے پوچھا۔

سامان سارا تمہارا تھا میں نے بس مدد کی مدد کی فیس نہیں ہوتی۔ موحد نے سنجیدہ سا جواب دیا

کاش تم یہ میری محبت میں کرتے۔ کشف نے حسرت سے کہا۔
محبت کے علاوہ بھی کچھ سوچ لیا کرو۔ موحد نے ٹوکا۔

تم سے ملنے کے بعد میرا دل دماغ بس ایک یہی بات سوچتا ہے۔ کشف نے آرام سے کہا۔

میں تمہاری طرح فارغ نہیں۔ موحد اپنی بات کہتا واپسی کے لیے جانے لگا کشف نے تب تک اُس کی پیٹھ دیکھی جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہیں ہو گیا پھر وہ اپنے راستے کی طرف گامزن ہوئی۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

نعیم پاکستان آگیا تھا اب وہ سعید مرزا اور ہما بیگم کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا جب حمزہ بھی ان کے ساتھ بیٹھا۔

سوری یار میں تمہیں سالگرہ وش نہ کر سکا تھا۔ نعیم نے حمزہ کو دیکھ کر کہا۔

کوئی بات نہیں مجھے اندازہ ہے آپ کی مصروفیات کا۔ حمزہ نے سادہ انداز میں کہا۔

تم ریٹ کرو اس کے بعد پھر مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے۔ سعید مرزا نے رو عبد ار آواز میں کہا۔

میں بھی یہاں ڈیڈ اس لیے آیا ہوں تاکہ آپ سے ساری بات کلیئر کر سکوں۔ نعیم کی بات پہ سعید مرزا نے بھنوائیں اُچکائی۔

ڈیڈ کینیڈا میں اپنے لیے میں لڑکی پسند کر لی ہے میں اُس سے شادی کروں گا منہا مجھے پہلے بھی پسند نہیں تھی اب تو میرے پاس وجہ بھی ہے۔ نعیم کی بات پہ سعید مرزا کی رگ غصے اُبھر پڑی۔

ہوش میں تو ہو تم۔ سعید مرزا بھڑک اُٹھے۔ حمزہ خود پریشان سا ہو گیا تھا۔

میں ہوش میں ہوں آپ لوگوں کو ہمارا رشتہ بچپن میں طے نہیں کرنا چاہیے تھا حمزہ بھلے خوش ہو آپ اُس کا کروائے پر میں اپنی زندگی ان چاہی ہمسفر کے ساتھ ہر گز نہیں گزاریں گا۔ نعیم سنجیدگی سے بولا۔

شادی تو تمہاری منہا سے ہوگی جو بچپن سے تمہارے ساتھ منسوب ہے۔ سعید مرزا تیز آواز میں بولا۔

میں بالغ مرد ہوں ڈیڈ اپنے فیصلے کر سکتا ہوں۔ نعیم کو فت بھرے لہجے میں بولا۔

نعیم بیہیو ہوئے سیلف۔ ہما بیگم نے ٹوکا۔

آپ لوگ پھر میری بات مان لیں چچا کی فیملی سے انکار کر دیں۔ نعیم ہاتھ کھڑے کرتا بولا۔

یہ ہماری عزت کا سوال ہے دیکھتا ہوں تم کیسے انکار کرتے ہو۔ سعید مرزا بگڑے تیوروں سے بولے

سوری ڈیڈ آپ مجھے بلیک میل نہیں کر سکتے اور نہ ہاں کرنے کے لیے پریشر رائز کیونکہ میں خود چچا نور سے بات کر لوں گا۔ نعیم لا پرواہ انداز میں بولا۔

اگر ایسا کچھ کیا تو میں تمہیں عاق کر لوں گا۔ سعید مرزا نے دھمکی دے کر کہا۔

آپ ایسا نہیں کر سکتے مجھ سے میرا حق ایک چھوٹی بات کی وجہ سے چھین نہیں سکتے۔ نعیم فورن سے احتجاج کرتا بولا۔

جب باپ کی کسی بات کی اہمیت تمہاری نظر میں نہیں تو جانداد میں بھی تمہارا حق نہیں۔ سعید مرزا طنزیہ ہو کر بولے۔

ایسا تو پھر ایسا سہی پر میں شادی منہا سے قطعاً نہیں کروں گا میری پوری زندگی کا معاملہ ہے پیسو کا کیا ہے وہ تو آنی جانی چیز ہے۔ نعیم اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا بولا۔

ایک دن مزدوری کرو گے نہ تو ساری اکڑ ختم ہو جائے گی پیسو کی اہمیت تب بتانا پیسا آنے جانے کی چیز ہے یا بس جانے کی۔ سعید مرزا نے ٹوکتے ہوئے کہا۔ نعیم بنا جواب دیا اندر کی طرف بڑھا۔

بھائی راضی نہیں ہوتا تو آپ چچا سے میری اور حیا کی بات کریں میں چاہتا ہوں ہماری شادی جلد ہو بھائی کا انکار ہمارے درمیاں خلش پیدا نہ کریں۔ حمزہ نے سنجیدگی سے اپنے باپ سے کہا

بھول جاؤ نعیم کے انکار کے بعد تمہیں حیا کا رشتہ ملے گا۔ ہما بیگم نے فوراً سے کہا۔

حیا بچپن کی منگ ہے میری دیکھتا ہوں کون بیچ میں آتا ہے ہمارے۔ حمزہ رلیکس ہو کر بولا
اُس کو اب کسی کی کوئی پرواہ نہیں تھی حیا کو اُس نے پوری طرح اپنے نام کر لیا تھا جس سے
وہ اب پر سکون تھا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

نعیم بھائی آگئے بڑا افسوس ہو رہا ہے مجھے ماہر بھائی پہ۔ کشف نے سرسری انداز میں کہا۔

افسوس کیوں؟ منہا نے انجان بن کر پوچھا

تمہیں چاہتے ہیں وہ اگر آپ کو کسی اور ہوتا دیکھے گے تو کتنی بڑی قیامت ٹوٹ پڑے گی

ان کے دل میں۔ کشف نے افسوس سے کہا

تمہیں ضرورت نہیں ان سے ہمدردی کرنے کی۔ منہا نے ٹوک کر کہا

آپ نہیں کریں گی تو کوئی اور تو کریں گا نہ۔ کشف نے آرام سے کہا۔

حیا کہاں ہیں؟ منہا نے بات بدل کر پوچھا۔

کمرے میں ہے آجکل چہرے پہ جانے کونسا مساج کرتی ہے بہت گلو کر گیا ہے۔ کشف نے جواب دیا۔

وہ پہلے ہی خوبصورت ہے۔ منہا نے آنکھیں دیکھا کر کہا۔

تو میں نے کب کہا نہیں ہے۔ کشف نے کہا۔

کہنا بھی مت۔ منہا نے وارن کیا۔

ویسے ماہر بھائی کو پتالگ گیا ہو گا اب تو نعیم بھائی کی آمد کا۔ کشف کی سوئی گھوم پھر کر ماہر پہ اٹکی۔

تمہیں اگر یہی باتیں کرنی ہے تو میرے کمرے سے چلی جاؤ۔ منہا نے زچ ہو کر کہا۔

جاتی ہوں کام ہے مجھے۔ کشف منہ بنا کر کہتی باہر چلی گئی اُس کے جانے کے بعد منہا نے ہوا میں سانس خارج کی۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

نعیم سے ملاقات ہوئی تمہاری؟ عانیہ مرزا نے ڈنر کے وقت ماہر سے پوچھا۔

نہیں۔ ماہر نے سنجیدگی سے یک لفظی جواب دیا

کیوں اتنے دن ہوئے ہیں اُس کو آئے ہوئے تمہیں ملنے جانا چاہیے تھا۔ عانیہ بیگم نے کہا جی۔ ماہر نے پھر اتنا کہا۔

کیا بات ہے ماہر آجکل بہت خاموش خاموش نظر آتے ہو۔ عانیہ بیگم فکر مندی سے بولی۔ کچھ نہیں بس ایک شوٹ تھا اُس کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ ماہر نے بہانہ تلاش جس سے عانیہ مرزا بالکل مطمئن نہیں ہوئی۔

کل میں نے تمہیں اور روبی کو ملوانا ہے بلنگ ہو گئی ہے جا کر مل لینا تاکہ میں بات کو آگے کروں۔ عانیہ بیگم کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد بولی پر ماہر نے کوئی جواب نہیں دیا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

منہاسونے کے لیے لیٹنے والی تھی جب اُس کا فون رنگ کرنے لگا۔

یہ کس کا نمبر ہے؟ منہا نے اسکرین پہ انون نمبر دیکھا تو خود سے سوال کیا پھر سر جھٹک کر کال اٹینڈ کر لی۔

کون؟ منہا نے سیدھا یہی سوال کیا۔

نعیم بات کر رہا ہوں۔ دوسری طرف سنجیدہ آواز نے اُس کو کھڑا ہونے پہ مجبور کیا۔

اسلام علیکم!!! منہا نے جلدی سے سلام کیا۔

ملنا ہے تم سے ضروری بات کرنی ہے۔ نعیم نے سلام کا جواب دینا ضروری نہیں سمجھا۔

گھر آجائے بات ہو جائے گی۔ منہا نے کہا۔

گھر آنا ہو تا تو اس وقت کال نہ کرتا میں جو بات کرنا چاہتا ہوں وہ گھر پہ نہیں ہو سکتی۔ نعیم

نے طنزیہ بھرے لہجے میں کہا۔

پھر کہاں ملنا ہے آپ کو اگر بات ضروری ہے تو کال پہ کر لیں ایسے ملنا مناسب نہیں لگتا۔

منہا نے جھجھک کر کہا۔

شوق سے نہیں ملنے کا کہہ رہا ہے اور نہ ڈیٹ کی آفر کر رہا ہوں جو مناسب نامناسب کا درس دے رہی ہو کام کی بات ہے تبھی کہا۔ نعیم نے سخت انداز میں کہی بات پہ منہاثر مندگی محسوس کرنے لگی۔

میرا وہ مطلب نہیں تھا۔ منہانے بنانا خیر کیے کہا

جو بھی تھا مجھے دلچسپی نہیں میں نے لوکیشن سینڈ کی ہے کل وقت پہ آ جانا۔ نعیم اپنی بات کہے بنا اس کی کچھ سنے کال کٹ کر گیا منہا فون کو بس دیکھتی رہی بس سر جھٹک کر میسج دیکھا جہاں ریسٹورنٹ کی لوکیشن تھی۔

.._____Novel Galaxy_____..

واحب ایک بات کرنا تھی تم سے۔ واحب صاحب کو اپنے آفس میں بیٹھے کچھ ہی وقت گزرا تھا جب ان کا جگری دوست مسٹر اسحاق ظفر آتے ہوئے بولے۔

ضرور کیا بات ہے؟ واحب صاحب خوشدلی سے بولے۔

شیراز سے تو تم ملے چُکے ہو۔ اسحاق ظفر نے اپنے بیٹے کا نام لیتے ہوئے کہا۔

ہاں بہت بار۔ واحب صاحب نے کہا۔

بُرامت ماننا پر میں اور میری بیگم چاہتی ہیں ہم شیراز کی شادی تمہاری بیٹی کشف سے کریں
ماشاء اللہ بہت پیاری بچی ہے جہاں جائے گی رونق لگائے گی اس لیے ہم چاہتے ہیں وہ چراغ
ہمارے گھر کو روشن کریں۔ اسحاق ظفر نے اپنے آنے کا مقصد بیان کیا جس کو سن کر
واحب صاحب کو خوشگوار حیرت ہوئی۔

کیا تم سچ کہہ رہے ہو؟ واحب صاحب یقین کرنے سے قاصر تھے۔

بلکل میں کیا یہاں تم سے مذاق کرنے آیا ہوں۔ اسحاق ظفر ان کی حیرانی پہ مسکرا کر
بولے۔

نہیں یہ تو اچھا ہو گا اگر ہماری دوستی رشتیداری میں بدل جائے گی تو۔ واحب صاحب نے
کہا۔

ٹھیک ہے تو تم بات کرو گھر میں پھر ہم طے کر لیتے ہیں سارے معاملات۔ اسحاق ظفر
خوش ہوتے ہوئے بولے تو صاحب صاحب نے سر ہلانے پہ اکتفا کیا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

کشف کی چھٹیاں ختم ہو گئی تھی آج وہ کالج جلد آگئی تھی جس کا اندازہ اُس کو تب ہوا جب
موحد کہیں نظر نہیں آیا۔

بور دن ہے آج کا لگتا ہے۔ کشف نے اُداس شکل بنائے کہا۔

اتنا خوشگوار موسم ہے تو بور کیسا۔ طاہرہ اس کی بات سے متفق نہیں ہوئی۔

موحد نہیں آیا نہ ابھی۔ کشف نے وجہ بتائی

ایک تو تم موحد موحد کہتی رہتی ہو اُس کو تو زہ پر واہ نہیں تمہاری پھر بھی۔ طاہرہ منہ بنا کر
بولی۔

پر واہ بھی ہو جائے گی ایک دن ویسے بھی

ضروری تو نہیں کہ وہ سب کچھ کہہ دے

دل میں جو کچھ بھی ہو آنکھوں سے نظر آتا ہے۔ کشف نے اُمید سے کہا پھر بات کا احتتام شعر سے کیا۔

اُس کے ساتھ رہ کر تم نے اپنی زندگی اسپوئل کر دینی ہے۔ طاہرہ نے کہا۔
بکو اس نہیں کرو۔ کشف نے گھور کر کہا۔

میں نے جسٹ ایک بات کی کہاں تم مشہور بزنس ٹائیکون و احب احمد کی بیٹی اور کہاں
موحد دونوں کا کوئی جوڑ نہیں۔ طاہرہ نے سنجیدگی سے کہا۔

ہم دونوں کا جوڑ ہے اور وقت بدلتے دیر نہیں لگتی اس لیے کسی کے بارے میں بولنے سے
پہلے سوچ لیا کرو ایسا نہ ہو وہ وقت خود پہ آجائے۔ کشف سخت لہجے میں کہتی وہاں سے اٹھ
گئی

میں تمہارا انتظار کر رہی تھی۔ کشف جو واپس جانے کا سوچ رہی تھی موحد کو آتا دیکھا تو
مسکرا کر بولی

کیوں؟ موحد سپاٹ انداز میں بولا

کبھی تو مسکرا کر بات کر لیا کرو۔ کشف نے زاویئے بگاڑ کر کہا۔

کام کی بات ہے تو کرو ورنہ مجھے پریشان مت کرو۔ موحد نے کہا۔

موحد آئے لو یو۔ کشف نے سامنے آکر کہا تو موحد نے ایک ناگوار نظر اُس پہ ڈالی اُس
پاس کھڑے اسٹوڈنٹس ان کی طرف دیکھنے لگے تھے

مس کشف مرزا آپ کا تو پتا نہیں پر مجھے میری عزت بہت عزیز سے تو بڑائے مہربانی دوبارہ
مجھ سے ایسی بات مت کیجئے گا۔ موحد چبا چبا کر لفظ ادا کرتا اُس کے دل کو کئی ٹکڑوں میں
بکھیرا۔

موحد۔

اناف۔ کشف نے کچھ کہنا چاہا پر موحد سختی سے ٹوکتا اپنے اپار ٹمنٹ کی طرف چلا گیا خود پہ سب کی نظریں محسوس کرتی کشف کو آج پہلی بار موحد کا تلخ رویہ بُرا لگا تھا۔

بہت دیر سے ہی لیکن یہ سمجھ تو آیا کہ

محبت اگر قیمتی ہوتی ہے تو

عزت انمول ہوتی ہے۔

.. Novel Galaxy ..

منہا پچھلے دس منٹ سے نعیم کا انتظار کر رہی تھی اب وہ جانے کا سوچ رہی تھی جب نعیم اُس کو آتا دیکھا منہا نے اُس کو دیکھا جو گرے کلر کی شرٹ اور وائٹ پینٹ پہنے بالوں کو جیل سے سیٹ کیے اچھا لگ رہا تھا۔

منہا؟ نعیم سامنے آتا تصدیق کرنے لگا منہا کو نعیم کا اس طرح پوچھنا لگا اب وہ اتنی بدل بھی تو نہیں گئی تھی جو وہ ایسے سوال کرتا۔

جی منہا نور احمد۔ منہا نے سنجیدگی سے جواب دیا نعیم نے بغور اس کو دیکھا جولائٹ براؤن چادر میں چھپی ہوئی تھی۔

میں جو بات کروں اس کو غور سے سننا۔ نعیم نے بیٹھتے ہوئے کہا۔

آپ کو جو بات کرنی ہے پلیز جلدی کریں پہلے ہی بہت دیر ہو گئی ہے۔ منہا نے کہا اُس کو عجیب سا محسوس ہو رہا تھا۔

میں یہاں نہیں آنا چاہتا تھا موم ڈیڈ نے بہت پریش ڈالا مجھ پہ جس وجہ سے مجھے آنا پڑا۔ نعیم کو منہا کی بات پہ غصہ تو بہت آیا مگر تحمل کا مظاہرہ کر کے آرام سے بولا۔

میں تم سے شادی نہیں کر سکتا۔ نعیم کی بات پہ اُس کا دل زور سے دھڑکا اُس کو اپنی سماعت پہ یقین نہیں آیا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

ماہر عانیہ مرزا کے بار بار اصرار کرنے پہ اُن کی بتائی ہوئی جگہ پہ آیا تھا جب سامنے سے ہاتھ ہلاتی روپی پہ نظر پڑی تو وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا اُس کی طرف آیا۔

ہیلو۔ ماہر نے مروت کہا۔

ہیلو کیسے ہو؟ روپی نے بال ایک طرف کر کے ایک ادا سے پوچھا ماہر نے بے زاریت سے اُس کی طرف دیکھا۔

میں ٹھیک تمہارے سامنے بیٹھا ہوں۔ ماہر نے بے تاثر لہجے میں کہا۔

ہممم کافی سنا تھا پر اس سے زیادہ ہینڈ سم ہو۔ روپی ایمپریس ہو کر بولی۔

میں یہاں موم کی وجہ سے آیا ہوں جو وہ سب چاہتی ہیں میں ایسا کچھ نہیں چاہتا۔ ماہر بنا فضول بات کیے اصل بات پہ آیا۔

کیا مطلب ہو اس بات کا؟ روپی نے پوچھا

مطلب یہ میں تم سے شادی نہیں کر سکتا بکوز ابھی میرا کوئی ارادہ نہیں شادی کرنے کا
دوسری بات کے میرے مائنڈ میں جیسی میں ہمسفر چاہتا ہوں وہ تم نہیں۔ ماہر نے بنا لحاظ کیا
کہا رو بی کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہو گیا۔

تو تم یہاں میری انسٹ کرنے آئے ہو۔ رو بی ضبط کرتی بولی۔

میں صرف بات کرنے آیا ہوں۔ ماہر کندھے اچکا کر بولا۔

میں کونسا تم سے شادی کے لیے مرے

رو بی کی بات ماہر کی فون پہ آتی کال کی وجہ سے بیچ میں رہ گئی۔

ایسی کیوز می۔ ماہر اسکرین کی طرف دیکھ کر سائیڈ پہ آیا تاکہ آرام سے بات ہو سکے۔

ماہر بات کر کے مڑا تو نظر کچھ فاصلے پہ بیٹھی منہا پہ پڑی منہا کو دیکھ کر اُس کو تعجب ہوا وہ

جانتا تھا منہا کہیں اکیلی نہیں آتی جاتی نعیم کی اُس کی طرف پیٹھ تھی جس وجہ سے وہ جان نہ

پایا تبھی دوسری طرف آیاتا کہ دیکھ سکے مگر نعیم پہ نظر پڑتے ہی اس نے زور سے مٹھیاں
بھینچ لی تھی۔

منہا اس کے ساتھ کیوں آئی ہے۔ ماہر اضطراب کی حالت میں بڑبڑایا۔

ایک دن نہیں دیکھ سکتا پوری زندگی نعیم کے ساتھ کیسے برداشت کروں گا۔ ماہر بے بسی
سے کہتا ریٹورنٹ سے باہر نکل گیا اس کا موڈ بُری طرح خراب ہو گیا تھا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

ہمارا رشتہ بڑوں نے طے کیا تھا بہتر تھا یہ بات آپ ان سے کہتے۔ منہا کافی دیر بعد بس یہی
بول پائی۔

میں نے ہر کوشش کی ہے پر کوئی میری بات نہیں سن رہا اس لیے تم سے کہہ رہا ہوں
رشتے سے انکار کر دو ورنہ ساری زندگی خوشیوں سے ترس جاؤں گی۔ نعیم نے وارن کرنے
والے انداز میں کہا۔

میرے کندھوں پہ بندوق چلانے سے اچھا ہے آپ چچا سے بات کریں یا میرے بابا سے پر
میں ایسا کچھ نہیں کہوں گی جس سے میرے والدین کو شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے۔ منہا
نے صاف انکار کرتے کہا۔

سوچ لوں بدنامی ہوگی تمہاری۔ نعیم ضبط کرتا بولا

عزت اور زلت اللہ کے ہاتھ میں ہے آپ آرام سے پورے خاندان میں اعلان کر دے
کے آپ کو مجھ سے شادی نہیں کرنی۔ منہا آرا سے بولی چاہے اُس کو نعیم کی باتوں سے
تکلیف ہو رہی تھی پر وہ ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی۔

ٹھیک ہے پھر۔ نعیم کھڑا ہوتا بولا منہا نے کوئی رسپانس نہیں دیا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

سوچ سوچ کر اُس کا سر درد کر رہا تھا ابھی وہ اپنے کمرے میں بیٹھا ہاتھ کی انگلیوں سے ماتھا
سہلا رہا تھا جب عانیہ بیگم کڑے تیور لیے کمرے میں داخل ہوئی۔

ماہر آج کی حرکت کی وجہ جان سکتی ہوں؟ عانیہ مرزا سخت لہجے میں استفسار کرنے لگی۔

موم میرے سر میں درد ہے کل بات ہوگی۔ ماہر نے ٹالنے والے انداز میں کہا۔

بات تو ابھی ہوگی تم جانتے ہو نہ روبی میری بیسٹ فرینڈ کی بیٹی ہے پھر بھی تم نے اُس کی انسٹ کی پھر بنا بتائے چلے گئے۔ عانیہ بیگم غصے سے بولی۔

میں بچہ نہیں ہوں موم دوسری بات میں نے کوئی اُس کی انسٹ نہیں کی۔ ماہر زچ ہوتا بولا

دیکھو ماہر روبی مجھے پسند ہے میں اُس کو تمہارے ساتھ دیکھنا چاہتی ہوں اس لیے اپنا بیسیور چینج کرو۔ عانیہ مرزا اٹل انداز میں بولی۔

شادی زندگی ساتھ بھر کا ساتھ ہے میں جیسی آئیڈیل لائف پارٹنر چاہتا ہوں اُس معیار پہ روبی نہیں ہوتی اور موم پلیز آج کے لیے اتنی بحث کافی ہے۔ ماہر بات ختم کرنے والے انداز میں بولا عانیہ مرزا کچھ پل اُس کو گھورنے کے بعد کمرے سے چلی گئی ان کے جانے کے بعد ماہر افسوس بھری سانس خارج کرتا سونے کی کوشش کرنے لگا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

گھر واپس آنے کے بعد کتنے ہی آنسو اس کی آنکھوں سے نکل کر بے مول ہوئے وہ نہیں جانتی تھی وہ کیوں رو رہی تھی وہ یہ بھی سمجھ نہیں پا رہی تھی سالوں پرانہ رشتہ نعیم ایسے کیسے توڑ سکتا تھا۔

امی بابا کو کتنی تکلیف ہوگی اور حیا ایسے تو اس کا حمزہ کے ساتھ جوڑے رشتے پہ بھی اثر انداز ہو گا کیا ہو گا اب۔ منہا روتے ہوئے خود سے باتیں کرنے لگی۔

میرے خدایا میری مدد فرما ہمارے رشتے پہ حیا اور حمزہ کا رشتہ متاثر نہ ہو نعیم کا دل بدل دے۔ منہا دعائیہ انداز میں بولی۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

میں واپس کینیڈا جا رہا ہوں۔ نعیم لاؤنج میں آتا سب سے بولا سعید مرزا آفس جانے کے لیے تیار تھے نعیم کی بات سن کر انہوں نے تیز نظروں سے اس کو گھورا۔

شادی کر لو بعد میں جہاں جانا ہے چلے جانا اپنی بیوی کے ساتھ۔ سعید مرزا بیوی پہ زور دیتے بولے۔

منہا سے میں شادی نہیں کر سکتا آپ مجھے عاق کر سکتے ہیں مگر میں جائیداد کی لالچ میں کسی کی زندگی خراب نہیں کر سکتا۔ نعیم سنجیدہ آواز میں بولا۔

بھائی منہا بہت اچھی لڑکی ہیں آپ کا انکار ویسے بھی ان کے لیے مشکلات کھڑی کر سکتا ہے بچپن سے آپ کے ساتھ منسوب ہے پورے خاندان کو یہ بات پتا ہے۔ حمزہ نے سمجھانے والے انداز میں کہنے لگا۔

میں جانتا ہوں تم یہ کیوں بول رہے ہو پر میں نہیں کر سکتا اُس سے شادی میں کسی اور کو چاہتا ہوں۔ نعیم کا لہجہ طنزیہ بھرا تھا۔

آپ کی وجہ سے بول رہا تھا میرا اپنا کوئی فائدہ نہیں۔ حمزہ سنجیدگی سے کہتا کورٹ ہاتھ میں لیے باہر نکل گیا۔

سامان پیک کرو آج کے بعد میں تمہیں گھر میں نہ دیکھوں۔ سعید مرزا کڑخت لہجے میں
بولے ہما بیگم نے دھل کر سینے پہ ہاتھ رکھا نعیم کو فرق نہیں پڑا۔

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ ہما بیگم پریشان سی بولی۔

تم بیچ میں مت بولوں خاندان والے سارے رشتے ختم کر دے گے اگر یہ بات ان کو پتا
لگ گئی تو دو کوڑی کی عزت نہیں رہے گی کیا کہے گے وہ ہمیں اپنی زبان کا پاس نہیں۔ سعید
مرزا تیز آواز میں بولے۔ نعیم اندر کی طرف چلا گیا ہما بیگم کی ہمت نہیں ہوئی کچھ اور کہنے
کی۔

.. Novel Galaxy ..

اسحاق نے اپنے بیٹے کا رشتہ مانگا ہے کشف کا۔ صاحب صاحب نے پاس بیٹھی سول بیگم سے
کہا۔

وہ تو ابھی کالج میں پڑھتی ہے بیس سال کی بھی نہیں ہوئی۔ سول بیگم حیران ہوئی۔

اسحاق میرا دوست ہے کشف اب اتنی چھوٹی بھی نہیں شادی کے بعد پڑھائی پوری کر سکتی ہے پر یہ رشتہ بہت اچھا ہے ہاتھ سے جانا نہیں چاہیے۔ واجب صاحب نے کہا جیسا آپ کو مناسب لگے پر ایک بار کشف سے اُس کی مرضی جان لیجئے گا۔ سول بیگم نے کہا

کشف کو کیا اعتراض ہو گا بھائی صاحب نے بھی تو اپنی بیٹیوں کا رشتہ بچپن میں طے کر لیا تھا میں بھی کروں گا اپنی بیٹی کے لیے فیصلہ باپ ہوں اُس کا کوئی غلط فیصلہ تو نہیں لوں گا نہ۔ واجب صاحب سنجیدگی سے گویا ہوئے۔

بات سہی غلط فیصلے کی نہیں رسول ﷺ کا فرمان ہے جب آپ اپنی بیٹی کا رشتہ کریں تو ان کی رضامندی جان لیں۔ سول بیگم نے رسالت سے کہا۔ تم بتا دینا اُس کو میری عزت کا معاملہ ہے۔ واجب صاحب بس اتنا بولے۔

.. Novel Galaxy ..

نعیم کینیڈا واپس چلا گیا تھا رشتے سے انکار والی بات پورے خاندان میں پھیل گئی تھی نور احمد صاحب حد سے زیادہ غصے میں تھے رخشندہ بیگم کو جس بات کا ڈر تھا آخر کو وہ ہو گیا منہا اپنے کمرے میں مقید ہو کر رہ گئی تھی حیا کو جتنا دکھ منہا کا ہو رہا تھا اتنی پریشان اور فکر اپنے اور حمزہ کے لیے بھی ہو رہی تھی وہ جانتی تھی اب اس کا اور حمزہ کا رشتہ بھی متاثر ہو گا جس سے اس کی جان سینے پہ اٹک گئی تھی کشف نے کالج جانا بند کر لیا تھا گھر میں ٹینشن والا ماحول چھا گیا تھا ماہر کو بھی یہ بات پتا چل گئی تھی پر اُس کو دکھ افسوس ہونے کے بجائے کمینی سی خوشی محسوس ہو رہی تھی وہ اپنی محبت میں انا پرست بن گیا تھا جس کو بس اپنی پرواہ تھی۔

حمزہ اب کیا ہو گا ڈیڈ تو ہماری شادی بھی نہیں ہونے دے گے۔ حیا نے پریشان لہجے میں حمزہ سے کہا وہ دونوں اس وقت پارک میں موجود تھے۔

ہمارا نکاح تو ہو گیا ہے اب کوئی جواز نہیں بنتا اگر ایسا کچھ ہو تو تم بس میرے پاس آ جانا۔

حمزہ نے آرام سے کہا

حمزہ یہ سب اتنا آسان نہیں ہمارے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا ہمیں ایسے خوفیہ نکاح نہیں کرنا چاہیے تھا۔ حیا کو حمزہ کا اس طرح رلیکس ہونا پسند نہیں آیا۔

حیار رلیکس یار دیکھتے کیا کرنا ہے تم فکر نہیں کرو۔ حمزہ نے مسکرا کر کہا

تمہارے بھائی نے اچھا نہیں کیا میرے بہن کے ساتھ۔ حیا افسوس سے کہا۔

جوڑے آسمانوں پہ بنتے ہیں بھائی اور منہا کا کوئی جوڑ نہیں تھا اس لیے ٹوٹ گیا اللہ نے چاہا تو منہا کے لیے کوئی اچھا سا پیار کرنے والا ہمسفر کا ساتھ لکھے گا۔ حمزہ نے گہری سانس لیکر کہا

حمزہ کی اس بات پہ حیا کے سامنے ماہر کا عکس لہرایا۔

.. Novel Galaxy ..

اب کیا کرنے کا ارادہ ہے آپ کا؟ صاحب صاحب نے نور احمد سے پوچھا۔

میں بھائی صاحب سے حیا اور حمزہ کا بھی رشتہ ختم کر دوں گا جہاں میری پہلی بیٹی کو ٹھکرایا گیا ہو وہاں میں اپنی دوسری بیٹی نہیں دوں گا۔ نور احمد صاحب نے کہا

خاندان والے باتیں بنائے گے۔ واحب صاف فکر مند سے بولے

وہ تو ابھی بھی بنا رہے ہیں۔ نور احمد صاحب طنزیہ بولے۔

جیسے آپ کو مناسب لگے آپ دونوں کے لیے رشتہ تلاش کریں کشف کے لیے بھی اچھا سارشتہ آیا ہے نعیم والے واقع کے بعد میں بتانا بھول گیا تھا۔ واحب صاحب نے کہا۔

اللہ کشف کے نصیب اچھے کریں منہا اور حیا کے بارے میں بھی سوچتا ہوں باہر سے تو بہت سارے رشتے آئے تھے پر ہم نے انکار کیا ہمیں کیا پتا تھا سالوں سے جوڑا گیارشتہ عین موقع پہ توڑا جائے گا۔ نور احمد افسوس سے بولے۔

اللہ کے ہر کام میں کوئی نہ کوئی مصلحت ہوتی ہے آپ بس پہلے جنہوں نے رشتے کی بات کی تھی ان سے رابطہ کریں اچھا ہے گھر میں تینوں بیٹیاں ایک ساتھ رخصت ہو۔ واحب صاحب نے کہا۔

دیکھتا ہوں یہ معاملہ بھی دیر نہیں کروں گا۔ نور احمد صاحب پُر سوچ انداز میں بولے۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

موم میں چاہتا ہوں آپ ماموں جان سے میرے اور منہا کے رشتے کی بات کریں۔ عانیہ مرزا اور عمران ملک آپس میں باتوں میں مصروف تھے جب ماہران کے پاس آکر سنجیدہ ہو کر بولا۔

دماغ سیٹ ہے تمہارا کل تک شادی کا کوئی موڈ نہیں تھا اب منہا سے شادی کرنا چاہتے ہو جس کا رشتہ پہلے ہی ٹوٹ گیا ابھی بس ایک مہینہ ہوا ہے بس۔ عانیہ مرزا منہ بگاڑ کر بولی۔ میں منہا سے بے انتہا محبت کرتا ہوں آپ میرے رشتے کی بات کریں اس سے پہلے دیر ہو جائے۔ ماہر کا انداز ہنوز سنجیدہ تھا۔

میں نے تمہارے لیے روپی کا سوچا ہے اس لیے منہا کا سوچنا چھوڑ دو۔ عانیہ مرزا نے آرام سے کہا

روبی کے لیے میں انکار کر چکا ہوں اور آپ کیا اپنی بھتیجی سے زیادہ دوست کی بیٹی کو فوقیت دے گی۔ ماہر کو یقین نہ آیا۔

جو سمجھو پر مجھے روبی پسند ہے تمہارا اور اُس کا پرفیکٹ جوڑ ہے منہا بالکل تمہارے ساتھ نہیں جچے گی۔ عانیہ مرزا نے کہا۔

میں منہا سے محبت کرتا ہوں صرف اور صرف منہا کو چاہتا ہوں میری زندگی میں اگر کسی لڑکی کی گنجائش ہے تو وہ ہے منہا اگر وہ نہیں تو کوئی اور بھی نہیں اگر آپ رشتہ لیکر نہیں گئی تو میں یہ گھر چھوڑ کر چلا جاؤں گا کبھی نہ آنے کے لیے۔ ماہر سنجیدگی سے دونوں کی طرف دیکھ کر کمرے کی طرف بڑھا۔

دیکھا آپ نے کیسا باغی انداز تھا ماہر کا آج سے پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا منہا ابھی گھر میں آئی نہیں ماہر کے تیور بدلے بدلے سے ہیں جب آجائے گی تو ہمارا وجود تو نظر ہی نہیں آئے گا۔ عانیہ مرزا بدگمان ہو کر بولی۔

تم رشتے کی بات کرو اپنے بھائی سے ماہر کی بات پوری ہوگی تو ٹھیک ہو جائے گا۔ عمران صاحب نے کہا

مجھے روبی پسند ہے میں نے بس ماہر کے ساتھ روبی کا سوچا ہے۔ عانیہ مرزانے کہا
زندگی ماہر نے گزارنی ہے بہتر ہے ہم اُس کی پسند کو ترجیح دے منہا اپنے گھر کی بچی ہے
تمہاری اپنی بھتیجی بھی اس لیے ضد چھوڑ دو۔ عمران صاحب نے سمجھانے والے انداز میں
کہا جس پہ عانیہ مرزانے نفرت سے سر جھٹکا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

منہا کیا تمہیں نعیم بھائی سے محبت تھی جو یوں خاموش رہنے لگی ہو۔ کشف نے منہا سے
سوال کیا جو زیادہ تر اپنے کمرے میں رہا کرتی تھی۔

اصل محبت نکاح کے بعد ہوتی ہے جس میں پاکیزگی ہوتی ہے مانتی ہوں ہمارے خاندان
میں منگنی کو نکاح کی حیثیت حاصل ہے پر درحقیقت میں ایسا نہیں ہے مجھے شاید محبت

ہو جاتی نعیم سے پر اُس نے کبھی مجھے احساس نہیں کروایا اُس کا رویہ اُس کا انداز مجھے آگے
بڑھنے سے روکتا تھا ویسے بھی آجکل کی محبتیں جو نکاح سے پہلے ہوتی ہیں ان کا مطلب
ہے۔

م م راق

ح حوس

ب بحث

ت تعلق ختم

منہا کشف کی بات پہ عجیب مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔

ایسا نہیں ہے منہا محبت کا اصل مطلب ہے۔

م مراد

ح حسرت

ب بے انتہا

ت تاحیات

محبت کے لیے دل کانیک ہونا ضروری ہے آپ کے جذبات سچے ہو آپ کا مخلص ہونا ضروری ہوتا ہے محبت میں حوس نہیں ہوتی جہاں حوس ہو وہاں محبت نہیں ہوتی کیونکہ یہ دونوں ساتھ نہیں ہو سکتی محبت ظاہری وجود کی محتاج نہیں ہوتی اُس کا بس احساس ہی کافی ہوتا ہے۔ کشف منہا کی بات سے اختلاف کرتی بولی۔

بڑی سمجھداری والی باتیں کرنے لگی ہو کافی معلومات بھی ہے محبت کے بارے میں۔ منہا پہلے حیرت سے کشف کا سنجیدہ انداز دیکھ رہی تھی پھر اُس کی ساری بات سننے کے بعد بولی۔

بس دیکھ لیں کبھی غرور نہیں کیا۔ کشف نے گردن اکڑ کر کہا تو منہا ہنس پڑی۔

.. Novel Galaxy ..

کشف منہا سے بات کرنے کے بعد اپنے کالج کا کام کر رہی تھی جب سول بیگم دروازہ
نوک کرتی اندر آئی۔

کشف بات کرنی ہے تم سے۔ سول بیگم نے سنجیدگی سے کہا
جی امی کہے میں سن رہی ہوں۔ کشف نے کہا

تمہارے ڈیڈ نے تمہارا رشتہ طے کر لیا ہے اپنے کسی دوست سے۔ سول بیگم کی بات پہ
کشف کو لگا جیسے پورے گھر کی چھت اُس پہ آگری ہو۔

یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ؟ کشف کو اپنی آواز دور سے آتی محسوس ہوئی۔

وہی جو سنا تم نے واجب نے کہا تمہیں بتا دوں۔ سول بیگم نے کہا۔

آپ بنا میری مرضی جانے ایسا کیسے کر سکتے ہیں۔ کشف چیخ کر بولی۔

کشف سنبھالوں خود کو ماں ہوں تمہاری۔ سول بیگم ناگواری سے بولی۔

میں شادی نہیں کروں گی آپ ڈیڈ کو بتادے یہ بات۔ کشف اپنے چہرے پہ ہاتھ پھیرتی
بولی اُس کا دل گھبرانے لگا تھا موحد کے علاوہ کسی اور کے بارے میں سوچنا بھی اُس کے
لیے سوہانِ روح تھا۔

زبان دے رکھی ہے تمہارے ڈیڈ نے اس کی عزت پہ داغ مت آنے دینا۔ سول بیگم نے
دو ٹوک انداز میں کہا پھر وہ روکی نہیں تھی ان کے جانے کے بعد کمرے میں کشف کی
سسکیوں کی آوازیں گونجنے لگی جس کا سلسلہ ساری رات چلا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

بھائی آپ پریشان نہ ہو منہا اور حیا کو میں نے اپنی بیٹیاں ہی سمجھا ہے میں پاکستان جلد آنے
کی کوشش کروں گی پھر مل بیٹھ کر بات ہوگی۔ فاریہ مرزا نے تسلی آمیز لہجے میں کال پہ نور
احمد صاحب سے کہا

کیا بات ہوگی؟ نور احمد صاحب نے پوچھا۔

منہا تو ولید سے کچھ بڑی ہے اس لیے حیا کی طرف سے بے فکر ہو جاؤ میں حیا کا رشتہ ولید کے لیے مانگتی ہوں۔ فار یہ مرزانے بتایا تو نور احمد نے شکر بھر اسانس خارج کیا۔ میری فکر دور کردی غیروں سے اچھا ہے آپ کے پاس آجائے۔ نور احمد تشکرانہ لہجے میں کہا۔

بلکل مجھے تو حیا کو اپنی بہوں بنانے کا ارمان تھا پر بابا سائیں نے جو فیصلہ کیا تو خاموش رہی۔ فار یہ مرزانے مسکراتے کہا۔

کبھی کبھی بڑوں کا فیصلہ غلط ثابت ہو جاتا ہے نور احمد صاحب نے کہا۔

یہ تو ہے پر ہمیں بھی چاہیے اپنی اولاد کے بالغ ہونے کا انتظار کریں پھر ان کی رضامندی جان کر بات کریں ورنہ بعد میں ان کے دماغ میں بھی نیگیٹوٹی آ جاتی ہے فار یہ بیگم نے کہا۔

بات تو سہی کی بس تم جلدی کرو آنے کی میں اب کوئی تاخیر نہیں کرنا چاہتا بھائی صاحب کو بتانا چاہتا ہوں اگر ان سے رشتہ ختم ہوا تو دنیا میں باقی رشتوں پہ قال نہیں پڑی۔ نور احمد صاحب نے کہا تو فار یہ مرزا نے اپنے جلدی آنے کی تسلی دلا کر رابطہ ختم کیا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

ساری رات رونے کے بعد وہ بنانا شتہ کیے کالج آگئی تھی ایک دو سے موحد کا پوچھا جو شاید کلاس فیلو کے ساتھ اسائمنٹ بنا رہا تھا۔

بات کرنی ہے تم سے۔ کشف بنا کسی پہ توجہ دیئے موحد پہ سر پہ کھڑی ہو کر بولی موحد انکار کرنے والا تھا مگر حد سے زیادہ سرخ آنکھیں چہرے کے سنجیدہ تاثرات نے اُس کی بات سننے پہ مجبور کیا تبھی کھڑا ہو گیا کشف موحد کا ہاتھ تھامتی کالج کی بیک سائیڈ لیس آئی۔
موحد اپنے گھر والوں کو میرے رشتے کے لیے بھیجو۔ کشف کی بات پہ موحد نے ایسے دیکھا جیسے اُس کا دماغ چل گیا ہو۔

رشتہ کیوں؟ موحد سپاٹ لہجے میں بولا

موحد محبت کرتی ہوں میں تم سے ڈیڈ نے میرا رشتہ کسی اور سے طے کیا ہے پلیز تم رشتہ
بھیجو میں تمہارے علاوہ کسی اور کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی۔ کشف اس کی
شرٹ مٹھیوں میں جکڑتی بولی۔

میں تم سے پیار نہیں کرتا اور تمہیں بھی کہا ہے میرے بارے میں ایسے خیالات سوچنا بند
کردوں۔ موحد سفاکی سے بولا۔

موحد پلیز ایسے نہیں کرو تم بس میرا ساتھ دو محبت کا کیا ہے وہ بھی ہو جائے گی۔ کشف
موحد کا چہرہ ہاتھ کے پیالے میں بھرتی دیوانہ وار بولی۔

اسٹے اوے۔ موحد قدم پیچھے لیکر بولا کشف پتھرائی نظروں سے موحد کو دیکھنے لگی۔
موحد۔ کشف کے لب پھڑ پھڑائے۔

میں نہ کل تمہارے بارے میں سوچتا تھا اور آج ایسا سوچتا ہوں میرے دل میری زندگی میں تمہارے گنجائش نہیں یہ بات جتنی جلدی سمجھ جاؤ تمہارے لیے بہتر ہے۔ موحد بنا کشف کے آنسوؤ کی پرواہ کر تا بول کر چلی گئی کشف کے اندر چھناک سے کچھ ٹوٹا تھا اپنے بکھرے وجود کے ساتھ وہ نیچے بیٹھتی چلی گئی۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

گھر آنے کے بعد اُس کو پیغام ملا کہ صاحب اسٹڈی روم میں اُس کا انتظار کر رہے ہیں کشف کچھ کہنے سننے کی حالت میں تو نہیں تھی پر پھر بھی اسٹڈی روم میں آئی۔ بیٹھو۔ صاحب صاحب نے اس کو دیکھ کر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

اپنی ماں سے کیا کہاں ہے تم نے؟ صاحب صاحب نے رو عبد ارلہجے میں پوچھا۔ انہوں نے بتایا ہے تو میرے سے پوچھنے کا مطلب۔ کشف تلخ انداز میں بولی۔

انکار کی وجہ شیراز اپنے والدین کا اکلوتا بیٹا ہے پُرسا دولت طاقت حسن ہر نعمت سے مالا مال ہے اور کیا چاہیے تمہیں۔ واجب صاحب نے پوچھا۔

میں کسی اور کو چاہتی ہوں ڈیڈ۔ کشف سر جھکا کر مجرمانہ انداز میں بولی۔

کون ہے وہ؟ واجب صاحب نے جاننا چاہا۔

کالج میں پڑھتا ہے میرے موحد نام ہے اُس کا آپ ایک دفع اس سے مل لیں آپ کو پسند آجائے گا۔ کشف نے ایک اُمید سے کہا۔

پورا نام کیا ہے اُس کا کونسا بزنس ہے اُس کا؟ واجب صاحب نے ایک ساتھ سوال پوچھے۔

موحد یوسف پورا نام ہے بزنس نہیں ہے کوئی پڑھائی کے ساتھ جاب کرتا ہے والد کی وفات کچھ عرصہ پہلے ہو چکی ہے جس سے اب اپنی تین بہنوں اور ماں کا خیال وہی رکھتا ہے۔ کشف نے بتایا۔

تم کروڑوں روپے کی مالک ہو تمہیں کیا لگتا ہے ہم تمہارا رشتہ میڈل کلاس لڑکے سے کریں گے۔ واحب صاحب حقارت سے بولے۔

ڈیڈ وہ بہت اچھا اور ذمیدار انسان ہے آپ کو اس کا اسٹینڈرڈ دیکھنے کے بجائے میری خوشی دیکھنی چاہیے۔ کشف نے تڑپ کر کہا۔

بس بہت ہو گیا کشف میں نے اپنے دوست سے بات کی ہے ان کو آنے کا وقت بھی دیا ہے میڈل کلاس لڑکے بس امیر لڑکیوں کو جال میں پھنسا کر ان کی سار۔ دولت حاصل کر لیتے ہیں۔ واحب صاحب سنگدلی سے بولے۔

موحد ایسا نہیں ہے آپ ایک دفع مل تو لیں۔ کشف نے کہا۔

میں کہہ دیا نہ اب جاؤ یہاں سے اُمید ہے ایسا کوئی کام نہیں کروں گی جس سے میرا سر شرم سے جھک جائے۔ واحب صاحب دو ٹوک انداز میں بولے کشف اپنے آنسو پیتی اسٹڈی روم سے نکل گئی۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

عانیہ مرزا عمران مَلک کے ساتھ مُردہ دل لیے منہا کا ہاتھ مانگنے آئی تھی پر انہوں نے سوچ لیا تھا زیادہ دیر منہا کو اپنے گھر ٹکنے نہیں دے گی۔

ہم یہاں ایک خاص مقصد کے لیے آئے ہیں۔ عمران صاحب نے بات شروع کی۔
جی کہے۔ نور احمد صاحب نے خوش اسلوبی سے کہا۔

ہماری دلی خواہش ہے کہ ماہر اور منہا کا رشتہ جوڑ دیا جائے پہلے جو کچھ ہوا وہ قسمت کی بات تھی۔ عمران صاحب نے کہا نور احمد نے رخشندہ بیگم کی طرف دیکھا جن کے چہرے پہ رونق آگئی تھی۔

ہم سوچ کر جواب دے گے۔ نور احمد صاحب نے کہا۔

سوچنا کیا ہے ہم کونسا غیر ہیں۔ عانیہ مرزا نے کہا۔

پہلے جنہوں نے توڑا وہ بھی غیر نہیں تھے۔ رخشندہ بیگم نے جواب دیا۔

نعیم کو اگر منہا پسند نہیں تھی تو زبردستی تو اس کے گلے کا ہار نہیں بنایا جاسکتا تھا نہ۔ عانیہ مرزانے سر جھٹک کر کہا اُن کی بات کسی کو پسند نہیں آئی پر سب خاموش رہے۔

فار یہ بھی آرہی ہے پاکستان کشف کا بھی رشتہ ہم نے طے کر لیا ہے ہم چاہتے ہیں تینوں کی ایک ساتھ شادی ہو۔ نور احمد صاحب نے بتایا۔

جیسا آپ کو مناسب لگے۔ عانیہ مرزانے کہا۔

میں میٹھائی لیکر آتی ہوں۔ سول بیگم مسکرا کر کچن کی طرف چلی گئی۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

مبارک ہو میری بہن ماہر سے آپ کا رشتہ پکا ہو گیا۔ حیانے خوشی سے منہا کے گلے میں بانہیں ڈال کر کہا۔

کیا سچ میں ایسا ہو گیا ڈیڈمان گئے۔ منہا تعجب سے بولی اُس کو سب خواب سالگ رہا تھا سو فیصد سچ۔ حیانے چہک کر بتایا۔

اتنی جلدی کیا تھی سب کو۔ منہا نے افسوس سے کہا

جلدی کہاں ہیں یہ تو خوشی کی بات ہے۔ حیا نے مسکرا کر کہا۔

بلکل اچھا ہوا فار یہ نے ولید کے لیے تمہارا ہاتھ مانگ لیا۔ رخشندہ بیگم کمرے میں آتی بولی
تو حیا کی مسکراہٹ فورن سے سمٹ گئی۔

کیا مطلب میرا رشتہ حمزہ سے طے ہے ولید کہاں سے بیچ میں آگیا۔ حیا اپنی گھبراہٹ پہ قابو
پا کر بولی۔

شرم کرو تمہیں لگتا ہے منہا کے بعد ہمیں تمہیں اُس گھر بھیجے گے ہر گز نہیں ہمارا ان سے
اب کوئی تعلق نہیں۔ رخشندہ بیگم نفرت سے بولی

پر اس میں ہمارا کیا قصور۔ حیا نے کہا۔

بحث نہیں کرو اور خبردار جو کوئی آواز کی یا انکار کا سوچا بھی تو۔ رخشندہ بیگم نے بُری طرح
ڈپٹ کر کہا

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

حیا فورن سے کمرے میں آتی حمزہ کو کال کرنے لگی پر اُس کا نمبر مسلسل بند جا رہا تھا حیا کو ٹیشن ہونے لگی پورے گھنٹے لگا تا وہ کال کرتی رہی پر نمبر بند جا رہا تھا تھک ہار کر اپنا سر پکڑ کر وہ بیڈ پہ بیٹھ گئی۔

میرے خدا یا اب کیا ہو گا میں تو حمزہ کے نکاح میں ہوں اور گھر والے کسی اور سے نکاح کروانے کا سوچ رہے ہیں۔ حیا پریشانی سے اللہ کو مخاطب ہوئی۔

حمزہ کا فون کیوں بند ہے۔ حیا کشن زمین پہ پھینک کر بولی۔

کل بات ہو گی تو بتا دوں گی۔ حیا خود کو تسلی دینے لگی پر دل کو ایک پل سکون میسر نہیں ہو رہا تھا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

آج مسٹر اسحاق ظفر اور ان کی بیوی راحیلہ کشف کو انگھوٹی پہنانے آئے تھے۔

ماشاء اللہ بہت پیاری بچی ہے آپ کی راحیلہ بیگم نے کشف کو دیکھ کر کہا جو روبوٹ کی طرح بیٹھی ہوئی تھی۔

جی بس اللہ نصیب اچھا کریں۔ سول بیگم نے مسکرا کر کہا۔

ایسکیوز پلیز۔ کشف سنجیدگی سے کہتی وہاں سے اٹھ گئی۔

لگتا ہے شرمائی۔ راحیلہ بیگم نے اندازہ لگایا جس پہ سول بیگم زبردستی مسکراہٹ چہرے پہ سجا کر سر ہلایا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

صبح سے حیا کو اپنی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی تھی حمزہ کے آفس جا کر اُس کو پتا لگا کہ وہ کچھ دنوں سے آؤٹ آف کنٹری یہ بات حیا کے لیے کسی جھٹکے سے کم نہیں تھی ایسا پہلی بار ہوا تھا حمزہ بنا بتائے کہیں گیا تھا اب جب اُس کو زیادہ حمزہ کی ضرورت تھی وہ موجود نہیں تھا وہ

جو پہلے ہی پریشان تھی طبیعت خراب ہونے پہ کلینک آگئی تھی جہاں ایک اور نئی خبر اُس کی
منتظر تھی جو اس کے لیے کسی قیامت سے کم نہ تھی۔

کانگریس آپ ایکسیپٹ کر رہی ہیں۔ ڈاکٹر نجمہ نے کہا تو وہ گنگ سی ان کا چہرہ تکتے لگی
چہرے کے رنگ لٹھے مانند سفید ہو گیا تھا۔

آپ کو شاید کوئی غلط فہمی ہوئی ہوگی۔ حیا نے ماتھے سے ننھی بوندیں صاف کرتے ہوئے
کہا۔

پچیس سال کا تجربہ ہے میں ڈاکٹر ہوں رپورٹ آجائے گی تو آپ کو بھی یقین ہو جائے گا۔
ڈاکٹر نجمہ نے مسکرا کر کہا۔

گھر آکر حیا نے حمزہ سے رابطہ کیا مگر سب نے سودای میل پہ اُس بے ایک سب کچھ بتا دیا پر
سکون کی گھڑیاں جیسے چھین لی گئی تھی فاریہ مرزا کی آمد میں بھی چند دن رہ گئے تھے

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

امی آپ ڈیڈ سے بات کریں مجھے نہیں کرنی شادی۔ کشف نے التجاہ انداز میں سول بیگم سے کہا۔

کشف فضول کی ضد مت کرو جس کے لیے تم ماں باپ کے فیصلے پہ اختلاف کر رہی ہو اُس کے ساتھ رُل جانے کے علاوہ تمہیں کچھ حاصل نہیں ہو گا۔ سول بیگم نے سخت لہجے میں کہا

آپ لوگ ایک دفع مل تو لیں۔ کشف نے بے بسی سے کہا۔

وہ بھی تمہیں چاہتا ہے؟ سول بیگم نے جاننا چاہا جس پہ کشف کا سر نفی میں ہلا۔

تو ہم کیا کریں گے اُس سے مل کر۔ سول بیگم نے طنزیہ کہا۔

آپ راضی ہو جائے موحد میں راضی کرنا میرا کام ہے۔ کشف نے سنجیدگی سے کہا۔

کشف ہمیں سختی کرنے پہ مجبور مت کرو جو ہو رہا ہے اُس کو ہونے دو بھول جاؤ دوسرے لڑکے کو۔ سول بیگم اس کی بات سننے بنا بولی۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

کسی ہیں؟ ماہر نے مسکرا کر منہا سے پوچھا جو یونی کے گیٹ پہ کھڑی ساگر کا انتظار کر رہی تھی۔

آپ یہاں؟ منہا حیران ہو کر بولی۔

جی میں آپ کے ساتھ لنچ کا پروگرام بنایا ساگر کو بتا دیا ہے وہ نہیں آئے گا آپ کو لینے دوسرا یہ کے میں ماموں جاں سے اجازت لیں چکا ہوں۔ ماہر نے مسکرا کر ایک سانس میں سب بتا دیا جب سے منہا اُس کے ساتھ منسوب ہو گئی تھی اُس کو سب کچھ خوبصورت لگنے لگا تھا سرشار سی کیفیت ہر وقت اپنے اندر محسوس ہوتی تھی۔

ٹھیک ہے۔ منہا نے بس اتنا کہا۔

چلیں پھر۔ ماہر نے کہا پھر وہ اُس کے ساتھ گاڑی کی طرف آئی۔

بابا نے اجازت دے دی؟ منہا نے سوال کیا کیونکہ ان کے یہاں منگنی ہونے کے بعد جب تک شادی نہ ہو جائے لڑکا لڑکی کا ایک دوسرے سے ملنا معیوب سمجھا جاتا تھا۔

جی بلکل میں نے کہا اس انداز سے کہ وہ انکار نہیں کر پائے۔ ماہر نے جواب دیا۔

لنچ کا پروگرام کیوں بنایا آپ نے؟ منہا نے دوسرا سوال داغا۔

پوچھنا چاہتا تھا آپ رشتے سے خوش ہیں یا نہیں کیونکہ میں تو بہت خوش ہوں۔ ماہر نے مسکرا کر جواب دیا اُس کو منہا کا سوال کرنا اچھا لگ رہا تھا۔

اچھا۔ منہا اتنا کہہ کر خاموش ہو گئی۔

جی تو بتائے آپ خوش ہیں؟ ماہر نے ڈرائیونگ کرتے سوال پوچھا۔

جی میں خوش ہوں۔ منہا نے جواب دیا۔

خوش ہوئی جان کر۔

ایک سوال پوچھو؟ منہا نے اجازت چاہی۔

جی پوچھے۔

میں آپ سے دو سال چھوٹی ہوں پھر آپ مجھے آپ؛ کیوں کہتے ہیں؟ منہانے جاننا چاہا اُس کو یاد آیا نعیم بار بار اُس کو تم؛ کہہ کر مخاطب کر رہا تھا جب کی ماہر ہمیشہ آپ؛ کہہ کر احترام سے بات کرتا تھا۔

کیوں کی آپ ان کو کہتے ہیں جن کی آپ عزت کرتے ہیں اور یہ کہاں لکھا ہے جو آپ سے عمر میں بڑا ہو بس ان کو آپ کہہ کر مخاطب کیا جائے دل میں اگر کسی کی عزت ہو تو چاہے آپ سے کوئی چھوٹا ہی کیوں نہ ہو منہ سے ان کے لیے آپ ہی نکلتا ہے۔ ماہر نے آرام سے بتایا تو منہا مسکرا دی۔

باتیں اچھی کر لیتے ہیں آپ باتوں سے لوگوں کو آرام سے اپنی طرف راغب کرنے کا ہنر رکھتے ہیں۔ منہانے کہا

تو کیا میرا یہ ہنر آپ پہ بھی کام آگیا؟ ماہر نے شرارت سے اس کی جانب دیکھ کر کہا جس پہ
منہا مسکرا کر دوسرے طرف دیکھنے لگی پر ماہر کو اپنا جواب مل گیا تھا ریسٹورنٹ پہنچ کر ماہر
نے گاڑی روک کر منہا کی طرف آیا پھر دونوں اندر کی طرف بڑھے۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

محبت کا کتنا عجیب

رشتا ہے

دل تکلیف میں ہے

اور

تکلیف /

دینے والا دل میں

کشف نے آج موحد کو کال کی تھی جو پانچ چھ کالز کے بعد موحد نے ریسیو کر لی تھی تبھی کشف نے شعر پڑھا۔

کیوں بار بار کال کر رہی ہو؟ موحد نے بے زاریت سے پوچھا۔

تمہیں پتا ہے موحد میں نے ہمیشہ اپنے ہاتھ کی انگلی پہ تمہارے نام کی انگھوٹی پہننے کا سوچا تھا پر دیکھو میرے ہاتھ کی انگلی میں کسی اور کے نام کی انگھوٹی ہے۔ کشف نے ہاتھ میں پہنی انگھوٹی کو دیکھ کر اُداس مسکراہٹ سے بتایا۔

اچھی بات ہے۔ موحد بس اتنا بول پایا۔

تمہارے لیے اچھی بات ہوگی تم نے سوچا ہو گا جان چھوٹی پر موحد ایک بات بتادوں میں ہمیشہ تمہیں چاہوں گی میرا دل ہمیشہ تمہارا منتظر رہے گا۔ کشف نے کہا۔

زندگی میں آگے بڑھ جانا بھول جاؤ تمہاری زندگی میں کوئی موحد بھی تھا۔ موحد نے گہری سانس بھر کر کہا۔

تم میری زندگی میں کہاں تھے موحد وہ تو میں پاگل تھی جو تمہیں اپنی زندگی سمجھ
بیٹھی۔ کشف کے جواب پہ موحد کچھ بولنے کے قابل نہ رہا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

حیا ماؤف دماغ کے ساتھ ہاتھ میں رپورٹ تھامتی گھر میں داخل ہوئی تھی آج اُس کو
ہوسپٹل سے کال آئی تھی کے آکر اپنی رپورٹس لیں جائے جی کی اُس کی پریگنسی کی تھی
اور پوزیٹو آئی تھی یہ بات جان کر وہ سچ میں ماں بننے والی ہے اُس کا خون خشک ہو گیا تھا گھر
میں کسی کو پتا چل گیا تو کیا کہے کیا سوچے گے کیا ہو گا یہ باتیں سوچ سوچ کر اُس کا دل
گھبراہٹ کا شکار ہو گیا تھا رپورٹس کو چھپاتی وہ سیدھا کشف کے کمرے میں آئی جو کال پہ
بات کر رہی تھی وہ اس کنڈیشن میں نہیں تھی کچھ سمجھ پاتی پر بے دھیانی میں کشف کے
الفاظوں نے اس کی باتیں سننے پہ مجبور کر دیا۔

زندگی میں نہ ہمیں ہر چیز ملتی ہے پر ایک وقت ایسا آتا ہے کہ کوئی جان سے زیادہ پیارا
ہو جاتا ہے پھر اللہ وہ ہم سے چھین لیتا ہے یا دور کر دیتا ہے پھر ہماری ساری زندگی ایک اس

لاحاصل کی حسرت میں گزر جاتی ہے تم میری ہر دعاؤں میں شامل ہوتے ہو مجھے لگتا تھا تمہیں میری محبت نظر ضرور آئے گی پر تم نے مجھے موقف تک نہیں دیا میں خود کو ایسے بنا لیتی جیسا تم چاہتے ہو میں کبھی کوئی فرمائش نہ کرتی فاقے کی زندگی بھی تمہارے ساتھ ہنسی خوشی گزار لیتی پر تم نے مجھے موقع نہیں دیا ایک بار بھی نہیں۔ کشف روتے ہونے بولتی کال کاٹ کر پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی حیا اپنا غم تکلیف بھولاتی کشف کی طرف بڑھی۔

کشف سنبھالوں خود کو۔ حیا اس کو اپنے ساتھ لگاتی بولی

حیا میں بہت چاہتی ہوں اُس کو پلیز اُس کو کہو میری محبت قبول کر دے۔ کشف حیا کے ہاتھ تھامتی اُمید سے بولی۔

وہ تمہیں نہیں چاہتا اگر چاہتا تو کبھی تمہیں کسی اور کا ہوتا نہ دیکھتا۔ حیا نے سمجھانے کی خاطر کہا کشف خالی خالی نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی۔

حضرت علی رضہ

مولا علی رضہ فرماتے ہیں تم کسی کو چاہوں اور وہ تمہیں ٹھکرا دے تو یہ اُس کی بد نصیبی ہے
اُس کے بعد بھی اگر تم اُس کو زبردستی اپنا ناچاہوں تو یہ تمہارے نفس کی زلت ہے۔
حیا اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی بولی۔

میں کیا کروں اُس کو بھولنا میرے بس میں نہیں۔ کشف بے بسی سے بولی
صبر کر لوں اگر وہ تمہاری قسمت میں نہیں تو سمجھ لوں اللہ نے کچھ اور بہتر لکھا ہے اللہ کے
ہر کام میں مصلحت ہوتی ہے۔ حیا نے نرمی سے کہا تو پہلی دفع کشف کا دھیان اُس کے زرد
چہرے اور سو جھی آنکھوں کی طرف گیا۔

تمہیں کیا ہوا ہے چہرے کا رنگ پیلا کیوں ہو رہا ہے آنکھیں بھی لال ہو رہی ہیں۔ کشف
نے فکر مندی سے پوچھا جس پہ حیا زخمی مسکرا دی اور اُٹھ کر بنا کچھ کہے رپورٹس اُٹھا کر
کشف کی طرف بڑھائی کشف نا سمجھی سے اس کو دیکھ کر رپورٹس پاتھ میں لیکر کھول کر
دیکھنے لگی جیسے جیسے دیکھتی گئی اُس کی آنکھیں پھٹنے کی حد تک کھل گئی۔

یہ کیا حماقت کر ڈالی تم نے۔ کشف نے غصے سے رپورٹس اُس کی طرف پھینک کر کہا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

حمزہ کا ایک ہفتے سے موبائل سوئچ آف ہے نعیم بھائی کے انکار پہ ڈیڈ نے میرا رشتہ دینے سے بھی انکار کیا یہ بات حمزہ کو پتا بھی ہے یا نہیں میں نہیں جانتی ہر طریقے سے حمزہ سے رابطہ کرنا چاہا پر کوئی فائدہ نہیں ہوا ڈیڈ نے میرا رشتہ ولید سے طے کر لیا ہے کل پڑسو وہ آرہے ہیں ہم تینوں کی شادی ایک ساتھ کرنے کا منصوبہ بنایا گیا ہے مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا میں کیا کروں۔ حیا نے روتے ہوئے سارا کچھ بتا دیا۔

دماغ درست ہے اب کیا نکاح کے اُپر نکاح کرو گی اور یہ بچہ جو تمہارے پیٹ میں ہے کون یقین کرے گا جائز ہے یہ گھر میں اگر کسی کو پتا لگ گیا تو سوچا ہے کیا قیامت آجائے گی تمہیں ضرورت کیا تھی خوفیہ نکاح کرنے کی ایک تو گھر والوں سے چھپ کر حمزہ سے روز ملا کرتی تھی اب یہ افف اللہ۔ کشف ایک سانس میں کہتی اُس کو دیکھنے لگی جو رونے مصروف تھی۔

حیاتم پریشان نہیں ہو رہی پورٹس میں اپنے پاس رکھتی ہوں ابھی کسی کو نہیں بتانا آج نہیں تو کل حمزہ خود رابطہ کر لیں گا کہیں بڑی ہو گا اُس کو جب سب پتا لگے گا تو خود ہینڈل کر لیں گا۔ کشف نے ابھی کی تسلی آمیز لہجے میں کہا جس پہ حیا مطمئن نہیں ہوئی اُس کا دل کسی انہونی کے احساس سے دھڑک رہا تھا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

موحد کیا بات ہے آجکل پریشان رہتے ہو؟ صائمہ باہر صحن میں چارپائی پہ موحد کو خاموش بیٹھا دیکھا تو کہا۔

کچھ نہیں آپا بس ایسے ہی۔ موحد نے مسکرا کر ٹالنے کی کوشش کی۔

بڑی بہن ہوں اگر کوئی بات ہے تو مجھے بتا سکتے ہو۔ صائمہ نے گریدہ۔

ایسی تو کوئی بات نہیں بس اسکا لرشپ کے لیے کچھ پریشان ہوں۔ موحد نے بہانا بنایا۔

اسکا لرشپ کے لیے کیوں پریشان ہوا اگر سلیکشن نہ بھی ہوئی تمہاری تو خیر ہے ہمارا اچھا گُزر بسر تو ہو رہا ہے نہ جو تم پارٹ ٹائم جاب کرتے ہو کالج کی فیس بھی تو ہو جاتی ہے۔
صائمہ نے مسکرا کر اُس کو رلیکس کرنا چاہا۔

آپا ساری زندگی ایسا تو نہیں چلتا رہے گا نہ امی آپ کی اور آپا حائمہ کی شادی کے لیے پریشان رہتی ہیں اگر میں اسکا لرشپ پہ جرمنی میں پڑھائی کروں گا تو اچھی جاب کے چانسز ہیں اور اب تو عروسہ کا بھی کالج میں داخلہ ہونا ہے۔ موحد نے گہری سانس بھر کر کہا
خود کو ہماری وجہ سے ہلکان مت کرو اپنے لیے بھی سوچا کرو زندگی تو تم بس ہمارے لیے جی رہے ہو کبھی کبھی مجھے شرمناک ہوتی ہے کہ چھوٹی سی عمر میں تم پہ اتنی ذمیداریاں آگئی ہے۔ صائمہ نے دُکھ سے کہا۔

ایسا نہیں آپ ایسا سوچے بھی نہیں شرمندگی کسی اس گھر میں مرد میں ہوں مجھے ہی سب دیکھنا ہے آپ لوگوں کا خیال کرنا میرا فرض اور آپ لوگوں کا مجھے پہ حق ہے میں کوئی

انوکھا کام نہیں کر رہا ویسے بھی آپ اور آپا می بھی تو جاب کرتی ہیں نہ۔ موحد نے
رسانیت سے کہا

دیکھنا اللہ تم اَجَر ضرور دے گا جو تم کر رہے ہو اتنا کوئی نہیں کرتا۔ صائمہ نے اس کے
بالوں میں پاتھ پھیر کر کہا جس پہ موحد نے بس مسکرا نے پہ اکتفا کیا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

فار یہ مرزا پاکستان آگئی تھی ولید کے ساتھ شادی کی تیاریاں شروع ہو چکی تھی کشف نے
کسی بھی کام میں ہاتھ نہیں بٹایا تھا خود کو بس کمرے کی حد تک محدود کر لیا تھا حیا کا بھی یہی
حال تھا کسی کو اُس کی حالت پہ شک نہ ہو اس لیے وہ باہر نہیں جاتی تھی منہا جب کی ہر کام
میں حصہ لیں رہی تھی کاموں میں وہ اس طرح اُلجھی ہوئی تھی کہ اُس کو کشف اور حیا کی
اُداسی کو محسوس کرنے کا بھی وقت نہیں ملا تھا۔

دنیا کی اور بات ہے دنیا تو غیر ہے

ہوتی ہے اپنے آپ سے وحشت کبھی کبھی

حیا کھڑکی کے پاس کھڑی آسمان کی طرف نگاہ ڈکائے بیٹھی تھی آج بہت دن ہو گئے تھے
حمزہ سے رابطہ نہیں ہوا تھا ایسا پہلی بار ہوا تھا۔

کہاں ہو تم حمزہ مجھے ضرورت ہے تمہاری۔ حیا تحلیل میں آنکھیں میچ کر حمزہ سے مخاطب
ہوئی۔

حیا۔ رخشندہ بیگم کمرے میں آکر آواز دی تو حیا نے فوراً سے اپنی آنکھیں صاف کی۔

جی امی۔ حیا نے پوچھا

ولید کے ساتھ شاپنگ پہ جانا ہے تیار ہو جاؤ۔ رخشندہ بیگم نے کہا

سب کچھ طے کر لیا ہے تو یہ شاپنگ بھی خود کر لیں مجھے ان سب میں دلچسپی نہیں۔ حیا نے
بے رخی سے کہا

ٹون ٹھیک کرو اپنی ماں ہوں تمہاری۔ رخشندہ بیگم کو حیا کا انداز نہیں بھایا۔

آپ لوگوں نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا ساری زندگی مجھے حمزہ کے خواب دیکھائے اور اب ایسا کر رہے ہیں اگر یہی کرنا تھا تو بچپن میں ہمارا رشتہ طے کیوں کیا۔ حیا پھٹ پڑی۔ کچھ غلط نہیں کیا جن لوگوں نے تمہاری بہن کو ٹھکرایا اب بھی تم کہہ رہی ہو رشتہ کیوں توڑا بہن سے زیادہ حمزہ ضروری ہو گیا تمہیں۔ رخشندہ بیگم نے سخت لہجے میں کہا۔ مجھے کہیں نہیں جانا اکیلے رہنا چاہتی ہوں۔ حیا نے اپنا رخ دوسری طرف کر کے کہا رخشندہ بیگم اس کو دیکھتی باہر چلی گئی۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

دو دن بعد حیا کی مہندی ہے حمزہ کا پتا کیوں نہیں لگواتے اگر حیا کی شادی ہو گئی تو حمزہ پوری دنیا کو آگ لگا دے گا۔ ہما بیگم نے پریشان لہجے میں سعید مرزا سے کہا۔

خود لا پرواہ ہو گیا ہے اپنے بھائی کی طرح تو میں کیا کر سکتا ہوں گیا ہو گا اپنی آفس کی کسی میٹنگ میں فون اُس کا بند ہے دوستوں میں کسی کو پتا نہیں میں اب کیا کروں پھر۔ سعید مرزانے جواب دیا۔

آپ کو اپنے بھائی سے بات کرنی چاہیے تھی حیا کا رشتہ کیسے توڑ سکتے تھے وہ حمزہ سے۔ ہما بیگم نے کہا۔

ویسے ہی جیسے تمہارے بیٹے نے توڑا۔ سعید مرزانے طنزیہ کہا۔

حمزہ کی بات الگ ہے وہ بہت چاہتا ہے حیا کو۔ ہما بیگم فکر مندی سی بولی۔

کوشش کرتا ہوں کہاں گیا ہوا ہے خبر ملے گی تو خود چلا آئے گا بس حیا کا نام کسی اور سے جوڑا گیا ہے یہ بات اُس کو پتا چلیں۔ سعید مرزانے پُر سوچ انداز میں کہا حیا کے لیے حمزہ کی دیوانگی سے وہ بچپن سے واقف تھے۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

منہا کو آج ماہر کے ساتھ مال جانا تھا وہ تیار ہوتی خود کو آئینہ میں دیکھا گلابی کلر کے پرنٹڈ سوٹ میں وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی بالوں کا جوڑا بنایا ہوا تھا چہرے جب کی میک اپ سے پاک تھا منہا مسکراتی بیڈ کی طرف آئی بیڈ سے اپنی چادر اٹھاتی اچھے سے پہن کر باہر آئی جہاں ماہر پہلے سے موجود اُس کا انتظار کر رہا تھا۔

ٹھیک ہے ماما جان اب ہم چلتے ہیں۔ ماہر نے مسکراتی نظر منہا پہ ڈال کر رخنشہ بیگم سے کہا۔

خیر سے جا بیٹا۔ رخنشہ بیگم نے مسکرا کر کہا

بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔ ماہر نے باہر آ کر مسکرا کر کہا۔

شکریہ۔ منہا نے چہرہ جھکا کر کہا۔

آج تو ہم سارا دن ایک ساتھ ہو گے۔ ماہر نے گاڑی کا ڈور اوپن کر کے مزے سے بتایا۔

بس شاپنگ اُس سے زیادہ نہیں۔ منہا نے اُس کے ارمانوں پہ پانی پھیرا۔

جی نہیں پہلے شاپنگ اُس کے بعد دیر ہو جائے گی تو ہم ڈنر کریں گے پھر آئس کریم اُس کے بعد واپسی کا سوچا جاسکتا ہے۔ ماہر نے سوچنے کی ایکٹنگ کرتے کہا۔

اُس کے بعد بھی سوچا جاسکتا ہے۔ منہا حیرت سے بولی۔

یس۔ ماہر نے تابیداری سے سر ہلایا تو منہا بس اُس کو دیکھتی رہ گئی۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

کشف نے موحد کو کال کرنا چاہا جیسے ہی اُس نے کال ملائی تو پتا لگا اُس کا نمبر بلاک کیا گیا تھا کشف کے چہرے پہ طنزیہ مسکراہٹ آگئی تھی آج اُس نے اپنی زندگی پہ ایک کہانی لکھنے کا سوچا تھا کل اُس کی مہندی کا دن تھا اس کے لاکھ احتجاج کے باوجود کسی نے اُس کی نہیں سنی تھی تو اُس نے بھی منہ پہ قفل ڈال دیا تھا۔

دل منتظر میرا

کشف نے ٹائٹل لکھا پھر موحد سے پہلی ملاقات سے لیکر جتنا ہو سکتا تھا اتنا لکھا اس بات سے انجان کے مستقبل میں یہ کہانی ایک مشہور ناول کا خطاب حاصل کرنے والی تھی۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

حیا نے آج دوائی نہیں کھائی تھی مہندی کی تیاریاں زور شور سے شروع تھی سارا وقت لڑکیاں اُس کے ارد گرد تھی جس سے اُس کو دوائی کھانے کا وقت نہیں ملا تھا اب اس کو اپنی طبیعت میں بو جھل پن محسوس ہو رہا تھا وہ آرام کرنا چاہتی تھی مگر رخشندہ بیگم اور سول بیگم کچھ عورتوں کو ساتھ آکر ان تینوں کو باہر لے جانے لگی مہندی کا فنکشن گھر کے بڑے سے لان میں کیا گیا تھا۔

پہلے منہا کی رسم ہونی تھی اُس کے بعد حیا پھر کشف منہا کو ماہر کے ساتھ بیٹھایا گیا سر پہ بڑا سا ڈوپٹہ تھا جس سے اُس کا چہرہ نظر نہیں آ رہا تھا۔

پردہ کیوں لگایا ہوا ہے مجھے دیکھنا تھا آپ کو۔ ماہر نے سرگوشی نما آواز میں منہا سے کہا منہا کے ہاتھوں میں پسینا آگیا تھا اُس کو سمجھ نہیں آیا کیا جواب دے سب کی موجودگی میں اس لیے خاموش رہنے میں عافیت جانی۔

حیا خاموش سی ولید کے پہلوں میں بیٹھی تھی ولید کافی خوش نظر آ رہا تھا اُس کے برعکس تیسری طرف جہاں کشف مورت کی مانند بیٹھی ہوئی تھی شیراز کو بھی دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی نے زبردستی بیٹھایا ہوا تھا۔ حیا کو گھبراہٹ ہونے لگی تھی سر پہ اتنا بڑا ڈوپٹہ ہونے کی وجہ سے سانس لینے میں مشکل ہو رہی تھی چہرہ پورا پسینے سے نہایا ہوا تھا منہا کے بعد جب حیا کی طرف سب آئے تو حیا کا دم گھٹنے لگا فاریہ مرزا نے موتی چور کالڈ واس کے منہ میں ڈالا تو حیا کو دو میٹنگ ہونے لگی بڑی مشکل سے اس نے ہضم کیا تھا۔

مجھے کمرے میں جانا ہے۔ کشف کی رسم ہو رہی تھی جب حیا نے گہرے سانس بھرتے رخشندہ بیگم سے کہا ان کو بھی حیا کی حالت سہی نہیں لگی تو اندر لے جانے لگی مگر حیا جیسے ہی کھڑی ہوئی اُس کا سر بُری طرح چکرایا جس سے وہ زمین بوس ہوئی۔

سب مہمانوں میں ہلچل مچ گئی تھی رخشندہ بیگم پریشان سی حیا کو ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگی نور احمد صاحب کو پتہ لگا تو وہ حیا کو اٹھاتے گھر کی طرف آئے۔

ڈاکٹر کو فون کرو۔ نور احمد صاحب نے پاس کھڑے ساگر سے کہا تو وہ سر ہلانے لگا۔

مہمانوں سے معذرت کر لوں فنکشن ختم ہو گیا۔ نور احمد صاحب نے پریشان کھڑی رخشندہ بیگم سے کہا جس پہ وہ لان کی طرف بڑھ گئی۔

پریشان نہیں ہو کھانا نہ کھانے کی وجہ سے کمزوری ہوئی ہوگی۔ فاریہ مرزا نے رخشندہ بیگم کو تسلی کروانی چاہی۔

موم ڈیڈ کی کال ہے ولید نے فاریہ مرزا سے کہا بزنس کی وجہ سے وہ اپنے بیٹے کی شادی پہ بھی نہیں آ سکے تھے۔

میں آتی ہوں۔ فاریہ مرزا ان سے معذرت کرتی اپنے کمرے میں گئی ولید بھی ان کے ساتھ گیا ڈاکٹر بھی آگئی تھی اب سول بیگم رخشندہ بیگم منہا سب ڈاکٹر کے ساتھ کمرے

میں تھیں کشف نے خود کو کمرے میں بند کر لیا تھا جب کی نور احمد صاحب صاحب صاحب
باہر کھڑے تھے ساگر کسی کام سے نکل گیا تھا۔

ٹیشن کی کوئی بات نہیں پر یکنسی میں ایسا ہوتا رہتا ہے پر یہ بہت ویک ہیں ان کا بہت سارا
خیال رکھنا ہے ورنہ بچے کو نقصان ہو سکتا ہے۔ ڈاکٹر نے چیک اپ کرنے کے بعد کہا ان کی
بات پہ ان تینوں کے چہرے کے رنگ پل بھر میں اڑا تھا۔
پریگنٹ؟ رخشندہ بیگم کو اپنے کانوں پہ یقین نہیں آیا۔

جی میں کچھ سیمپلز لکھ کے دے رہی ہو اور پلینز ان کا منتہلی چیک اپ کروانے ہو سپٹل آیا
کریں ان کے شوہر سے کہیے گا کیونکہ اس کنڈیشن میں ان کو اپنی بیوی کا خیال رکھنا بے حد
ضروری ہے۔ ڈاکٹر کی یہ بات باہر کھڑے نور احمد صاحب اور صاحب پہ بھی بجلی
بن کر گری تھی دروازے آدھا کھلا ہونے کی وجہ سے وہ با آسانی سے سب کچھ جان گئے
تھے۔

رخشندہ بیگم نے دیوار کا سہارا لیا منہا نے فورن سے ان کو کندھوں سے تھاما۔

آدھے گھنٹے بعد حیا کو ہوش آیا تھا وہ تینوں ابھی تک ویسے ہی اسٹل بن کر کھڑے تھے ان کے چہروں کو دیکھ کر حیا کو کسی انہونی کا احساس ہوا۔ رخشندہ بیگم نے اُس کو ہوش میں آتا دیکھا تو آگے بھر کر ایک زوردار تھپڑ اُس کے نازک گال پہ جڑ دیا منہا نے بے ساختہ اپنے منہ پہ ہاتھ رکھ دیا جب کی حیا کو پتا لگ گیا کہ وہ سب جان گئے ہیں۔

رخشندہ بیگم نے تھپڑوں سے حیا کا چہرہ لال کر دیا تھا سب لوگ خاموش تماشا بن کر بس ان کو دیکھ رہے تھے۔

یہ دیکھانے کو پیدا ہوئی تھی تم مریوں نہیں جاتی حیا زہ خیال نہیں آیا اتنا بڑا گناہ کرتے وقت بتاؤ مجھے کس کا ناجائز خون ہے یہ۔ رخشندہ بیگم غصے اور غم سے ہانپتی ہوئی بولی حیا جو خاموشی سے ان کی مار کھا رہی تھی ناجائز خون پہ تڑپ کر اپنا سر اٹھایا تھا۔

ناجائز نہیں ہے جائزہ ہے۔ حیا روتے ہوئے بولی

چٹاخ

چٹاخ۔

رخشندہ نے ایک بار نہیں بار بار اس کے چہرے پہ تھپڑ مارے۔

شرم نہیں آتی ابھی بھی جھوٹ بول رہی ہو۔ رخشندہ بیگم پاگل ہونے کے درپہ تھی منہا ایک سائیڈ پہ کھڑی رونے میں مصروف تھی سول بیگم کو سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیسے رخشندہ بیگم کو روکے جو حیا کی حالت کا سوچے بنا اُس کو مارے جا رہی تھی نور احمد صاحب اور صاحب صاحب شرمندگی سے اپنا سر جھکا کر باہر چلے گئے تھے جب کی کشف کو خود کا ہوش تک نہیں تھا۔

جھوٹ نہیں سچ ہے یہ میرا اور حمزہ کا بچہ ہے۔ حیا اتنا بتاتی پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی سب کو جیسے حیا کی بات پہ سانپ سونگھ گیا تھا کیا بکواس ہے یہ؟ رخشندہ بیگم چلا کر بولی۔

میں نے حمزہ کے کہنے پہ اُس سے خوفیہ نکاح کیا تھا ہمیں کیا پتا تھا ہمارے نام ایک ساتھ منسوب کر کے آپ لوگ ایک بات کو اپنی انا کا مسئلہ بنا کر ہمارا بچپن سے جوڑا رشتہ ختم کر دے گے۔ حیا ہڈیاتی انداز میں چیختی بولی۔

منہا اپنی لال ہوتی آنکھوں سے اس کو دیکھ کر باہر نکل گئی سول بیگم دونوں کو اکیلا چھوڑتی باہر نکل گئی۔

کیسے مان لوں تم سچ بول رہی ہو یہ بچہ ناجائز نہیں بلکہ جائز ہے۔ رخشندہ بیگم سر دلہے میں بولی حیا کے چہرے پہ اپنی ماں کی بات پہ زخمی مسکراہٹ آگئی۔

مجھ پہ نا سہمی اپنی تربیت پہ بھروسہ کیا ہوتا آپ کو میرے پہ یقین نہیں تو کشف سے پوچھ لیں حمزہ اور میرے سوا وہ جانتی ہیں۔ حیا بہتے آنسوؤں کے درمیان بولی۔

ہماری تربیت یہ بھی نہیں تھی کے خوفیہ نکاح کرو اتنی آگ لگی تھی دونوں میں تو ہم سے کہا ہوتا کر دیتے شادی دونوں کی۔ رخشندہ بیگم زہر خند لہجے میں بولی حیا نے اپنا سر جھکا دیا اُس کو جوڑ جوڑ میں درد محسوس ہو رہا تھا چہرہ الگ سے جل رہا تھا اُن سب کے علاوہ شنگر کی

دوری نہ اس کے رہے سہے اوسان خطا کر دیئے تھے جو جانے کہاں غائب تھے حمزہ کا خیال آتے ہی حیا کو اپنے سینے پہ تکلیف محسوس ہونے لگی۔ رخشندہ بیگم ایک غصیلے نظر اُس پہ ڈال کر چلی گئی تھی۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

سب لوگ لاؤنج میں سر جھکا کر بیٹھے تھے رخشندہ بیگم نے ان کو ساری بات بتادی تھی فار یہ مرزا ولید بھی یہ بات جان گئے تھے مگر خاموش تھے جب کی عانیہ مرزا کے چہرے پہ طنز یہ مسکراہٹ تھی۔

کشف کو لیکر آؤ۔ نور احمد صاحب نے سنجیدگی سے کہا۔

میں بات کرتی ہوں اُس سے آپ کا بات کرنا ٹھیک نہیں۔ رخشندہ بیگم سپاٹ انداز میں کہتی کشف کے کمرے میں گئی۔

بات کرنی ہے تم سے کیا تمہیں پتا تھا حیا کے نکاح کا؟ رخشندہ بیگم کمرے میں آتی سپاٹ انداز میں سیدھا سوال کیا کشف جو اپنے خیالوں میں تھی رخشندہ بیگم کی آواز پہ چونک کر ان کی طرف دیکھا۔

نکاح کا پتا تھا تمہیں۔ رخشندہ بیگم نے دوبارہ سے اپنی بات پہ زور دے کر کہا کشف نے غور سے ان کی طرف دیکھا حیا کا بے ہوش ہونا یاد آیا تو وارڈروب کی طرف آکر ان میں سے نکاح کی کاپی اور پریگنسی کی رپورٹس رخشندہ بیگم کی طرف بڑھائی۔

اچھا نہیں کیا تمہیں ہمیں بتانا چاہیے تھا کم از کم آج جو ہماری بدنامی ہوئی ہے اُس سے تو بچ جاتے۔ رخشندہ بیگم نے سخت لہجے میں کہا۔

اگر فیصلہ کرتے وقت اپنی اولاد کی خوشیوں کا بھی سوچ لیں تو ان کے ارمان بھی چکنا چور ہونے سے بچ جاتے۔ کشف نے جواب دیا تو رخشندہ بیگم باہر نکل گئی کشف نے سرد سانس بھر کر بیڈ پہ بیٹھ گئی۔

میں بہت شرمندہ ہوں آپ سے۔ نور احمد صاحب نے سر جھکا کر ندامت سے کہا۔

شرمندہ مت ہو بھائی ہمیں حیا سے پوچھ لینا چاہیے تھا۔ فاریہ مرزانے کہا
اگر دونوں کا نکاح ہو گیا ہے تو حمزہ نے کوئی ایکشن کیوں نہیں لیا اُس نے بتایا کیوں نہیں حیا
سے وہ پہلے نکاح کر چکا ہے۔ ولید نے غصے سے کہا۔

یہی تو میں بھی سوچ رہی ہوں حمزہ تو اپنی چیزوں کے لیے بہت پوزیسیور ہنے والا انسان ہے
تو اب بات تو اپنی منکوحہ کی تھی تو کیسے خاموش رہا۔ سول بیگم نے اُلجھ کر کہا۔
حمزہ تو ایک ماہ سے یہاں نہیں ہے چچا جان خود اُس کو ڈھونڈ رہے ہیں۔ ساگر نے سنجیدگی
سے بتایا۔

اب حمزہ کو بلا کر بیٹی کی رخصتی کر دو یا ابھی بھیج دو اُس کو جو کارنامہ سرانجام دیا ہے ان
دونوں نے کسی کو منہ دیکھانے کے قابل نہیں چھوڑا۔ عانیہ مرزانے زہر خند لہجے میں کہا۔
موم۔ ماہر نے تنبیہ کی۔ جس پہ عانیہ مرزانے منہ کے زاویے بگاڑے۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

حمزہ کہاں ہے؟ نور احمد صاحب سعید مرزا کے گھر آکر سنجیدگی سے بولے۔

حمزہ کسی کام سے باہر ہے تم اندر بیٹھو۔ سعید مرزا نے آرام سے جواب دیا۔

جہاں بھی ہے اُس کو کہو اپنی منکوحہ کو لیکر جہاں دفع ہونا ہے ہو جائے تمہارے دونوں

بیٹوں نے ہمیں کہیں کا نہیں چھوڑا۔ نور احمد صاحب تیز آواز میں بولے۔

کیا بات کر رہے ہو مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔ سعید مرزا واقع میں نہیں سمجھے۔

حمزہ کو بتادے سب جانتا اور سمجھتا ہے۔ نور احمد نے طنزیہ کہا

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

فارہ مرزا ولید کے ساتھ واپس چلی گئی تھی منہا اور کشف کی شادی سادگی میں اب طے پائی تھی جس کا فرق دونوں کو نہیں پڑا منہا کچھ ڈیلے کرنا چاہتی تھی شادی کو پر کسی نے نہیں سنی اُس کی بات آج دونوں کا نکاح تھا تقریب میں بس کچھ جاننے والوں کو بلایا گیا تھا۔

پہلے منہا کا نکاح ہوا اُس کے بعد کشف کا نکاح کے پیپر ز میں سائن کرتے وقت کتنے ہی آنسو اُس کی آنکھوں سے بہہ نکلے تھے آج وہ پوری طرح سے کسی اور کی ہو چکی تھی موحد کو پانے کی جو ایک اُمنگ تھی وہ بھی دَم توڑ گئی تھی۔

وہ کوئی عام شخص تو نہیں ہو سکتا

جس کو ہم اپنا کہیں، عشق کرین، رو پڑیں

رخصتی کا وقت ہوا تو کشف بنا و احب صاحب سے ملے گاڑی میں بیٹھ گئی تھی و احب صاحب کو بہت دُکھ ہوا سو مل بیگم نے کوشش کی بات کرنے کی پر کشف نے جواب نہیں دیا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

جب سے گھر میں سب کو پتا لگ گیا تھا حیا کمرے سے باہر نہیں نکلتی تھی اور نہ کوئی اس کو کہتا تھا ملازم کھانا وقت پہ اُس کو دے جایا کرتی تھی جو وہ کبھی کبھی اپنے بچے کا سوچ کر کھالیا کرتی تھی آج پورے دو ماہ ہو گئے تھے پر حمزہ کا کچھ اتا پتا نہیں تھا۔

میں معاف نہیں کروں گی تمہیں حمزہ کبھی بھی نہیں۔ حیا بیدردی سے اپنے آنسو صاف کرتی بڑبڑائی۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

منہا ڈیپ کلر کا لہنگا پہنے نفاست سے چہرے پہ میک اپ کیے بہت خوبصورت لگ رہی تھی ماہر کی بہنوں نے اُس کو ماہر کے کمرے میں بیٹھا کر باہر نکل گئی تھی پورے کمرے میں گلاب کے پھولوں کی خوشبوں بسی ہوئی تھی جو ماحول کو خوابناک بنا رہی تھی منہا بیس منٹ سے ماہر کا انتظار کر رہی تھی پر ابھی تک ماہر نہیں آیا تھا۔

چرر۔

دروازہ کھلنے کی آواز پہ منہاسمٹ کر بیٹھ گئی ماہر مسکراتا بیڈ کے پاس آیا۔

میرا آپ کو اپنا بنانے کا خواب پورا ہو گیا میں آپ کو یہاں اپنے کمرے پورے حق کے ساتھ بیٹھا دیکھ کر جو خوشی محسوس کر رہا ہوں وہ میں بتا نہیں سکتا۔ ماہر منہاسمٹ کے چہرے سے ڈوپٹہ ہٹا کر اس کا خوبصورت چہرہ دیکھ کر مسکرا کر کہا۔

آپ نہ بھی بتائے تو آپ کا چہرہ ساری داستان بیان کر رہا ہے۔ منہاسمٹ نے چہرہ جھکا کر آہستہ سے کہا۔

اور کیا بتا رہا ہے میرا چہرہ؟ ماہر منہاسمٹ کے حنائی والے ہاتھ تھام کر بولا۔
بس یہی۔ منہاسمٹ پٹا کر بولی۔

میں بتاتا ہوں آپ کو اپنے دل کا حال جو پہلے آپ کو کسی اور کے ہونے کا سوچ کر تڑپ رہا تھا۔ ماہر نے منہاسمٹ کو اپنے ساتھ لگا کر کہا۔

پُرانی باتوں کا کیا ذکر اب تو میں آپ کی ہوں۔ منہا مسکرا کر کہا ماہر اس کی مسکراہٹ پہ صدقے داری ہوا تھا جھک کر اُس کے ماتھے پہ عقیدت بھرا لمس چھوڑا منہا نے سکون سے آنکھیں بند کر کے کھولی۔

بہت خوبصورت لگ رہی ہیں آپ۔ ماہر نے ڈرار سے ایک مخملی کیس نکال کر کہا۔ یہ کیا کر رہے ہیں؟ منہا نے ماہر کے ہاتھ پیروں پہ محسوس کیا تو کہا۔

دے تو سہی پتالگ جائے گا۔ ماہر نے مسکرا کر کہا پھر لہنگا کچھ اُپر کر کے اس کو پاؤں میں پازیب پہنائی۔

بہت خوبصورت یہ تو۔ منہا نے مسکرا کر پازیب پہ ہاتھ پھیر کر کہا۔

آپ کے پیر میں موجود ہے تبھی لگ رہی ہے۔ ماہر کے جواب پہ منہا کا چہرہ سرخ انار ہوا ماہر مبہوت سا اُس کو دیکھتا رہا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

کشف کو کچھ رسموں کے بعد کمرے میں لایا گیا تھا۔

تم یہاں بیٹھو شیراز بس آتا ہو گا۔ مسز اسحاق نے مسکرا کر کہا کشف نے بس سر ہلانے پہ اکتفا کیا ان کے جانے کے بعد شیراز کمرے میں آیا۔

یہاں کیا کر رہی ہو؟ شیراز اُس کے سر پہ کھڑا ہوتا تیز آواز میں بولا کشف نے چہرہ اٹھا کر سامنے کھڑے شخص کو دیکھا جس کے ساتھ کچھ پل پہلے نکاح ہوا تھا اب اُس کی بیوی بن کر یہاں موجود تھی اور سامنے والا کیا سوال پوچھ رہا تھا۔

میں تم سے پوچھ رہا ہوں۔ شیراز نے اپنا ہاتھ اُس کے چہرے کے سامنے لہرایا جواب میں کشف بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

مجھے یہاں آپ کی والدہ چھوڑ گئی ہیں آپ ان سے پوچھ لیں مجھے یہاں کیا کرنے لیے چھوڑا ہے۔ اگر سامنے والا لحاظ نہیں کر رہا تھا تو کشف نے بھی عزت دینا ضروری نہیں سمجھا۔

زبان چلاتی ہو۔ شیراز اس کے جواب پہ غصے اس کو تھپڑ مارنا چاہا جو کشف نے بیچ میں ہی پکڑ لیا۔

میں یہاں آپ کی بیوی کی حیثیت سے ہوں ملازم کی حیثیت سے نہیں اس لیے دوبارہ مجھ پہ ہاتھ اٹھانے کی زحمت مت کریئے گا کشف مرزا نام ہے میرا ایزی مت لیجئے گا۔ کشف اس کا ہاتھ چھوڑتی وارن کرنے والے انداز میں بولی شیراز تو اس کو دیکھتا رہ گیا جو چہرے سے معصوم نظر آرہی تھی مگر لگ رہا تھا جیسے معصومیت اس کو چھو کر بھی نہیں گزری تھی یہ میرا بیڈ میرا کمرہ ہے تمہیں یہاں رہنا ہے تو صوفے پہ رہنا ہو گا۔ شیراز اپنی شیروانی کے بٹن کھولتا بولا۔

بیوی ہونے کے ناطے اب یہ کمرہ یہ بیڈ ہمارا ہوا۔ کشف نے بتانا ضروری سمجھا۔ بار بار بیوی کا لفظ مت یوز کرو وحشت ہو رہی ہے مجھے تم بس میرے والدین کی وجہ سے یہاں ہوا کرو مجھے فورس نہ کرتے تو میں کبھی یہ شادی نہیں کرتا اس لیے مجھ سے کسی بھی

قسم کی امیدیں وابستہ مت رکھنا کیونکہ میں کسی اور کو چاہتا ہوں۔ شیراز اچھے سے اس کو اپنی حیثیت بتاتا و اثر و م کی طرف بڑھ گیا۔

ایک اور امتحان۔ کشف بے بسی سے بڑبڑائی۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

افغان پریشان سا موحد کو دیکھ رہا تھا جو زندگی میں پہلی بار شراب نوشی کر رہا تھا اُس کی آنکھیں حد سے زیادہ لال ہو گئی تھی افغان کو وحشت ہونے لگی۔

کشف کی شادی ہونے سے اتنا درد ہو رہا ہے تو کیوں نہیں مانی اُس کی بات بار بار کہتی رہی پر تم پتھر بن گئے اب جب وہ کسی اور کی ہو گئی تو ناکام عاشقوں کی طرح یہاں بیٹھے ہو۔ افغان نے افسوس سے موحد کو دیکھ کر کہا جس کی کیفیت کا اندازہ اس کے چہرے سے لگایا جاسکتا تھا۔

میں کیا دیتا اُس کو سوائے محرومیوں کے۔ موحد نشے کی حالت میں بولا۔

محبت، عزت، اعتبار، اپنا ساتھ دیتے۔ افغان نے جواب دیا۔

ان چیزوں کے علاوہ بھی بہت ساری ضروریات ہوتی ہے جو میں کبھی پوری نہیں کر سکتا تھا۔ موحد بے بس ہو کر بولا

اُس نے کونسا ایسی چاہ کی تھی وہ تو بس تمہارا خلوص تمہارا ساتھ مانگ رہی تھی۔ افغان نے اُس کے شانے پہ ہاتھ رکھ کر کہا۔

اُس کے والدین نے اُس کے حق میں اچھا فیصلہ کیا ہو گا دیکھنا بہت خوش رہے گی وہ میں تو یاد بھی نہیں رہوں گا۔ موحد زخمی مسکراہٹ سے بولا افغان بس اس کو دیکھتا رہا جو ناامیدی کی بلندی پہ کھڑا تھا۔

وہ جو پتھر سے پانی نکال سکتا ہے

وہ اپنے بندے کے لئے وسیلہ بھی بنا ہی لیتا ہے۔ افغان نے سنجیدگی سے کہا موحد بس شراب کی بوتل کو دیکھنے لگا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

حمزہ کو نعیم کے کینیڈا جانے کے تین دن بعد فون آیا تھا کہ اُس کا بہت بُرا ایکسیڈنٹ ہوا ہے بتانے والی نعیم کی گرل فرینڈ تھی حمزہ کو جب یہ بات پتا چلی تو وہ جلدی میں بنا کسی کو بتائے کینیڈا جانے کے لیے نکل پڑا تھا کینیڈا آنے کے بعد اُس کا موبائل گم ہو گیا تھا اس وجہ سے وہ حیا سے بھی رابطہ نہیں کر سکا پاکستان میں کیا ہو رہا ہے اور کیا نہیں حمزہ اس سب لا علم تھا نعیم کی حالت بہت سیریس تھی حمزہ نے وہاں رہنا فلاح بہتر جانا نعیم کی حالت کو ٹھیک ہونے میں بہت وقت لگا جب نعیم نے خود کو بہتر سمجھا تو حمزہ کو واپس جانے کا کہا جس پہ حمزہ مان گیا تھا کیونکہ اُس کو بھی حیا کی یاد آرہی تھی جس سے دو ماہ ہو گئے تھے پر وہ بات نہیں کر سکا تھا حمزہ پاکستان جانے سے پہلے حمزہ نیا موبائل لیکر حیا کو کال کرنے لگا پر نمبر بند جارہا تھا حمزہ کو ٹینشن ہونے لگی اس لیے جلدی سے فلائٹ بک کروا تا پاکستان واپس لوٹ آیا یہاں آکر اُس کو جو خبر ملی اسے سن کر وہ اشتعال میں آگیا اپنے گھر جانے کے بعد وہ

سیدھا حیا کی طرف آیا جہاں نور احمد صاحب رخشندہ بیگم کے ساتھ منہا کی طرف گئے تھے
ناشتہ لئے اور صاحب صاحب سول بیگم کشف کی طرف گئے تھے۔

حیا

حیا۔

حمزہ ہال میں آتا زور سے حیا کا نام لینے لگا۔

صاحب جی وہ اپنے کمرے میں ہیں۔ ایک ملازمہ باہر آتی حمزہ سے بولی جسے سن کر حمزہ
سیڑھیاں چڑھتا حیا کے کمرے کے پاس آتا دھڑام سے دروازہ کھولا حیا جو کھڑکی کے پاس
کھڑی تھی گردن موڑ کر دیکھا حمزہ کو کھڑا دیکھ کر اُس کو لگا جیسے کوئی خواب ہے مگر وہ
حقیقت میں کھڑا تھا وائٹ شرٹ کے ساتھ وائٹ جینز پینٹ پہنے بہت ڈیشننگ لگ رہا تھا
کافی فریش سا اُس کے برعکس حیا دو دن پہلے پہنے والے سوٹ میں ملبوس تھی آنکھوں کے
نیچے سیاہ حلقے ہو گئے تھے چہرے کا رنگ پیلا زدہ ہو گیا تھا وہ کہیں سے بھی ہر وقت تیار رہتی

حیا نہیں لگ رہی تھی حمزہ جو سخت غصے میں آیا تھا حیا کی حالت دیکھ کر ایک جست میں اُس کی طرف پہنچا۔

حیا میری جان یہ کیا حالت بنالی ہے اپنی۔ حمزہ فکر مند سا اُس کے چہرے پہ ہاتھ رکھتا سر سے پیر تک دیکھتا بولا۔

چٹاخ۔

حیا نے حمزہ کو خود سے دور کیے تھپڑ اُس کے گال پہ مارا حمزہ بے یقین سا حیا کو دیکھنے لگا جو آنکھوں میں نفرت لیے اس کو دیکھ رہی تھی اپنے لیے اُس کی نظروں میں نفرت دیکھتا حمزہ تڑپ کے دوبارہ سے اُس کے پاس آیا۔

حیا کیا ہو گیا ہے پلیز ٹیل می۔ حمزہ نے ایک سانس میں پوچھا۔

چٹاخ

چٹاخ

چٹاخ۔

حیا بنا کوئی بات کیے ایک کے بعد ایک تھپڑ اس کو مارنے لگی جو حمزہ بنا غصے کیے برداشت کر رہا تھا اُس کو بس ابھی یہ جاننا تھا کہ حیا اس طرح ری ایکٹ کیوں کر رہی ہے جہاں تک اُس کو معلوم ہوا تھا وہ یہ بات تھی کہ نور احمد نے حیا کا رشتہ اُس سے توڑ کر کسی اور کے ساتھ جوڑنے کا سوچ رہے ہیں جس سے حمزہ کو غصہ آ گیا تھا۔

حیا کیا پاگل پن ہے میرا سانس خشک ہوا پڑا ہے تمہیں مارنے کی لگی ہے بعد میں جتنے چاہے تھپڑ مار لینا پرا بھی مجھے یہ بتاؤ کیا ہوا ہے؟ حمزہ اُس بڑھتا ہاتھ تھام کر فکر مندی سے بولا دوسرے ہاتھ سے اس کے آنسو صاف کیے جو مسلسل بہہ رہے تھے۔

اب کیوں آئے ہو تم جب ضرورت تھی تو کہاں غائب تھے۔ حیا اپنے ہاتھ چھڑواتی اس کے سینے پہ مکے برسائے لگی حمزہ گہری سانس لیتا اس کے دونوں ہاتھ جکڑتا قریب کیا۔

ساری بات کیا ہے جو تم یوں غصہ ہو رہی ہو؟ حمزہ نے نرمی سے پوچھا۔

تمہارے جانے کے بعد ڈیڈ نے میرا رشتہ ولید سے طے کر لیا تھا میرا دوبارہ نکاح بھی ہو جاتا اگر ان کو ہمارے بچے کا پتا نہ چلتا۔ حمزہ جو جڑے بھیج کر حیا کی بات سن رہا تھا بچے کے نام پہ ٹھٹک کر حیا کو دیکھا جو جانے اور کیا بول رہی تھی۔

بچہ؟ حمزہ زیر لب بڑبڑایا۔

ہاں بچہ جس کو امی نے ناجائز بولا۔ حیا طنزیہ مسکراہٹ سے بولی حمزہ کا خون کھول اٹھا تھا ناجائز لفظ پہ۔

ہمارا ناجائز بچہ ہے یہ ہماری محبت کی نشانی۔ حمزہ سخت لہجے میں بولا۔

تم تو چلے گئے تھے جب مجھے تمہاری ضرورت تھی تو۔ حیا نے نظریں پھیر کر کہا۔

مجبوری نہ ہوتی تو کبھی بھی نہیں جاتا۔ حمزہ نے اُس کا چہرہ اپنی طرف کر کے کہا۔

بات مت کرو۔ حیا بے رخی سے بولی۔ دل جب کی ساری ناراضگی ختم کرنے کا چاہ رہا تھا دو ماہ بعد اپنے سامنے حمزہ کو دیکھ کر۔

حیا آئے کانٹ بلیوٹ۔ حمزہ خوشی سے چور لہجے میں بولا تو حیانہ سمجھی سے اس کو دیکھنے لگی۔
ہم والدین کے رُتبے پہ فائز ہونے والے ہے تم اب میرے ساتھ جاؤ گی حال دیکھو اپنا کیا
بنالیا ہے میرے بعد شاید بالکل بھی خیال نہیں کیا پر اب میں لا پرواہی برداشت نہیں
کروں بہت خیال رکھوں گا تمہارا۔ حمزہ حیا کے ہاتھ کی پشت پہ لب رکھتا بولا۔
مجھے کہیں نہیں جانا تمہارے ساتھ تو بالکل بھی نہیں۔ حیانہ صاف انکار کیا۔
حیا میری نرمی کا ناجائز فائدہ مت اٹھاؤ میں سختی کرنے کا اختیار بھی رکھتا ہوں۔ حمزہ نے تیز
آواز میں کہا تو حیا رونے لگی۔

یار حیا سیلاب لانا ہے کیا۔ حمزہ اس کے بار بار رونے پہ جھنجھلا کر بولا۔

ایک تو اتنا وقت جانے کہاں تھے سب کچھ میں نے اکیلے برداشت کیا جب تم آئے ہو تو تم
بھی ایسے بات کر رہے ہو۔ حیا ہچکیوں کے درمیان بولی تو حمزہ کو اپنے سخت رویے کا احساس
ہوا۔

اچھا سوری نہیں کرتا میں اب کچھ پر تم رونا بند کرو۔ حمزہ نے منت کرنے والے انداز میں کہا۔

حیا نے ہلکے سا تھپڑ اُس کے چہرے پہ مار کر اُس کے سینے پہ سر رکھ دیا وہ جو سوچ بیٹھی تھی کبھی معاف نہیں کرے گی پر حمزہ کو دیکھ کر اُس کی ساری ناراضگی ختم ہو گئی تھی یاد تھا تو بس اتنا اُس کا حمزہ اُس کے پاس موجود تھا حمزہ نے مسکرا کر اُس کے گرد حصار باندھا۔ زندگی میں کبھی ایک تھپڑ مجھے نہیں پڑا پر آج تم نے تھپڑوں کی بارش کر دی۔ حمزہ نے جل کر کہا تو حیا نے ایک مکہ اس کے سینے پہ مارا حمزہ بس ضبط کرتا رہا۔

تم بس میری ہو حیا تمہارے نام کے شروع کے حرف اور آخری حرف میرے نام کے جیسے ہیں تم سے دور تو مجھے موت کے علاوہ کوئی اور نہیں کر سکتا۔ حمزہ حیا کے بالوں پہ لمس چھوڑتا دل میں بولا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

کیسی ہوں سب ٹھیک ہے نہ؟ رخشندہ بیگم نے ناشتے کے بعد منہا سے پوچھا۔
جی امی جان میں ٹھیک ہوں حیا کو بھی ساتھ لاتی آپ۔ منہا نے جواب دے کر کہا۔
اُس کا نام مت لو بس اپنے گھر کا سوچو اب۔ رخشندہ بیگم نے سنجیدگی سے کہا۔
امی حیا نے کونسل گناہ نہیں کیا کہیں نہ کہیں غلطی ہم سے ہوئی ہے۔ منہا نے کہا۔
منہا۔ رخشندہ بیگم نے تنبیہ کی تو منہا خاموش ہو گئی۔
اتنے شوک کلر کا ڈریس پہننے کی کیا ضرورت تھی تمہیں۔ عانیہ مرزا نے ناگواری سے منہا
سے کہا جو ریڈ کلر کر سادہ سے فراق میں بہت پیاری لگ رہی تھی سر پہ ڈوپٹہ اچھے سے
سیٹ کیا ہوا تھا پر عانیہ مرزا کو وہ ایک آنکھ نہ بھاہی۔
کیا بات ہے عانیہ شادی سے کے بعد لڑکیاں ایسے ہی کپڑے پہنتی ہیں۔ رخشندہ بیگم نے
منہا کا زرد ہوتا چہرہ دیکھا تو کہا۔

ہمم۔ عانیہ مرزانے منہ بگاڑا جب کی مرد سب دوسری طرف تھے منہا کو اپنے نظروں کی تپش محسوس ہوئی تو چہرہ ماہر کی طرف دیکھا جو دور بیٹھا اشارے سے پوچھ رہا تھا کیا ہوا؟ منہانے دیکھا تو مسکراہٹ آگئی اُس نے مسکرا کر نفی میں سر ہلا کر ماہر کو تسلی کروائی عانیہ مرزانے کڑی نظروں سے یہ منظر دیکھا تھا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

اتنا تکلف کیوں کیا سول۔ مسز اسحاق نے سول بیگم سے کہا جو ناشتے کے نام پہ مہینے بھر کا کھانا لائی تھی جیسے۔

تکلف کیسا اتنا تو ہوتا ہے۔ سول بیگم نے سادگی سے کہا۔

تم خوش ہونہ؟ صاحب صاحب نے کشف سے پوچھا جو خاموش بیٹھی تھی۔

خوش کس بات پہ؟ کشف نے اُلٹا ان سے سوال کیا۔

ابھی تم ناراض ہو بعد میں ہمارے فیصلے پہ فخر محسوس کرو گی۔ صاحب صاحب نے مسکرا کر کہا۔

کشف بیٹے شیراز کو اٹھاؤ ساتھ میں ناشتہ کریں۔ مسز اسحاق نے کہا تو کشف کا اُس کا رات والا رویہ یاد آیا ساری رات صوفے پہ اس کو نیند نہیں آئی تھی کمر الگ سے درد کر رہی تھی۔

جی۔ کشف اتنا کہہ کر کمرے میں آئی جہاں شیراز گہری نیند میں تھا اُس کو اتنی گہری نیند میں دیکھ کر وہ سوچنے لگی کیسے جگائے اگر غصہ کرے تو۔

کرتا ہے تو کریں میں کونسا اس کے غصے سے ڈرتی ہوں۔ کشف سر جھٹک کر سوچتی شیراز کو آواز دینے لگی۔

سنو باہر نیچے بلارہے ہیں آپ کو۔ کشف نے کہا پر شیراز اپنی جگہ ٹس سے مس نہیں ہوا۔
ش۔۔۔ ش۔۔۔ راز۔ کشف نے اٹک کر اُس کا نام لیا۔

ہم کیا ہے؟ شیر از مندی مندی آنکھیں کھولتا بزار سے بولا۔

ناشتے کے لیے بلارہے ہیں باہر۔ کشف نے دوبارہ سے بتایا۔

مجھے نہیں کرنا اب تم جاؤ مجھے سونا ہے۔ شیر از نے کروٹ بدل کر کہا۔

ایک بار نیچے آکر پھر دوبارہ سو لیجئے گا۔ کشف نے دانت پیس کر کہا۔

ایک دفع کہا نہ اب جاؤ یہاں سے۔ شیر از اٹھ کر اس کے بازوؤں کو جھٹکا دے کر بولا کشف
کراہ کر رہ گئی۔

جھنگلی۔ کشف بڑبڑاتی باہر نکل گئی

انہوں نے ناشتہ نہیں کرنا۔ کشف باہر آتی اُن سے بولی۔

کہتی نہ ہم آئے ہیں۔ صاحب صاحب زبردستی مسکراہٹ بولے اسحاق ظفر نے ایک

شرمندہ نظر اپنی بیگم پہ ڈالی جو خود نظریں چُرا گئی تھی۔

اُن کا سونا ضروری تھا اس لیے مجھے باہر بھیج دیا۔ کشف صاف گوئی سے بولی سول بیگم نے گھور کر اُس کو دیکھا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ نور احمد صاحب نے ہال میں حمزہ کو بیٹھا دیکھا تو غصے سے کہار خشندہ بیگم بھی نفرت سے اُس کو دیکھ رہی تھی۔

میں یہاں آپ کا انتظار کر رہا تھا تا کہ بتا سکوں میں حیا کو لیکر جا رہا ہوں۔ حمزہ سپاٹ انداز میں بولا اُس کو حیا کے علاوہ کسی سے مطلب نہیں تھا۔

نکاح کے وقت بتایا تھا جو رخصتی پہ بتا رہے ہو لیکر جاو اپنی منکوحہ کو جس نے ہمارا نام روشن کیا ہے۔ رخشندہ بیگم ناگواری سے بولی۔

امی جان آپ ایسا کیوں بول رہی ہیں۔ سیڑھیاں اُترتی حیا اُن کی بات سن کر تڑپ کے بولی۔

تم سے ہمیں بات نہیں کرنی اپنا سامان پکڑو اور جہاں جانا ہے جاؤ، ہمہیں اپنی شکل دوبارہ
مت دیکھانا۔ رخشندہ بیگم زہر خند لہجے میں بولی۔

اولاد ہے آپ کی ایسے بات کیوں کر رہے ہیں آپ مانا کے نکاح آپ کو بتائے بنا کیا تھا بعد
میں بھی تو ہونا تھا نہ حیا میری منگ تھی اگر اپنی مرضی سے ہم نے کوئی فیصلہ لیا تو آپ کو
اس طرح ری ایکٹ نہیں کرنا چاہیے۔ حمزہ سنجیدگی سے بولا۔

ہمیں تم دونوں سے کوئی بحث نہیں کرنی۔ رخشندہ بیگم کہتی وہاں سے چلی گئی نور احمد
صاحب بھی ایک نظر اُن پہ ڈال کر چلے گئے حیا نے دُکھ سے اُن کو جاتا دیکھا حمزہ چلتا حیا
کے پاس آیا اور اس کو اپنے ساتھ لگایا۔

رلیکس سب ٹھیک ہو جائے گا۔ حمزہ نے اُس کے بال سہلا کر کہا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

دو ماہ بعد!

دوماہ ہو گئے تھے مگر کشف کی زندگی میں کچھ نہیں بدلاتھا شیراز کا رویہ بہت بُرا تھا اُس کے ساتھ جس سے موحد اُس کو شدت سے یاد آتا تھا ان دوماہ بعد میں اُس کو موحد پہ غصہ بھی آتا تھا منہا کی زندگی ماہر کے ساتھ بہت خوشگوار گزر رہی تھی ولیمے کے دوسرے دن ماہر اُس کو اپنے ساتھ دبئی لیکر گیا تھا اور دوماہ بعد ان کی واپسی تھی حیا کا چوتھا مہینہ چل رہا تھا حمزہ بہت خیال رکھ رہا تھا اُس کا حمزہ کی حد سے زیادہ محبت توجہ عزت پا کر حیا بہت پُر سکون اور خود کو خوش قسمت محسوس کرتی تھی مگر نور احمد صاحب یار خشنده بیگم ابھی بھی اُس سے ناراض تھے حیا نے منانے کی کوشش کی پر بے سود اس لیے اب حمزہ اس کو ان سے بات کرنے نہیں دیتا تھا کیونکہ حیا پریشان ہو جاتی تھی جو حمزہ کو گوارہ نہیں تھا۔

ہر سجدے پہ دل لیتا ہے نام تیرا

مجھے دورانِ نماز تو یاد نہ آیا کرو۔

کشف نماز کے بعد دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو اُس کو سمجھ نہیں آیا کیا مانگے دو ماہ سے وہ
ایسے ہی بس اپنے ہاتھوں کو دیکھا کرتی تھی اُس کی دعا کی شروعات اور آخر تو بس موحد تھا
شادی کے بعد اُس نے دعا مانگنا چھوڑ دیا تھا

کچھ دیر تک اپنے ہاتھوں کو دیکھنے کے بعد کشف جائے نماز اٹھا کر بیڈ پہ بیٹھ گئی۔
موت سے پہلے بھی ایک موت ہوتی ہے
دیکھو زہ اپنی محبت سے جُدا ہو کر۔

کشف بات کرنی ہے تم سے۔ سول بیگم کشف کے کمرے میں آکر بولی جو کل ان کے
یہاں آئی تھی

جی کریں۔ کشف نے سنجیدگی سے کہا۔

اتنا خاموش کیوں رہنے لگی ہو خوش رہا کرو پہلے کی طرح بات چیت کر لیا کرو ہمارا دل کٹتا
ہے تمہیں ایسے دیکھ کر۔ سول بیگم نے نرمی سے کہا۔

کس بات پہ خوش رہوں میری شادی آپ نے امیر و کبیر ایک شرابی لڑکے سے کروائی ہے اُس پہ یہاں اس بات پہ کہ اُس کا چکر کسی اور لڑکی میں ہے۔ کشف ان کی بات پہ طنزیہ بولی۔

حضرت علی رضہ فرماتے ہیں!

رشتوں کی خوبصورتی ایک دوسرے کی بات برداشت کرنے میں ہیں بے عیب انسان تلاش کرو گے تو اکیلے رہ جاؤ گے۔

اس لیے میری جان شیراز کو اپنی توجہ اور محبت دو تا کہ وہ تمہاری طرف مائل ہو جن مردوں کو اپنی بیوی سے سہمی سے توجہ اور محبت نہیں ملتی نہ تو وہ مرد باہر کی عورتوں میں دلچسپی لینے لگتے ہیں تم بیوی ہو اُس کی پورا حق ہے تمہارا اُس پہ دوسرا یہ نکاح میں اللہ پاک نے بہت برکت اور طاقت رکھی ہے تم کو شش کرو رشتے کو سنبھالنے کی پھر دیکھنا کیسے شیراز تمہارا ہو کر رہتا ہے شادی ہو جانے کے بعد کسی نہ کسی کو تو پھل کرن ہے نہ تم کرو شوہر کا بہت بڑا رتبہ ہے اُس کو سمجھنے کی کر ونا محرم کو بھول کر اپنی محرم کا سوچو۔ سول

بیگم نے بہت خوبصورت طریقے سے اس کو سمجھایا اُن کی آخری بات پہ کشف نے بہت ضبط کیا تھا۔

شیراز کی زندگی میں مجھ سے پہلے وہ لڑکی تھی وہ محبت کرتا ہے اُس سے۔ کشف نے سنجیدگی سے کہا۔

محبت تو وہ ہوتی ہے جو نکاح کے بعد ہو۔ سول بیگم اُس کی بات پہ مسکرائی۔

میں کوشش کروں گی ان کو میری طرف سے کوئی شکایات نہ ہو پر منافقت مجھ سے نہیں ہوتی جھوٹی محبت کا دیکھا و امیں نہیں کر سکتی میرے دل میں اگر کوئی نامحرم ہے تو میرا کیا قصور محبت کرنا میرے بس میں تو نہ تھا۔ کشف نے سنجیدگی سے کہا۔

محبت کرنا تمہارے بس میں نہیں تھا آگے بڑھنا اپنے محرم سے وفا کرنا تمہارے بس میں ہے تم جب تک اپنے دل سے اس رشتے کو قبول نہیں کرو گی تب تک صرف بے کار کوشش ہوگی اُس کا نتیجہ تب آئے گا جب سچے دل سے چاہوں گی۔ سول بیگم نے اس کو دیکھ کر کہا۔

کشف جس طرح نماز جنت کی کنجی ہے ویسے ہی کوشش کامیابی کی کنجی ہے تمہیں یہ ضد ہے ہم نے تمہاری مرضی کے خلاف شادی کیوں کروائی تو میں بتا دو والدین اپنی اولاد کے لیے کبھی کبھ بڑا نہیں سوچتے۔ سول بیگم کی بات پہ کشف اُداس سی مسکرائی۔

غور و ٹوٹ گیا، اپنی حد میں آگئے ہیں

انا پرست محبت کی زد میں آگئے ہیں

میں کل ملاؤں تو اتنے نہیں ملے مجھ کو

جو غم تمہاری محبت کی زد میں آگئے

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

ماہر آج آپ نے آفس نہیں جانا؟ منہا اور ماہر کو واپس آئے دو دن ہو گئے تھے۔

نہیں کیوں کی مجھے اپنی خوبصورت بیوی کے ساتھ وقت گزارنا ہے۔ ماہر نے مسکرا کر اس کے ہاتھ تھام کر کہا۔

دو ماہ سے تو یہی کر رہے ہیں اب کام پہ بھی توجہ دے۔ منہا نے مصنوعی گھوری سے نواز کر کہا تو ماہر نے دل پہ ہاتھ رکھا۔

اففف یہ ادا مار ڈالا۔ ماہر نے سینے پہ ہاتھ رکھ کہا تو منہا نے شرما کر نظریں دوسری طرف کی۔

میری ساری توجہ کا محو آپ بن گئی ہیں یہ دل آپ کے بنا کہیں اور نہیں لگتا۔ ماہر نے معصوم شکل بنا کر کہا۔

بہا نے ہیں آپ کے کام نہ کرنے کے۔ منہا نے کہا۔

عشق ہے میرا آپ سے۔ ماہر اس کی گود میں سر رکھتا بولا۔

پھوپھو ناراض ہوگی اگر آپ ایسے کرتے رہے تو۔ منہا نے نرمی سے اس کو بالوں میں پاتھ پھیر کر کہا۔

میں بے چارہ بھی تو بے بس ہوں آپ کے عشق میں آپ کوئی حل نکالے۔ ماہر اس کا گال
سہلا کر بولا۔

میں کیا حل نکالوں؟ منہانا سمجھی سے بولی۔

میرے ساتھ آفس آیا کریں۔ ماہر اٹھ کر اس کے گال پہ پیار کرنا بولا۔

آپ بھی نہ۔ منہا بس اتنا بولا پائی۔

میں بھی کیا۔ ماہر اس کے دوسرے گال پہ پیار کرنا بولا۔

کچھ نہیں۔ منہا گہری سانس لیکر بولی۔

ٹیلی می ہاؤنچ یو لومی؟ ماہر اس کے بالوں میں ہاتھ ڈالتا چہرہ اُپر کیے شدت سے بولا۔

ماہر۔ منہا کراہ کر بولی انجانے میں ماہر کی گرفت مضبوط ہو گئی تھی۔

ششش

جو پوچھا ہے وہ بتائے۔ ماہر نے اپنی بات پہ زور دیتے کہا۔

بہت پیار کرتی ہوں آپ سے۔ منہا در دبر داشت کرتی بولی۔

کیا کہا؟ ماہر آنکھوں میں چمک لیے بولا۔

آئے لو یو سو میچ۔ منہا نے پھر سے کہا۔

آئے لو یو ٹو مور دین یو میری جان۔ ماہر اس کے ماتھے پہ بوسہ دے کر بولا۔

یو ہر ٹمی۔ منہا نے شکوہ کیا۔

بکوز آئے لو یو۔ ماہر نے مسکرا کر نرمی سے اس کے بال سہلا کر۔

یو ڈونٹ۔ منہا منہ بسورا۔

آئے عشق یو۔ ماہر مسکرا ہٹ ضبط کرتا بولا منہا بھی سکون سے مسکراتی اس کے حصار میں

سمائی۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

حیا

حیا

حیا۔

حمزہ آفس سے واپس آیا تو کمرے میں حیا کو ناپا کر پاگلوں کی طرح اُس کو آوازیں دینے لگا
حیا جو کچن میں اپنے لیے کافی بنانے آئی تھی حمزہ کی آواز سن کر حیاتپ کے رہ گئی جس کو اگر
ایک منٹ دیر حیا نظر نہ آتی تو پورا گھر سر پہ اٹھالیتا تھا۔

صاحب وہ کچن میں ہیں۔ ملازمہ نے سر جھکا کر بتایا۔

واٹ۔۔ حمزہ تیز نظر سے اُس کو گھورتا کچن کی طرف آیا جہاں حیا مزے سے کافی پی رہی
تھی۔

حیا تم یہاں کیا کر رہی ہو تمہیں اس وقت کمرے میں ریست کرنا چاہیے۔ حمزہ حیا کے پاس
آتا سخت لہجے میں بولا۔

حمزہ مجھ سے نہیں رہا جاتا کمرے میں۔ حیا نے کافی کا گھونٹ بھر کر کہا۔

تو مجھے کال کرتی ہم باہر جاتے پر حیا میں دوبارہ تمہیں کچن کے آس پاس بھی نہ دیکھوں۔ حمزہ وارن کرتے ہوئے بولا۔

مجھے بس اپنے ہاتھ کی کافی پسند وہ بنانے تو آیا کروں گی نہ۔ حیا نے نروٹھے پن سے کہا۔
بلکل بھی نہیں اپنے بچے پہ اور تمہارے پہ میں تھوڑی بھی لا پرواہی برداشت نہیں کروں گا۔ حمزہ اس کے ہاتھ سے کافی پکڑتا گھونٹ بھر کر بولا۔

ایک کافی بنانے سے کیا ہوتا ہے۔ حیا نے کافی کاگ واپس لیتے گھونٹ بھر کر کہا۔
اللہ اللہ کر کے تمہاری حالت پہ سُدھار آیا ہے اور یہ اب کیا تمہیں کچن میں آنے کا شوق چڑھا پہلے تو کبھی نہیں ہوتا تھا۔ حمزہ دوبارہ کافی لیکر پی کر بولا۔
اچھا۔ حیا نے آئبر و اچکائے۔

جی۔ حمزہ خالی مگ سنک کے پاس رکھ کر بولا۔
آج ہم ڈنر باہر کریں گے۔ حیا نے پلان بنایا۔

گھمانے لیں چلوں گا پر باہر کا کھانا نہیں پچھلی بار بھی کتنی اُلٹیاں کی تھیں۔ حمزہ نے فوراً
سے انکار کیا۔

حمزہ۔ حیا نے پیار سے اُس کا نام لیا۔

نومیری جان میں نے کہا نہ تمہاری صحت اور بچے پہ نوکیر و مائت۔ حمزہ اس کو اپنے حصار میں
لیتا بولا۔

بُرے ہو تم بہت۔ حیا نے گھور کر کہا۔

تم بہت پیاری ہو لائیک اینجل۔ حمزہ اُس کے پھولے گال پہ چٹکی کاٹ کر بولا۔

حمزہ ہم اپنے بچے کا نام کیا رکھیں گے۔ حیا نے اچانک پوچھا۔

کمرے میں چلو پھر بتاتا ہوں۔ حمزہ اس کو بانہوں میں بھرتا کمرے کی طرف جانے لگا۔

اب بتاؤ۔ حمزہ نے اس کو آرام سے بیڈ پہ بیٹھایا تو حیا نے پوچھا۔

بیٹا ہوا تو حمین اگر بیٹی ہوئی تو حورین۔ حمزہ بیڈ کی دوسری طرف آتا اس کا سر اپنے سینے پہ رکھ کر بولا۔

نام تو بہت پیارے ہیں۔ حیا نے خوش ہو کر بولی۔

ابھی تو ان کے آنے میں وقت ہے میرا سوچو۔ حمزہ نے اُس کا چہرہ اُپر کر کے اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا۔

تمہارا کیا سوچوں۔ حیا نے مسکرا کر پوچھا۔

اچھا تو مجھے پیار کرنے دو۔ حمزہ اُس کی پیشانی پہ لب رکھتا بولا

وہ تو بچپن سے کرتے ہو۔ حیا نے منہ بگاڑ کر کہا

تم نہیں کرتی؟ حمزہ نے پوچھا۔

میں بہت کرتی ہوں تمہیں اندازہ نہیں کتنا ڈر گئی تھی جب تم سے بات نہیں ہو رہی تھی تو۔ حیا پُرانی بات یاد کرتی بولی۔

مجھے اندازہ ہے کیونکہ میں بھی اُس راہ کا مسافر ہوں۔ حمزہ اُس کو اپنے حصار میں لیکر بولا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

کشف واپس گھر آگئی تھی مسز اسحاق کسی پارٹی میں گئی تھی اسحاق ظفر بھی شہر سے باہر تھے وہ اب گھر میں شیراز کے ساتھ اکیلی تھی کچھ سوچ کر کشف کمرے میں آئی۔

آپ کو کچھ چاہیے؟ کشف نے شیراز سے پوچھا جو کرکٹ ٹورنامنٹ دیکھ رہا تھا۔
ہممم چاہیے۔ شیراز نے سنجیدگی سے کہا۔

کیا چاہیے؟ کشف نے پوچھا۔

میں چاہتا ہوں تم مجھ سے طلاق مانگو۔ شیراز سفاکی سے بولا۔

یہ کیا بکواس ہے؟ کشف غصے سے بولی۔

میں نایاب کو چاہتا ہوں وہ مجھ سے شادی تب تک نہیں کرے گی جب تک میں تمہیں نہ
چھوڑ دوں اگر میں تمہیں طلاق دوں گا تو ڈیڈ مجھے بزنس سے بے دخل کر دیں گے اس لیے
تم مجھ سے خُلاو۔ شیراز اس کا بازو دبوچ کر بولا۔

دماغ خراب ہو گیا ہے اگر دوسری شادی کرنی ہے تو کر لوں میں نے کونسا روک رکھا ہے
تمہاری نایاب کو مجھ سے مسئلہ نہیں ہونا چاہیے۔ کشف اپنا بازو آزاد کرواتی بولی۔
میری بات نہیں مانوں گی۔ شیراز اس کے بال مٹھیوں میں جکڑتا بولا۔

آآ آہ۔

کشف درد سے چلا اٹھی اُس کو پچھتاوا ہوا کیوں اس پاگل کے پاس آئی۔
میں چاہوں تو جان سے مار دوں تمہیں۔ شیراز اس کے چہرے پہ ہاتھ پھیر کر بولا۔
دور رہو۔ کشف نے نفرت سے اُس کا ہاتھ جھٹکا۔

او وہ بُرا لگا مجھے بھی تمہیں چھونے میں دلچسپی نہیں۔ شیراز زچ کرتی مسکراہٹ سے بولا۔

جہنم میں جاؤ۔ کشف اُس کو دھکا دیتی باہر نکل گئی۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

کشف خوش نہیں ہے۔ سول بیگم نے صاحب سے کہا۔
بے وقوف ہے وہ ناشکری کر رہی ہے۔ صاحب نے کہا۔

ہم نے اُس کے حق میں غلط فیصلہ تو نہیں لیا۔ سول بیگم کسی خدشے کے تحت بولی۔
نہیں ایسا سوچو بھی مت کشف کو احساس ہو جائے گا ہم نے کیا ہیرا اُس کے لیے چُنا
ہے۔ صاحب نے سنجیدگی سے کہا۔

پتا نہیں میرا دل مطمئن نہیں ہوتا کشف تو ہنسنا مسکرا کر انا بھول گئی ہے کہاں ہر وقت بولتی
رہتی تھی اور اب خاموش خاموش سی رہتی ہے۔ سول بیگم پریشان سی بولی۔

تو کیا میں اُس میڈل کلاس لڑکے سے شادی کروا دیتا ساری زندگی ہر چیز کے لیے ترستی
رہتی۔ صاحب ناگواری سے بولا۔

خوش تو ہوتی وہ آپ اُس لڑکے کو سپورٹ کرتے۔ سول بیگم نے کہا
فضول بات مت کرو۔ واجب نے سختی سے ٹوکا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

اسلام علیکم!! منہا نیچے آئی تو عانیہ مرزا کے ساتھ کسی لڑکی کو دیکھ کر سلام کیا۔
یہ ماہر کی بیوی ہے سیر سپاٹوں پہ نکلے تھے اب آگئے ہیں واپس۔ عانیہ مرزا نے نخوت سے
منہا کا تعارف کروایا۔ منہا کو ان کا اس طرح بات کرنا عجیب لگا۔
او وہ تو یہ ہے وہ۔ روبی نے سر سے پاؤں تک اس کا جائزہ لیکر کہا۔
ہمم۔ عانیہ مرزا نے بس اتنا کہا۔

میرے لیے فریش جوس لاؤ۔ روبی نے منہا سے ایسے کہا جیسے وہ کوئی اُس کی زر خیز ملازم
ہو۔

جی لاتی ہوں۔ منہا اُس کے مہمان ہونے کا خیال کرتی ہوئی بولی۔

آنٹی اس میں ہے کیا جو ماہر نے مجھے ٹھکرایا۔ منہا کے جاتے ہی روبی نے عانیہ مرزا سے کہا۔

پتا نہیں میں خود اس سے جان چھڑوانا چاہتی ہوں تم بھی ماہر کو اپنی طرف کرو۔ عانیہ مرزا نے اکتاہٹ سے کہا۔

میں ماڈلز کے انٹرویوز پہ ماہر سے ملوں گی ہر وقت اُس کے ساتھ رہوں گی تو ماہر کو مجھ سے محبت ہو جائے گی۔ روبی شیطانی منصوبہ بنا کر بولی۔

آپ کا جو س۔ منہا نے جو س اس کے سامنے کیے کہا۔

کہاں جا رہی ہو ہمارے ساتھ بیٹھو روبی میری بیسٹ فرینڈ کی بیٹی ہے۔ عانیہ مرزا نے اس کو اندر کی طرف جاتا دیکھا تو کہا۔

ماہر کی کال کرنے کا وقت ہو گیا ہے اگر پہلی بیل پہ ریسیونہ کی تو پریشان ہو جائے گے اس لیے اُپر کمرے میں جا رہی ہوں۔ منہا نے مُسکرا کر کہا اُس کی بات پہ دونوں کے تن بدن میں آگ لگ گئی تھی جس سے انجان منہا کمرے میں آگئی تھی۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

گھر میں سب تمہارے ساتھ ٹھیک ہوتے ہیں نہ؟ واحب صاحب نے کال پہ کشف سے پوچھا۔

جی آپ اپنے فرض سے سبکدوش ہو گئے اب میں اور میرا نصیب۔ کشف نے سنجیدگی سے کہا۔

ایسے بات کیوں کر رہی ہو؟ واحب صاحب کو تکلیف ہوئی۔

زندگی میں جو حالات میں دیکھ رہی ہو اُس نے مجھے تلخ بنایا ہے۔ کشف نے جواب دیا۔

ناراضگی ختم کر لوں۔ واحب صاحب نے کہا

میں ناراض نہیں ہوں۔ کشف نے فورن سے کہا۔

پھر کیا بات ہے؟ واحب صاحب نے جاننا چاہا

کوشش کر رہی ہو جس بات کا آپ کو مان تھا وہ نہ ٹوٹیں۔ کشف نے کہا۔

کیا مطلب ہوا اس بات سے؟ واحب صاحب اُس کی بات سمجھ نہیں پائے۔

کچھ نہیں ڈیڈ زندگی نے ایسا الجھایا ہے کہ میں کچھ سمجھنے کی حالت میں نہیں۔ کشف نے کہا

بہت عجیب باتیں کرنے لگی ہو تم۔ واحب صاحب کو تاسف ہوا۔

میرا بھی یہی خیال ہے اپنے بارے میں بہت عجیب باتیں کرنے لگی ہوں میں خود بھی

عجیب ہو گئی ہوں باقی سب بھی عجیب لگنے لگے ہیں۔ کشف نے ان کی بات کی تائید کی

واحب صاحب کو لگا جیسے ان کی بیٹی پاگل ہو گئی ہے

پڑ چکا ہے فرق اتنا کہ

اب کوئی فرق نہیں پڑتا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

امی جان پلیز معاف کر دیں مجھے۔ حیا کا پانچواں مہینہ چل رہا تھا وہ آج حمزہ کو بنا بتائے اپنے ماں باپ کے گھر آئی تھی تاکہ ان سے معافی مل سکے رخشندہ بیگم کا دل حیا کی حالت دیکھ کر پگھل گیا تھا پر وہ ظاہر نہیں کروانا چاہتی تھی۔

آپ ایک دفع معاف کر دے پھر میں نہیں آؤں گی یہاں میرے ہونے والے بچے کے صدقے معاف کر دے۔ حیا نے پیروں کے پاس بیٹھ کر بولی تو رخشندہ بیگم نے بے ساختہ اُس کو اپنی آغوش میں لیا اپنی ماں کا پیار محسوس کرتی حیا کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی۔ میری بچی معافی تو مجھے بھی مانگنی اتنا مارا جو تھا۔ رخشندہ بیگم اس کے چہرے پہ ہاتھ پھیر کر بولی۔

ہاں مارا تو بہت تھا۔ حیا جھر جھری لیکر بولی تو رخشندہ بیگم نے اُس کے ماتھے پہ چپٹ لگائی۔

اچھا امی جان میں اب چلتی ہوں۔ حیا نے وقت دیکھا تو کہا۔

کچھ دن یہی رہو۔ رخشندہ بیگم نے اپنے پاس بیٹھا کر کہا۔

حمزہ کو نہیں پتا اُس کے آفس کے آنے کا وقت بھی ہو گیا ہے مجھے نہیں دیکھا تو پورا گھر سر پہ اٹھالیں گا دوسری بات یہ مجھے ملوانے لاسکتا ہے پر رہنے کی اجازت نہیں دے گا۔ حیا نے مسکرا کر بتایا۔

خوش ہو حمزہ کے ساتھ؟ رخشندہ بیگم نے اُس کا چمکتا چہرہ دیکھ کر پوچھا۔

بہت زیادہ حمزہ بہت پیار کرتا ہے مجھ سے خیال بھی بہت رکھتا ہے۔ حیا نے مسکرا کر بتایا

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

حیا گھر آئی تو حمزہ کو لان میں چکر لگاتا دیکھا ٹریفک کی وجہ سے اُس کو آنے میں وقت لگ گیا۔

حمزہ۔ حیا نے اُس کا نام لیا تو حمزہ ایک جست میں اس کے پاس آتا زور سے گلے لگایا۔

حمزہ کیا ہوا۔ حیا اس اچانک افتادہ پہ پریشان ہوتی بولی۔

جان بوجھ کرتی ہونہ پتا ہے بہت چاہتا ہوں تمہیں اس لیے تڑپاتی ہو۔ حمزہ اس کا چہرہ ہاتھ کے پیالوں میں بھرتا بولا۔

ایسا نہیں ہے حمزہ میں گھر گئی تھی تمہیں پتا ہے امی نے مجھے معاف کر دیا۔ حیا نے خوش ہو کر بتایا۔

بتا کر جاسکتی تھی۔ حمزہ دیوانہ وار اس کو دیکھ کر بولا۔

تم منع کرتے تبھی نہیں بتایا۔ حیا نے وجہ بتائی۔

آئے لو یو حیا لو یو سو مچ۔ حمزہ اس کو اپنے حصار میں لیتا شدت بھرے لہجے میں بولا حیا کو سمجھ نہیں آیا اچانک حمزہ کو کیا ہو گیا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

منہا نہیں کیا گھر پہ؟ ماہر گھر آ کر کمرے میں منہا کو نہیں دیکھا تو عانیہ مرزا سے سوال کیا

پتا نہیں مجھے کونسا بتا کر جاتی ہے۔ عانیہ مرزا نے جھوٹ بولتے ہوئے کہا اور نہ منہا اُن کو بتا کر گئی تھی کہ وہ کشف کی طرف جا رہی ہے۔

اچھا میں کال کرتا ہوں۔ ماہر پریشان ساجیب میں موبائل نکالتا بولا تو پانچ گھنٹے پہلے منہا کی دس کالز اور پچاس میسجز دیکھ کر اُس کو افسوس ہوا آج کام زیادہ ہونے کی وجہ سے موبائل سلائٹ پہ کر لیا تھا جس وجہ سے اُس کو پتا نہیں لگا۔

کشف سے ملنے گئی ہے مسیح پہ بتایا تھا مجھے پر میں نے اب دیکھا۔ ماہر رلیکس ہوتا بولا۔
ہممم۔ عانیہ مرزا نے بس اتنا کہا۔

ماہر ان کو دیکھتا کمرے کی طرف چلا گیا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

شیراز بہت اچھا ہے اُس کو قبول کر لوں۔ منہا نے کشف سے کہا۔

میں کر بھی لوں تو وہ نہیں کرے گا تمہارے لیے مجھے سمجھانا ویسے بھی آسان ہے کیونکہ تم اُس کیفیت سے نہیں گزری جس سے میں گزری ہوں۔ کشف بدگمان ہوتی بولی۔

کشف کیا ہو گیا ہے کیوں بات بات پہ کاٹ کھانے کو ڈورتی ہوں۔ منہا نے حیرت سے کہا تو اور کیا کروں زندگی اجیرن بن گئی ہے میری پڑھائی چھوٹ گئی میری ایک قیدی بن گئی ہوں میں جس کو جو کوئی بھی چاہے جیسا بھی چاہے استعمال کر سکتا ہے پر اُس کی اپنی کوئی مرضی نہیں ہوتی بس دوسروں کے اشارے پہ ناچتے جاؤ۔ کشف پھٹ پڑی۔

شوہر کے بہت حقوق ہوتے ہیں کسی نامحرم کے لیے محرم سے غافل نہ ہو تو اچھا ہے۔ منہا نے اس کی دُکھتی رگ پہ ہاتھ رکھا۔

بار بار یاد کروانا ضروری ہوتا ہے کیا میں اگر بھولنے کی بھی کوشش کروں نہ تو کسی نہ کسی طرح اُس کا ذکر آجاتا ہے۔ کشف نے بے بسی سے کہا۔

کیا تھا اُس میں ایسا جو تم اتنا پاگل ہوئی ہو اُس کے لیے۔ منہا نے جاننا چاہا۔

اس کی نظروں میں احترام تھا دل میں پاکیزگی تھی مضبوط کردار کا مالک تھا لڑکیوں کی عزت کرنا جانتا تھا بس میرے معاملے میں سنگدل تھا۔ کشف نے کھوئے ہوئے انداز میں بتایا۔

بھول جانا آسان ہے کوشش کرنا۔ منہا نے کہا
اب میں اُس کو یاد نہیں کرتی اب جب سامنے آئے گا بھی نہ تو میں پہچاننے سے انکار
کردوں گی۔ کشف نے مضبوط لہجے میں کہا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

شروع اللہ کے نام سے جو سب پر مہربان ہے، بہت مہربان ہے
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِقُوهُنَّ بِعَدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمُ ۚ لَا
تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُبَيَّنَةٍ ۚ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ۚ وَمَنْ
يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ ۚ لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا ﴿١﴾

اے نبی! جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دینے لگو تو انھیں ان کی عدت کے وقت طلاق دو، اور عدت کو اچھی طرح شمار کرو اور اللہ سے ڈرو جو تمہارا پروردگار ہے، ان عورتوں کو ان کے گھروں سے نہ نکالو، اور نہ وہ خود نکلیں الا یہ کہ وہ کسی کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں، (۲) اور یہ اللہ کی (مقرر کی ہوئی) حدود ہیں اور جو کوئی اللہ کی (مقرر کی ہوئی) حدود سے آگے نکلے، اس نے خود اپنی جان پر ظلم کیا، تم نہیں جانتے، شاید اللہ اس کے بعد کوئی نئی بات پیدا کر دے۔

فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَأَشْهِدُوا ذَوِي عَدْلٍ مِنْكُمْ وَأَقِيمُوا الشَّهَادَةَ لِلَّهِ ۚ ذَلِكُمْ يُوعَظُ بِهِ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ وَمَنْ يَشَقِّ اللَّهُ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا ﴿۲﴾

پھر جب وہ عورتیں اپنی (عدت کی) میعاد کو پہنچنے لگیں تو تم یا تو انھیں بھلے طریقے پر (اپنے نکاح میں) روک رکھو، یا پھر بھلے طریقے سے ان کو الگ کر دو، اور اپنے میں سے دو ایسے آدمیوں کو گواہ بنا لو جو عدل والے ہوں۔ اور اللہ کی خاطر سیدھی سیدھی گواہی دو،

لوگو! یہ وہ بات ہے جس کی نصیحت اس شخص کو کی جا رہی ہے جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو، اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے لیے مشکل سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کر دے گا۔

وَيَرْزُقُهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ بَلِّغُ أَمْرِهِ ۚ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ﴿3﴾

اور اسے ایسی جگہ سے رزق عطا کرے گا جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہو گا۔ اور جو کوئی اللہ پر بھروسہ کرے، تو اللہ اس (کا کام بنانے) کے لیے کافی ہے۔ یقین رکھو کہ اللہ اپنا کام پورا کر کے رہتا ہے۔ (البتہ) اللہ نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔

وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنْ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَاللَّائِي لَمْ يَحْضُنَّ ۚ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا

﴿4﴾

اور تمہاری عورتوں میں سے جو ماہواری آنے سے مایوس ہو چکی ہوں اگر تمہیں (ان کی عدت کے بارے میں) شک ہو تو (یادر کھو کہ) ان کی عدت تین مہینے ہے، اور ان عورتوں کی (عدت) بھی (یہی ہے) جنہیں ابھی ماہواری آئی ہی نہیں، اور جو عورتیں حاملہ ہوں، ان کی (عدت کی) میعاد یہ ہے کہ وہ اپنے پیٹ کا بچہ جن لیں۔ اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا، اللہ اس کے کام میں آسانی پیدا کر دے گا۔

ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهُ اِلَيْكُمْ ۚ وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَكْفِرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهٖ وَيُعْظِمُ لَهُ اَجْرًا ﴿٥﴾

یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے تم پر اتارا ہے، اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا، اللہ اس کے گناہوں کو معاف کر دے گا، اور اس کو زبردست ثواب دے گا۔

اَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوْنَ عَلَيْهِنَّ ۚ وَ اِنْ كُنَّ اُولَاتٍ حَمْلٍ فَلْيُنفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرَضَعْنَ لَكُمْ فَلْيُؤْتُوهُنَّ اُجُورَهُنَّ ۚ وَ اُتِمُّوا يَمِيْنُكُمْ بِمَعْرُوفٍ ۚ وَ اِنْ تَعَاَسَرْتُمْ فَمَفْضَعُ لَكُمْ اُخْرٰى ﴿٦﴾

ان عورتوں کو اپنی حیثیت کے مطابق اسی جگہ رہائش مہیا کرو جہاں تم رہتے ہو اور انھیں تنگ کرنے کے لیے انھیں ستاؤ نہیں، (۹) اور اگر وہ حاملہ ہوں تو ان کو اس وقت تک نفقہ دیتے رہو جب تک وہ اپنے پیٹ کا بچہ جن لیں۔ پھر اگر وہ تمہارے لیے بچے کو دودھ پلائیں تو انھیں ان کی اجرت ادا کرو، اور (اجرت مقرر کرنے کے لیے) آپس میں بھلے طریقے سے بات طے کر لیا کرو، اور اگر تم ایک دوسرے کے لیے مشکل پیدا کرو گے تو اسے کوئی اور عورت دودھ پلائے گی۔

لَيُنْفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهِ ۖ وَمَن قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنْفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ ۚ لَا يَكْفِ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَّا آتَاهَا ۚ سَيَجْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا ﴿٧﴾

ہر وسعت رکھنے والا اپنی وسعت کے مطابق نفقہ دے۔ اور جس شخص کے لیے اس کا رزق تنگ کر دیا گیا ہو، تو جو کچھ اللہ نے اسے دیا ہے وہ اسی میں سے نفقہ دے، اللہ نے کسی کو جتنا دیا ہے، اس پر اس سے زیادہ کا بوجھ نہیں ڈالتا۔ کوئی مشکل ہو تو اللہ اس کے بعد کوئی آسانی بھی پیدا کر دے گا۔

وَكَايْنٍ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ أَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهِ فَحَاسَبْنَاهَا حَسَابًا شَدِيدًا أَوْ عَذَّبْنَاهَا عَذَابًا مُّكْرًا ﴿٨﴾

اور کتنی ہی بستیاں ایسی ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار اور اس کے رسولوں کے حکم سے سرکشی کی تو ہم نے ان کا سخت حساب لیا، اور انھیں سزا دی، ایسی بری سزا جو انھوں نے پہلے کبھی نہ دیکھی تھی۔

فَذَاقَتْ وَبَالَ أَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهَا خُسْرًا ﴿٩﴾

چنانچہ انھوں نے اپنے اعمال کا وبال چکھا، اور ان کے اعمال کا آخری انجام نقصان ہی نقصان ہوا۔

أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ الَّذِينَ آمَنُوا ۚ قَدْ أَنزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا ﴿١٠﴾

(اور آخرت میں) ہم نے ان کے لیے ایک سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔ لہذا اے عقل والو جو ایمان لے آئے ہو، اللہ سے ڈرتے رہو۔ اللہ نے تمہارے پاس ایک سراپا نصیحت بھیجی ہے۔

رَسُولًا يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللَّهِ مُبَيِّنَاتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ قَدْ أَحْسَنَ اللَّهُ رِزْقًا ﴿١١﴾

یعنی وہ رسول جو تمہارے سامنے روشنی دینے والی اللہ کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، تاکہ جو لوگ ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے نیک عمل کیے ہیں ان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لے آئیں، اور جو شخص اللہ پر ایمان لے آئے، اور نیک عمل کرے، اللہ اس کو ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، جہاں جنتی لوگ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ نے ایسے شخص کے لیے بہترین رزق طے کر دیا ہے۔

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿12﴾

اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان پیدا کیے، اور زمین بھی انہی کی طرح اللہ کا حکم ان کے درمیان اترتا رہتا ہے، تاکہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے اور یہ کہ اللہ کے علم نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے۔

سورہ طلاق کی تلاوت کرنے بعد کشف خاموش سی ہو گئی تھی وہ جانتی تھی طلاق کا عمل اللہ کو سخت ناپسند ہے وہ اب سچے دل سے اس رشتے کو نبھانا چاہتی تھی پر شیراز اس سے جان چھڑوانے چاہتا تھا جس کا اظہار وہ بہت بار کر چکا تھا۔

معرکہ مار لیا ہو تو میرے لیے ایک کپ چائے بنا کر لاؤ سر درد سے پھٹا جا رہا ہے۔ شیراز بالکونی میں آتا کشف سے بولا۔

لاتی ہوں۔ کشف قرآن پاک پہ غلاف چڑھاتی بولی

شیراز اس کا جواب سن کر کمرے میں آتار لیکس سا بیٹھ گیا۔

پانچ منٹ بعد کشف کڑک چائے کا کپ اُس کے لیے لائی۔

شکریہ۔ شیراز کا موڈ اچھا تھا جیسی بولا۔

زیادہ درد ہے تو سرد باؤ؟ کشف نے پوچھا۔

نہیں مجھے تم سے ایک بات کرنی ہے۔ شیراز اُس کا ہاتھ تھام کر اپنے پاس بیٹھا کر بولا

کشف حیرت سے اُس کا نیا روپ دیکھنے لگی۔

کیا بات! کشف نے پوچھا۔

نایاب راضی ہو گئی ہے مجھ سے شادی کرنے کی ڈیڈ اعتراض کریں تو تم ان کو بتانا تمہیں

کوئی مسئلہ نہیں۔ شیراز کی بات پہ اُس کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔

کہہ دوں گی اس بات کے لیے دیکھا واکر نے کی ضرورت نہیں تھی۔ کشف اپنا ہاتھ آزاد

کرواتا بولی۔

مجھے تم سے یہی اُمید تھی۔ شیراز مسرور سا بولا کشف نے افسوس سے اس کی طرف دیکھا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

اگر تم دوسری شادی کرنا چاہتے ہو تو میری بیٹی کو ابھی کے ابھی طلاق دو۔ واجب صاحب کو جیسے ہی یہ بات پتا چلی تھی وہ کشف کو لینے کے لیے چلے آئے۔

واجب کیا بات کر رہے ہو اتنی بڑی بات کیسے کر سکتے ہو۔ اسحاق ظفر نے ان کو سمجھانا چاہا۔

بس اسحاق تمہاری دوستی کی وجہ سے میں نے رشتے پہ حامی بھری جانتا نہیں تھا تمہارا بیٹا کسی اور کی محبت میں گرفتار کا ہو گا۔ واجب صاحب شیراز پہ اچٹکی نظر ڈال کر گویا ہوئے۔

ڈیڈ میں طلاق نہیں چاہتی اور نہ ہی شیراز کی شادی کرنے پہ کوئی اعتراض ہے۔ کشف نے سپاٹ اند اس میں کہا۔

کشف تم خاموش رہو۔ واجب صاحب نے سختی سے ٹوکا۔

کیوں خاموش رہوں میں پہلے شادی کروائی اور اب زور زبردستی شادی کے سات ماہ بعد طلاق کا ٹیک میرے ماتھے پہ لگوانے چاہتے ہیں۔ کشف سر جھٹک کر بولی۔

میری بیٹی کو ابھی کے ابھی طلاق دو۔ واجب صاحب کشف کی بات نظر انداز کرتے شیراز کا گریبان پکڑ کر بولے۔

انکل کنٹرول یوٹر سیلف آپ کی عمر کا لحاظ ہے بس ورنہ۔ شیراز ان کو خود سے دور کرتا بات ادھوری چھوڑ گیا۔

شیراز پلیز مجھے طلاق مت دینا میں تمہارے اور نایاب کے درمیان کبھی نہیں آؤں گی۔ کشف منت کرنے والے انداز میں شیراز سے بولی۔

طلاق دو میری بیٹی کو تاکہ میں اُس کو اپنے ساتھ لیں جاسکوں۔ واجب صاحب نے غصے سے کہا۔

بھائی صاحب کیوں اپنی بیٹی کا گھر برباد کرنے پہ تئلے ہیں۔ مسز اسحاق نے افسوس سے کہا۔

ابھی کو نسا آباد ہے۔ صاحب طنزیہ بولے۔

سوری کشف پر میں تمہیں اپنے ساتھ نہیں رکھ سکتا۔ شیراز کشف کو دیکھ کر سنجیدگی سے
بولا کشف زور سے سر کو نفی میں ہلانے لگی۔

میں شیراز اسحاق اپنے پورے ہوش و حواس میں تمہیں طلاق دیتا ہوں

طلاق دیتا ہوں

طلاق دیتا ہوں۔

شیراز کے خاموش ہونے کے بعد سناٹا چھا گیا تھا مسز اسحاق اپنے منہ پہ ہاتھ رکھ گئی کشف
بے یقین سی شیراز کا چہرہ تکتے لگی دیکھتے ہی دیکھتے زمین بوس ہوئی۔

مختصر یہ کہ

اس بار دل ٹوٹا نہیں مر گیا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

پانچ سال بعد!

موم میں نے پہلے بھی آپ سے کہا تھا اب دوبارہ کہہ رہا ہوں میں دوسری شادی نہیں کروں گا تو مطلب نہیں کروں گا۔ ماہر سخت غصے کی حالت میں بولا۔

میں ماں ہوں تمہاری اگر میں نے تمہاری بات مانی تھی پہلے تو تمہارا بھی فرض بنتا ہے میری بات ماننے کا۔ عانیہ مرزا نے ایمو شنلی بلیک میل کرنا چاہا۔

آپ کا ہر حکم سر آنکھوں پہ مگر جو آپ کہہ رہی ہیں وہ میرے اختیار میں نہیں۔ ماہر نے کہا

میں پوتا چاہتی ہوں تمہاری بیوی بانج ہیں طلاق دے کر رخصت کرو۔ عانیہ مرزا نفرت سے گویا ہوئی۔

موم اگر آپ نے دوبارہ منہا کے بارے میں ایسا کچھ کہا تو میں اس کو اپنے ساتھ لیکر چلا جاؤں گا۔ ماہر ضبط کی حدود چھوٹا بولا پانچ سالوں سے عانیہ مرزا کی ایک رٹ پہ وہ جھنجھلا

گیا تھا جنہوں نے منہا کو ابھی تک بچہ پیدا نہ کرنے پہ دوسری شادی کا کہا ماہر صاف انکار کر گیا تھا ڈاکٹر ز کے مطابق رپورٹس کلیئر جب اللہ چاہے گاتب عطا کر دیں گا اولاد کی نعمت پر یہ بات عانیہ مرزا کو سمجھ نہیں آرہی تھی ان کی تو جیسے برسوں کی خواہش پوری ہو رہی تھی وہ بس منہا کو ماہر کی زندگی سے نکالنا چاہتی تھی۔

کیوں نہ کہوں میں۔ عانیہ بیگم زور سے بولی۔

آپ کی ان باتوں سے منہا ڈپریشن کا شکار ہو رہی ہے ہمیں کوئی نہیں جلدی بچے کی جب اللہ نے دینا ہوا دے گا اگر نہ بھی ہوا تو کوئی بات نہیں پر میں منہا کے علاوہ کسی اور کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ ماہر دو ٹوک کر بولا۔

دیکھتی ہوں میں کیسے نہیں کرتے تم شادی ایک دن خود تم منہا سے اکتا جاؤ گے۔ عانیہ مرزا غرور سے بولی۔

جب ایسا ہوا تو وہ ماہر مَلَک کی زندگی کا آخری دن ہو گا کیونکہ ماہر کی سانسیں منہماہر سے جوڑی ہوئی جنہیں سوائے موت کے کوئی چھین نہیں سکتا۔ ماہر جنونیت بھرے لہجے میں بولا عانیہ مرزا اپنے بیٹے کو بس دیکھتی رہ گئی جو دیوانہ ہو گیا تھا منہماکا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

وہ تیز قدموں سے جارہی تھی جب سائیڈ والا دروازہ کھولا اور کسی نے اُس کو اندر کی جانب کھینچا۔

حمزہ۔ حیانے دل پہ ہاتھ رکھ کر کہا جب کی حمزہ مسلسل اُس کو گھور رہا تھا۔
کیا ہوا ایسے کیوں دیکھ رہے ہو۔ حیانے پوچھا۔

کہاں تھی اتنا ٹائم پانچ منٹ کا کہا تھا تم نے۔ حمزہ نے دیوار پہ دونوں ہاتھ رکھ کر حیا سے سنجیدگی سے پوچھا حیا کا خون خشک ہوا حمزہ کا انداز دیکھ کر۔

حمزہ کو اسکول کے لیے تیار کر رہی تھی پتا ہے تو ہے تمہیں کتنا وقت لگاتا ہے۔ حیا نے منمنا کر کہا۔

یہ حمزہ میرا بیٹا کم ہمارا رقیب زیادہ لگتا ہے جب دیکھو نیچ میں آجاتا ہے۔ حمزہ نے دانت پیس کر کہا۔

خبردار جو میرے معصوم بیٹے کو کچھ کہا تو۔ حیا کے اندر ماں کا جوش جاگا۔

معصوم سیریسلی۔ حمزہ نے معصوم لفظ پہ آنسو اچکائے۔

حمزہ یار کیا ہے اب جانے دو حمزہ کو ناشتہ بھی کروانا ہے۔ حیا نے آرام سے کہا۔

حمزہ کی پرواہ ہے پر میری نہیں۔ حمزہ نے غصے سے کہا۔

حمزہ تم اب بلا وجہ غصے ہوتے ہو حیا نے چڑ کر کہا۔

اپنی حرکتوں کے بارے میں کیا خیال ہے سارا حنزہ کو دو گی تو غصہ تو آئے گا نہ جب سے وہ دنیا میں آیا ہے تم نے میری ذات فراموش کر لی ہے بس حنزہ حنزہ کرتی رہتی ہو۔ حنزہ غصے سے پھٹ پڑا۔

ایسا نہیں ہے حنزہ چھوٹا ہے اُس کو میری ضروری ہے۔ حیانے نرمی سے کہا۔

پانچ سال کا ہونے والا ہے۔ حنزہ نے یاد کروایا ہے

تو پانچ سال کا ہونے والا ہے کونسا پچاس سال کا۔ حیانے لا پرواہی سے کہا۔

حیا۔ حنزہ نے تنبیہ کی۔

تمہیں آفس نہیں جانا کیا؟ حیانے پوچھا۔

جانا ہے۔ حنزہ نے کہا۔

پھر جاکیں نہیں رہے مجھے بھی قید کیا ہوا ہے۔ حیانے کوفت سے کہا۔

میں چاہوں تو پورا دن ایسے کھڑا کر سکتا ہوں۔ حنزہ نے مسکرا کر کہا۔

حمزہ میری جان پلیز جانے دو حمزہ انتظار کر رہا ہو گا۔ حیا نے حمزہ کے گال پہ کس کر کے کہا
جہاں حمزہ فورن پگھلا گیا اور اپنا دوسرا گال اُس کے سامنے کیا تو حیا نے مسکرا کر وہاں پہ بھی
لب رکھے۔

اب اجازت ہے؟ حیا نے فرمانبرداری سے پوچھا۔

یس مائے لو۔ حمزہ نے اُس کی پیشانی چومتے ہوئے کہا۔

جس طرح تم اپنے بیٹے سے جلتے ہو شاید ہی کوئی باپ جلتا ہو۔ حیا حمزہ سے دور ہوتی بولی۔

جس طرح بیٹے کے آنے کے بعد تم شوہر کو بھول گئی ہوں اُس طرح بھی شاید ہی کو بیوی
کرتی ہو۔ حمزہ بھی دو بد بولا حیا تیز نظر اُس پہ ڈالتی باہر نکل گئی۔

حمزہ نے آپ کو تنگ تو نہیں کیا؟ حیا ہما بیگم سے حمزہ لیتی ہوئی بولی۔

نہیں ہم تو باتیں کر رہے تھے۔ ہما بیگم نے مسکرا کر بتایا۔

ممی ناشتہ۔ چار سالہ حمزہ حیا کی گود میں چڑھ کر بولا۔

ابھی لاتی ہوں میں اپنی جان کے لیے ناشتہ۔ حیا محبت سے اُس کے گال چوم کر بولی۔

حمزہ نہیں اٹھا کیا اب تک۔ ہما بیگم نے حمزہ کو آتے نہیں دیکھا تو کہا۔

اٹھ گیا آتا ہو گا۔ حیا نے جواب دیا۔

ڈیڈ۔ حمزہ نے سیرڑھیوں کی طرف دیکھ کر بتایا جہاں نک سک سا تیار حمزہ آرہا تھا۔

کیا ہے ڈیڈ کے بیٹے۔ حمزہ نے زور سے اُس کا گال کھینچ کر کہا جہاں حیا نے پیار کیا تھا نیچے

آتے وقت حمزہ نے دیکھ لیا تھا تبھی ایسا کیا حمزہ کی اس حرکت پہ حمزہ بھاں بھاں کرتا رونا شروع کر چکا تھا۔

حمزہ حد کرتے ہو۔ حیا حمزہ کو گود میں لیتی حمزہ سے بولی۔

اتنا بیباں بچہ نہیں جو گود میں اٹھاتی ہو اس کو۔ حمزہ حمزہ اس سے لیتا بولا۔

جانے کیا پر خاش ہے تمہیں میرے بیٹے سے۔ حیا نرمی سے حمزہ کے گال سہلا کر کہا جو سرخ ہو گئے تھے۔

کوئی نہیں ہے تم ملازمہ سے کہو ہمارا ناشتہ لائے۔ حمزہ نے حمزہ کے آنسو صاف کرتے کہا۔
کہتی ہوں۔ حیا کہہ کر چکن کی طرف جانے لگی۔

اتنی سی بات پہ کون روتا ہے۔ حمزہ صوفے پہ بیٹھ کر حمزہ کو اپنی تھائی پہ بیٹھا کر بولا۔
درد ہوتا۔ حمزہ نے معصوم شکل بنا کر بولا۔

اچھا درد ہوتا۔ حمزہ نے اپنی ناک اُس کی چھوٹی سی ناک پہ مس کرتے کہا تو حمزہ نے زور
سے سر کو جنبش دی۔

میری بیوی سے دور رہو پھر میں روز اچھے اچھے ٹوائیز دوں گا گیم کھیلوں گا ہر بات مانوں
گا۔ حمزہ نے اپنے بیٹے کو لالچ دے کر کہا ہما بیگم کا منہ گھل گیا اپنے بیٹے کی بات پہ۔
آپ کی بیوی میری مٹی۔ حمزہ نے اپنی آنکھوں کو بڑا کرتے ہوئے کہا۔

پہلے میری بیوی ہے تمہارا حق تو بعد میں بنتا ہے۔ حمزہ اُس کی بات پہ بد مزہ ہوتا بولا۔
ناشتہ ٹیبل پہ لگ گیا ہے آجائے۔ حیا واپس آتی ان سے بولی۔

چلو جی ناشتہ ٹائیٹم ہو گیا۔ حمزہ کھڑا ہوتا بولا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

ماہر کی نظر منہا پہ پڑی تو سمجھ گیا وہ بہت دیر سے روتی رہی ہے سرخ ناک اور سو جھی آنکھوں کو دیکھ کر ماہر کو تکلیف ہونے لگی۔

وجہ جان سکتا ہوں ان کو تکلیف دینے کی۔ ماہر نے اُس کی آنکھوں کو چھو کر کہا۔

ماہر آپ پھوپھو کی بات مان لیں۔ منہا نے دل پہ پتھر رکھ کر کہا۔

منہا دوبارہ یہ بات مت کیجئے گا۔ ماہر نے سنجیدگی سے ٹوکا۔

شاید میں آپ کو اولاد کی خوشی نہ دے پاؤں۔ منہا نے دکھ سے کہا۔

اولاد مرد کی قسمت میں ہوتی ہے میری قسمت میں ہوئی تو آپ سے ہو جائے گی اُس کے لیے مجھے دوسری شادی کرنے کے کی ضرورت نہیں میں اُن جاہل مردوں میں سے نہیں

جو اولاد نہ ہونے کا بہانہ کر کے دوسری تیسری شادی کرتے ہیں۔ ماہر منہا کو اپنے ساتھ لگاتا بولا۔

گھر کا ماحول خراب ہو گیا ہے میری وجہ سے آپ اپنی ماں سے سخت ہو جاتے ہیں۔ منہا کی آنکھیں پھر سے نم ہونے لگی۔

موم بات ہی ایسی کرتی ہے خود پہ اختیار کھو بیٹھتا ہوں میں۔ ماہر گہری سانس بھر کر بولا۔ وہ ماں ہے آپ کی آپ ان کے اکلوتے بیٹے ہیں ان کے بھی کچھ ارمان ہو گے آپ کو لیکر۔ منہا نے نرمی سے کہا۔

میں بے بس ہوں منہا آپ کی جگہ میں کسی کو نہیں دے سکتا۔ ماہر نے بے بسی سے کہا۔ میں دعا کروں گی ہمارے درمیان تیسرا ہماری اولاد ہو کوئی عورت نہیں۔ منہا خدشے کے تحت بولی اُس کو دھڑکا لگا رہتا تھا کہ کہیں ماہر اُس سے دور نہ ہو جائے۔

منہا خود کو بلا وجہ کی باتوں پہ پریشان نہیں کریں میں ہوں نہ سب ٹھیک کر لوں گا۔ ماہر
اُس کا ڈر محسوس کرتا محبت سے بولا۔

اللہ کریں سب ٹھیک ہو جائے۔ منہا نے دل میں کہا

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

جہان آپ میرے پاس آئے۔ کشف نے مسکرا کر جہان کو اپنی طرف بلایا جسے سن کر تین
سالہ جہان کھلکھلاتا جہان اپنی پھوپھو کی طرف آنے والا۔ ان پانچ سالوں میں ساگر کی
شادی ہو گئی تھی اپنی کو لیگ لیلہ سے جس سے تین سال کا اُس کا بیٹا تھا اور ایک سال کی بیٹی
ماہم تھی صاحب اور سول بیگم نے کشف کی دوسری شادی کروانی چاہی تھی پر
کشف نے صاف کہہ دیا تھا اگر دوبارہ شادی کا کہا تو وہ گھر چھوڑ کر چلی جائے گی جس پہ اس
بار اس کے ساتھ زبردستی نہیں کی گئی تھی شیراز کے بعد کشف پہلے سے زیادہ سنجیدہ ہو گئی
تھی اب بھی بس جہان اور ماہم کے ساتھ کچھ ہنس بول لیا کرتی تھی ورنہ زیادہ تراکیلے رہنا
پسند کرتی تھی۔

پھوپھو کی جان۔ کشف نے اس کو گود میں اٹھا کر اندر لائی۔

بوت لگی۔ جہان نے تو تلی زبان میں کہا۔

اووہ بھوک لگی ہے ابھی ہم اس کا علاج کرتے ہیں۔ کشف نے گد گدا کر کہا۔

ماہم کہاں ہیں بھابھی؟ کشف نے لیلا سے پوچھا

سورہی ہے رات کو ساری رات ٹھیک سے نہیں سوئی تھی۔ لیلا نے جواب دیا۔

اچھا میں جہان کے لیے دودھ لیکر جا رہی ہوں۔ کشف نے بتایا۔

اورینٹ بسکٹ بھی کھلانا دودھ سے سارا دن تو بس کھیلتا رہتا ہے۔ لیلا نے کہا

آپ بے فکر رہے میں کھلا دوں گی اورینٹ تو ویسے بھی جہان کے فیورٹ بسکٹ

ہیں۔ کشف نے آرام سے کہا۔

پریشان ہیں کچھ؟ کشف جہان کو اپنے کمرے بھیجتی ساگر سے پوچھنے لگی جو پریشانی سے اپنی

پریشانی مسل رہا تھا۔

ہاں بس بزنس کی ٹیشن ہیں کچھ۔ ساگر نے جواب دیا۔

کیوں کیا ہوا ہے؟ کشف نے جاننا چاہا

بس ہمارے شیئرز گرتے جا رہے ہیں ایسا پہلی دفع ہوا ہے مارکیٹ میں ہماری کمپنی کی ویلیو کم ہو گئی ہے دن بدن بزنس میں لوسٹ ہو رہا ہے۔ ساگر نے پریشانی سے بتایا۔

بزنس میں تو ایسا ہوتا رہتا ہے پریشان نہیں ہو آپ۔ کشف نے تسلی کروائی۔

ہم ایم کے کمپنی بہت عروج پہ پہنچ گئی ہے اگر ہماری اُس کے ساتھ اگر پارٹنرشپ ہو جائے تو ہماری لیے فائدہ مند ہو گا۔ ساگر نے پرسوج ہو کر کہا۔

ایم کے یہ کیسا نام ہے؟ کشف نے پوچھا

نام سے کیا ہے سنا ہے بہت کم عرصے سے نام کمایا ہے اُس نے میڈیا پہ سوشل میڈیا

اخبارات میں بہت چرچے ہیں اُس کے پاکستان میں تو اس کا بزنس ہے دوسرے ملک میں

بھی اُس کا بزنس پھیلا ہوا ہے ایک تو ٹی وی چینل کا آفس ہے جہاں اگر رائٹر کا لکھا ہوا اچھا

نہ بھی ہو وہ ڈرائنگیشن کے لیے ڈائریکٹر ایسا چوز کرتا ہے کے فلم ہو یا ڈرامہ سوپر ہٹ ہوتا ہے۔ ساگر نے مزید بتایا۔

انٹر سٹنگ۔ کشف ایمپریس ہوتی بولی۔

سوشل میڈیا سے تم نے بائیکاٹ کر لیا ہے ورنہ پتا ہوتا تمہیں۔ ساگر نے کہا۔

تو آپ ایم کے بزنس میں سے رابطہ کریں اگر آپ کو اُس کے ساتھ کام کرنے میں پرافیکٹ ملتا ہے تو۔ کشف اُس کی بات نظر انداز کرتی بولی۔

ڈیڈ سے بات کروں گا پھر دیکھتے ہیں کیا کہتے ہیں وہ اگر جیسا میں چاہتا ہوں ویسا ہو جاتا ہے تو ہمارا بزنس اپنا مقام واپس حاصل کر سکتا ہے۔ ساگر نے امید سے کہا۔

انشا اللہ ہو جائے گا آپ پریشان نہیں ہو۔ کشف نے تسلی آمیز لہجے میں کہا۔

کمرے میں آکر کشف کی نظر بیڈ پہ پڑے پیپر ز پہ پڑی اپنی زندگی پہ لکھی کتاب اُس نے پوری کر لی تھی جس کا اینڈ کیا تھا اُس کے علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا

ٹی وی چینل کا آفس ہے جہاں اگر رائٹر کا لکھا ہوا اچھا نہ بھی ہو وہ ڈائریکشن کے لیے
ڈائریکٹر ایسا چوز کرتا ہے کہ فلم ہو یا ڈرامہ سوپر ہٹ ہوتا ہے۔

ان پیپرز کو دیکھ کر کشف کے کانوں میں ساگر کی آواز گونجی جس کو نظر انداز کرتی وہ ان
کو سمیٹ کر سائیڈ ٹیبل کے دراز میں رکھ لیا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

واحد مجھے کشف کی بہت فکر رہتی ہے۔ سول بیگم نے چائے کا کپ واحد صاحب کی
طرف بڑھا کر کہا۔

فکریں تو میرے پاس بھی بہت ہیں اُپر سے کشف کا بچپنا ایک بات کو اپنی انا کا مسئلہ بنا کر
بیٹھ گئی ہے۔ واحد صاحب نے گہری سانس بھر کر کہا

آپ کو شیراز سے طلاق کا مطالبہ نہیں کرنا چاہیے تھا۔ سول بیگم نے کہا۔

کیوں نہ کرتا اگر پسند کی شادی کر لیتا تو میری بیٹی سے کون پوچھتا خود تو وہ خوشی خوشی اب
اپنی زندگی گزار رہا ہے۔ صاحب نے نفرت سے شیراز کا ذکر کرتے کہا
پُرانی باتوں کو یاد کرنے کا اب کیا فائدہ آپ کوئی مناسب سارشتہ تلاش کریں جس پہ
کشف بھی انکار نہ کریں۔ سول بیگم نے مشورہ دیتے کہا
ابھی آفس کے کچھ مسئلے مسائل ہیں وہ حل ہو جائے تو سوچتے ہیں۔ صاحب صاحب نے
کہا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

کسی ہو؟ حیا کشف کے گلے ملتی بولی۔

تمہارے سامنے۔ کشف نے جواب دیا۔

اففف کشف مجھ سے تو اچھے سے بات کر لیا کرو کبھی کبھی ہی یہاں آتی ہوں۔ حیا آرام
سے اُس کے بیڈ پہ بیٹھ کر بولی۔

حزہ کو ساتھ نہیں لائی۔ کشف اس کی بات ان سنی کر کے بولی۔

حزہ اپنی دادی کے پاس تھا اس لیے سوچا میں اکیلے آ جاتی ہوں۔ حیا نے جواب دیا

ہممم سہی کیا۔ کشف نے کہا

سنا ہے تم کو کنگ اچھا کرنے لگی ہو میرے لیے پاستا تو بنالوں۔ حیا نے دانتوں کی نمائش کرتے کہا۔

تم بیٹھو میں بنا کر لاتی ہوں۔ کشف کھڑی ہوتی بولی۔

کشف کے جانے کے بعد حیا کمرے کی چیزوں سے چھیڑ چھاڑ کرنے لگی اُس نے سائیڈ ٹیبل کا دراز کھولا تو کچھ پیپر اس کے ہاتھ آئے ان میں کشف کی لکھائی اور ٹائٹل دیکھ کر حیا کو تجسس ہوا۔

پڑھوں تو سہی کیا لکھا ہے محترمہ نہ۔ حیا مزے سے پہلا پیچ کھول کر بولی اُس نے ابھی ایک پیچ پڑھا تھا جب قدموں کی چاپ قریب سنائی دی حیا نے جھٹ سے وہ پیپر ز اپنی پرس میں رکھے اور سیدھی ہو کر بیٹھی تاکہ کشف کو شک نہ ہو۔

اتنی جلدی تیار ہو گیا۔ حیا نے مسکرا کر کہا

بیس منٹ سے زیادہ وقت ہو گیا ہے۔ کشف نے بتایا جس پہ حیا کھسیانی سی مسکرا دی۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

واٹ دا ہیل ایک کام تم لوگوں سے نہیں ہوتا ٹھیک سے۔ ایم کے نے ٹیبل پہ موجود ساری فائلز ماربل کے فرش پہ پھینک کر گر جدار آواز میں کہا سامنے کھڑا اُس کا اسسٹنٹ کانپ کے رہ گیا باہر موجود سارا اسٹاف بھی آپس میں سرگوشیاں کرنے لگے۔
س سو سوری سس سر۔ اسسٹنٹ نے اٹک اٹک کر کہا۔

گیٹ آؤٹ دوبارہ مجھے اپنی شکل مت دیکھانا۔ ایم کے نے غصے سے کہا۔

مس عافیہ میرے کیبن میں آئے۔ اسسٹنٹ کے جانے کے بعد ایم کے بالوں میں ہاتھ پھیرتا انٹرکام پہ بولا ایک منٹ بعد عافیہ کیبن میں موجود تھی۔

اخبار میں نیو اسسٹنٹ کا ایڈ دے جلد سے جلد نیا اور قابل اسسٹنٹ چاہیے مجھے داؤد سے کہے دے شوٹ پہ اُس کو میرے ساتھ ہونا ہے۔ ایم کے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

اوکے سر اور میری رائٹر افروزہ سے بات ہوئی تھی انہوں نے کہا کہ وہ لاسٹ اپیسوڈ ابھی نہیں لکھ سکتی کیونکہ کچھ بڑی ہیں۔ عافیہ نے ڈرتے ہوئے بتایا۔

ان کے ڈرامہ فلحال بند کر دے جب کمپلینٹ لکھ لیں گی تم اس پہ ہم کام کریں گے۔ ایم کے نے جواب کہا۔

جیسا آپ کہے۔ عافیہ سر اثبات میں ہلایا۔

نیو رائٹرز تلاش کریں جو یونیک لکھتی ہوں ناکہ سانس بہوں کا جھگڑا۔ ایم کے نے ایک نیا حکم صادر کیا۔

کیا کہا سر ایم کے نے؟ عافیہ واپس آئی تھی سب نے تجسس سے پوچھا۔

بے چارے کو جاب لیس کر دیا اور کہانیو اسٹنٹ ہائر کرواخبار میں اُس ایڈ دینے کا کہا ہے۔ عافیہ نے منہ بگاڑ کر کہا

پھر سے اس کو تو ابھی ایک ماہ ہوا تھا۔ دوسرے لڑکے نے حیرت سے کہا
ان کے تو سارے کام عجیب ہے اب کہانیو اسٹرز تلاش کرو وہ یونیک لکھتی بھلا نیو اسٹرز کو
کہاں ایکسپیرینس ہوتا ہے لکھنے کا اور سر ہیں کے اتنی بڑی کمپنی میں ان کو موقع دینے کا
سوچ رہے ہیں۔ عافیہ نے راز دانہ انداز میں کہا۔

ہر وقت سڑے ہوئے کیوں رہتے ہیں ویسے وہ؟ شہانہ نے کہا

ضرور کوئی محبوبہ ہوگی اس نے دھوکہ دیا ہو گا جس کا بدلا وہ ہم معصوموں سے لے رہے
ہیں۔ عافیہ نے کہا۔

اگر آپ معصوموں نے گوسپ کر لیا ہو تم بڑائے کرم پانچ منٹ بعد کانفرنس روم میں آئے۔ ایم کے کی بھاری آواز سن کر سب کو جیسے سانپ سونگھ گیا ایم کے سب پہ اڑتے رنگ دیکھتا واپس چلا گیا۔

توبہ یہ ہٹلر کیسے اچانک آجاتے ہیں۔ عافیہ اپنا رکاسانس بحال کرتی بولی۔
ان باتوں کو چھوڑو میٹنگ کا سوچوں جو انہوں نے اچانک منعقد کی ہے۔ دوسرے لڑکے نے کہا تو سب پریشانی سے سوچنے لگے۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

عانیہ مرزا آہستہ سے سیڑھیاں اتر رہی تھی اُسی وقت تیز قدموں سے منہا سیڑھیاں اتر رہی تھی آج اُس کی ڈاکٹر کے ساتھ اپائنٹمنٹ تھی اس لئے وہ جلدی جارہی تھی کیونکہ باہر گاڑی میں ماہر اُس کا انتظار کر رہا تھا عانیہ مرزانے جب اپنے پیچھے منہا کو آتا محسوس کیا تھا سامنے گلاس وال ڈور سے ماہر کو آتا بھی دیکھا جس سے ان کے دماغ میں کلک ہوا ماہر جیسے ہی مین ڈور پہنچا عانیہ مرزارک کر جیسے ہی منہا ان کے کچھ فاصلے پہ ہوئی انہوں نے اپنا پیر

موڑا اور سیڑھیوں سے گرتی چلی گئی ان کے ایسا کرنے سے دور سے یہی ظاہر ہو رہا تھا جیسے
منہانے ان کو دھکا دیا ہو۔

پھوپھو

موم

دونوں کے منہ سے بے اختیار یہ لفظ ادا ہوئے۔

پھوپھو آپ کو زیادہ چوٹ تو نہیں آئی۔ منہا پریشان سی پوچھنے لگی حو کر اپنے کا ڈرامہ
کر رہی تھی۔

پڑے ہٹو ایک تو مجھے دھکا دیا اُپر سے اب ماہر کو دیکھ کر ہمدردی کا نالٹک کر رہی ہو۔ عانیہ
مرزانے جھلا کر کہا منہا ان کی بات پہ ساکت سے دیکھنے لگی۔

موم آپ اندر چلیں۔ ماہر پریشان سا ان کو اٹھانے لگا۔

ماہر میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔ منہا نے جلدی سے وضاحت دی تاکہ ماہر اُس پہ شک نہ کریں۔

تو کیا میں جھوٹ بول رہی ہوں۔ عانیہ مرزا تپ کے بولی۔

ماہر

منہا نے کچھ کہنا چاہا پر ماہر ہاتھ کے اشارے کچھ بولنے سے رک دیا عانیہ مرزا یہ دیکھ کر خوش ہو گئی منہا بے یقین نظروں سے ان کو دیکھنے لگی جواب سہارے سے عانیہ مرزا کو اندر کی طرف لیں جا رہا تھا۔

موم آپ بیٹھے میں ڈاکٹر کو کال کرتا ہوں۔ ماہر نے کہا

ڈاکٹر کی کیا ضرورت ہلکی سی موچ ہے سہی ہو جائے گی پر منہا نے سہی نہیں کیا تم سے شادی کا کیا کہہ دیا وہ تو اس طرح کی حرکتیں کرنے لگی پڑی۔ عانیہ مرزا جھوٹے آنسو بہاتی بولی۔

موم آپ کو غلط فہمی ہوئی ہوگی منہا کیوں کرے گی اُس کے دل میں ایسا کچھ نہیں۔ ماہر
نے رسائیت سے کہا

او وہ تو بیوی ماں سے زیادہ پیاری ہو گئی وہ ٹھیک اور میں غلط۔ عانیہ مرزا آپ کے بولی
میں نے ایسا نہیں کہا موم اور نہ میرا ایسا مطلب تھا منہا صاف دل کی مالک ہے وہ ایسا کرنا تو
دور سوچ بھی نہیں سکتی میں آپ کو غلط نہیں کر رہا پر آپ کو ایسا لگا ہو گا پر منہا ایسا کیوں
کرے گی جب کی وہ خود چاہتی ہے میں آپ کا کہا مانوں۔ ماہر نے ان محبت سے ان کا ہاتھ
تھام کر کہا

میری بات کی تو کوئی اہمیت نہیں جب وہ راضی ہے تو مان لو رو بی آج تک کنواری ہے
تمہاری وجہ سے۔ عانیہ مرزا نے کہا

موم میں دوسری شادی نہیں کر سکتا آپ پلیز بار بار ایک بات نہ کیا کریں آپ کے پیر میں
موچ آئی ہے آرام کریں میں ڈاکٹر کو کال کرتا ہوں۔ ماہر سپاٹ لہجے میں بول کر کمرے
سے باہر نکل گیا عانیہ مرزا اپنے پلان میں فیل ہونے پہ کراہ کے رہ گئی۔

ماہر میرا یقین کریں میں نے پھوپھو کا دھکا نہیں دیا میں بھلا کیوں
شششش

کتنا زیادہ بولنے لگی ہے آپ۔ منہا جو ماہر کو کمرے میں دیکھ کر بولنا شروع ہو گئی تھی ماہر
نے اس کے ہونٹوں پہ انگلی رکھ کر خاموش کروایا۔

ماہر آپ کو مجھ پہ یقین ہے نہ۔ منہا نے اس کے دونوں ہاتھ تھام کر پوچھا
بلکل مجھے پتا ہے آپ ایسا نہیں کر سکتی موم کو غلط فہمی ہوئی ہوگی ورنہ میری منہا تو بہت
معصوم ہے۔ ماہر مسکرا کر اس کو اپنے حصار میں لیتے بولا۔

شکریہ مجھ پہ یقین کرنے کا۔ منہا نے تشکر سے اس کو دیکھ کر کہا۔

اس میں شکریہ کی کیا بات آپ میری محبت میرا عشق ہے تو ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ میں
آپ کا اعتبار نہ کروں۔ ماہر آرام سے بولا۔

آپ بہت اچھے ہیں کبھی کبھی مجھے اپنے آپ پہ رشک آتا ہے کہ اللہ نے مجھے آپ جیسا
ہمسفر دیا۔ منہا خوبصورت مسکراہٹ چہرے پہ سجا کر بولی۔

مجھے تو ہر وقت خود پہ رشک آتا ہے کہ اللہ نے مجھے آپ کے بدولت ایک انمول تحفہ دیا
ہے ورنہ میں آپ کے قابل نہیں تھا اس لیے آپ کو پانے کی چاہ تو کی پر کوشش
نہیں۔ ماہر اُس کا سراپے سینے پہ رکھ کر بولا

ایسا نہیں سمجھا کریں ہم دونوں ایک دوسرے کے قابل ہے تبھی تو خدا نے ہمیں
ملوایا۔ منہا آنکھیں بند کر کے بولی۔

اس لیے اپنے دل میں موجود وہم کو آپ اپنے دل سے نکال دے کیونکہ ماہر مَلک بس
منہا کا ہے اور ہمیشہ اُس کا رہے گا۔ ماہر نے شدت سے کہا

میں جانتی ہوں ماہر صرف منہا کا ہے اور ہمیشہ اُس کا رہے گا ماہر اگر منہا سے دور ہوا تو منہا
مر جائے گی۔ منہا اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں جکڑ کر بولی ماہر اُس کی آخری بات سن کر
تڑپ کر اُس پہ اپنی گرفت مضبوط کی۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

وہ اپنی سوچوں میں گم تھا جب کوئی اُس کے پاس بیٹھ گیا ایم کے نے چونک کر گردن موڑی
تو سامنے بیٹھے وجود کو دیکھ کر اُس کے عنابی ہونٹوں پہ مسکراہٹ آئی۔
بھائی کل پھر آپ لیٹ گھر آئے اتنا بڑا گھر ہے مجھے کبھی کبھار وحشت ہوتی ہے اکیلے رہ
کر۔ اُس کی بہن نے ناراض لہجے میں کہا۔
اکیلے کہاں اتنے سارے لوگ تو ہوتے ہیں یہاں پھر کیوں آپ کو وحشت ہوتی ہے۔ ایم
کے نے محبت سے اپنی کو اپنے ساتھ لگا کر کہا۔
یہ جو ملازموں کی فوج آپ نے اکٹھا کی ہے مجھے تو شک گزرتا ہے کہ کہیں یہ ریموٹ سے
چلنے والے روبوٹ تو نہیں۔ اُس نے منہ بسور کر کہا

میری معصوم بہن روبوٹ تو میرے خیال سے کمپیوٹر سسٹم سے کنٹرول میں ہوتے ہیں
آپ انجنیر پڑھ رہی ہے اتنا تو پتا ہونا چاہیے۔ ایم کے نے اپنی جان سے پیاری بہن کو چھیڑ
کر کہا ایک وہی تو تھی اب اُس کی جان۔

میں نے جسٹ آپ کو ایک مثال دی وہ مجھ سے بات نہیں کرتے مجھ سے کھیلنے بھی
نہیں۔ اپنے بھائی کی بات سن کر منہ بسور کر بولی۔

آپ کو نساپچی ہیں۔ ایم کے نے گھور کر کہا۔

دل تو بچہ ہے نہ عمر کو آپ اگنور کریں۔ اُس نے آنکھ وٹک کرتے کہا جس پہ ایم کے نے نفی
میں سر کو جنبش دی

ویسے بھائی آج چھٹی ہے تو کیوں نہ ہم باہر چلیں۔ ایم کے انکار کرتا پر اپنی بہن کی معصوم
شکل دیکھ کر وہ انکار نہیں کر پایا اور سر کو جنبش دے کر حامی بھری جس پہ اُس کی بہن
چہک کر گال چومتی تیار ہونے چل پڑی ایم کے فقط مسکرا دیا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

کشف میں مارکیٹ جارہی ہوں تم بھی ساتھ چلو۔ لیلا نے کشف سے کہا جو اخبار میں جابر کے ایڈز دیکھ رہی تھی۔

آپ جائے میرا دل نہیں۔ کشف نے مسکرا کر انکار کیا۔

ساتھ چلتی تو اچھا تھا جہان بھی ساتھ ہو گا اُس کو تم سنبھالتی۔ لیلا نے کہا

اچھا میں چادر پہنوں پھر آتی ہوں۔ کشف نے حامی بھرتے کہا

شکریہ۔ لیلا خوش ہو کر بولی۔

پھوپھو ہم تہاں جارہے ہیں؟ جہان نے گاڑی میں بیٹھ کر تو تلی آواز میں سوال کیا۔

ہم شاپنگ پہ جارہے ہیں آپ اچھے اچھے کھلونے لینا وہاں سے۔ کشف نے اس کا ماتھا چوم کر کہا

مجا آئے گا۔ جہان چہکتا بولا

مارکیٹ آکر لیلانے پہلے بچوں کی چیزیں لی جہان نے آئسکریم کی فرمائش کی تو کشف اُس کا ہاتھ پکڑتی دوسری سائیڈ پہ بنے آئسکریم پارلر کی جانب آئی۔

پرس سے پیسے نکالتے وقت کشف کا ہاتھ جہان کے ہاتھ سے چھوٹ گیا تھا جہان کی نظر کلر فل بلونز پہ پڑی تو اُس کی آنکھوں میں چمک ابھری وہ بنا کشف کو بتائے بھاگتا بلونز لینے چلا گیا کشف کا دھیان اُس کی طرف نہیں تھا

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

بھائی آپ میرا انتظار کریں گے یہاں ساتھ چلیں گے۔ گاڑی سے اترنے سے پہلے اُس نے سوال کیا

میں ایک کال سن کر آتا ہوں۔ ایم کے نے سنجیدگی سے کہا جس پہ وہ سر ہلاتی مارکیٹ کے اندر چلی گئی۔ ایم کے گاڑی سے باہر آتا کال پہ بات کرنے لگا کال سے فارغ ہوا تو اُس بچے کی رونے کی آواز آئی ایم کے یہاں وہاں دیکھا پر بچہ نظر نہیں آیا وہ سر جھٹکتا جیسے ہی مڑا تو نظر چھوٹے سے خوبصورت بچے پہ پڑی جو آنکھیں مسلتا رونے میں مصروف تھا۔

آپ کی ممانگم ہو گئی ہیں کیا؟ ایم کے اس کے پاس آکر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر پوچھنے لگا۔
نہیں میں کھو گیا ہوں۔ جہان نے روتے ہوئے جواب دیا تو ایم کے نے اس کو گود میں لیا
آپ آئے کس کے ساتھ آئے تھے؟ ایم نے دوسرا سوال کیا۔

مما پھو پھو بلو نزدیکھے تو یہاں آ گیا پر پتا نہیں پھو پھو ممان کہاں ہیں۔ جہان سو سو کرتا
بولا

بہت کیئر لیس ہیں آپ کی ممان اور پھو پھو۔ ایم کے تاسف سے بولا جس پہ جہان مزید زور
سے رونے لگا ایم کے اس کے اس طرح رونے پہ سٹپٹا گیا
اچھا آپ کی ممان کو تلاش کرتے ہیں تب تک آپ آسکر ایم انجوائے کریں۔ ایم کے نے
بہلانے کی خاطر کہا

پھو پھو آسکر ایم کے پاس۔ جہان رونا بھول کر بولا
اچھا وہاں ہیں تو چلتے ہیں۔ ایم کے نے اس کی ناک دبا کر کہا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

کشف آئسکریم لیکر جہان کو دینا چاہا تو وہ کہیں نظر نہیں آیا کشف کا رنگ فق ہوا اُس نے آس پاس کے لوگوں سے پوچھا مگر سب نے لاعلمی کا اظہار کیا کشف کو سخت ٹمیشن ہونے لگی۔

بھا بھی کو تو بتا دو۔ کشف خود سے کہتی لیلا کو کال ملانے لگی مگر کال ریسپونڈ نہیں ہوئی کشف نے جھنجھلا کر کال کرنا بند کیا۔

پھوپھو۔ کشف پریشان چہرہ لیے مارکیٹ جانے کا سوچ رہی تھی جب اپنے پیچھے جہان کی آواز سن کر وہ فوراً سے پلٹی جہاں جہان ہاتھ ہلاتا اپنی طرف اشارہ کر رہا تھا کشف بھاگ کر اس کے پاس گئی تھی اور دیوانہ وار اس کا چہرہ چومنے لگی۔

کہاں گئے تھے بنا بتائے۔ کشف اس کے چہرے پہ ہاتھ رکھتی بولی۔

گم ہو گیا تھا۔ جہان نے معصومیت سے بتایا

اچھا تو پھر مل کیسے گئے؟ کشف نے گھور کر پوچھا

یہ انکل

ارے انکل کہاں گئے؟ جہان جو ایم کے کی طرف اشارہ کر کے بتا رہا تھا اُس کو ناپا کر حیرت سے بولا کشف نے بھی یہاں وہاں دیکھا پر کوئی ان کی طرف متوجہ نہ تھا اس لیے جہان کو اب کی گود میں اٹھاتی مارکیٹ کی طرف بڑھی۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

اتنی دیر کر دی آپ نے آنے میں؟ ایم کے آیا تو اُس نے پوچھا
چھوٹا بچہ اپنی ماں کو ڈھونڈ رہا تھا اُس کی مدد کرنے کے چکر میں دیر ہو گئی۔ ایم کے نے بالوں میں ہاتھ پھیر کر جواب دیا۔

اچھا تو مل گئی اُس کو اپنی ماں؟ اس نے فکر مندی سے پوچھا

ہاں ایک لڑکی کو پھوپھو کہہ رہا تھا تو میں اُس کو چھوڑتا واپس آگیا۔ ایم کے نے کندھے اُچکا کر کہا

اچھا سہی۔ اس نے سر ہلایا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

حیا نے کشف کی لکھی ساری کہانی پڑھ لی تھی جو اُس کو بہت پسند آئی تھی وہ جان گئی تھی کہ یہ اسٹوری سوائے اینڈنگ کے کشف کی زندگی پہ تھی ساری کہانی پڑھ کر حیا نے سوچ لیا تھا وہ یہ فیس بُک پہ ضرور شیئر کرے گی۔

میرا رقیب کہاں ہیں؟ حمزہ حیا کے پاس آتا بولا

حمزہ باہر لان میں کھیل رہا ہے۔ حیا نے تاسف سے اُس کی جانب دیکھ کر کہا۔

شکر کبھی تو تمہیں اکیلا چھوڑا۔ حمزہ خوش ہوتا اُس کو اپنے ساتھ لگاتا بولا۔

پر اُس کا باپ کبھی نہیں چھوڑتا۔ حیا نے منہ بسور کر کہا

وہ کبھی چھوڑے گا بھی نہیں بہت چاہتا جو ہے۔ حمزہ نے مزے سے کہا۔

ہمم میں چاہتی بھی نہیں کے مجھے چھوڑے۔ حیا اُس کے چہرے پہ بیئرڈ کو چھوتی ہوئی بولی۔

تم چاہو بھی تو مجھ سے چھٹکارا حاصل نہیں کر سکتی۔ حمزہ اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا۔

ریٹلی؟ حیا نے آبرو اچکا کر پوچھا۔

یس مائے لو۔ حمزہ اُس کی پیشانی چوم کر بولا

میں نے نیا آفیشل اکاؤنٹ بنایا ہے۔ حیا نے بتایا

کوئی نئی بات کرو۔ حمزہ نے مسکراہٹ دبا کر کہا

بہت مین ہو تم۔ حیا نے بُرا مان کر کہا

تمہارا ہوں کبھی تعریف کر لیا کرو۔ حمزہ نے معصوم شکل بنا کر کہا

تعریف والا کام بھی کر لیا کرو کوئی۔ حیا نے کہا

چھ سال ہو گئے ہیں ہماری شادی کو۔ حمزہ نے جانے کیا یاد کروانا چاہا۔

اچھا چھوڑو بہت پیارے ہو تم۔ حیا اس کا گال چومتی بولی جس پہ حمزہ مُسکراتا اُس کے گال کھینچ لیے۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

ایم کے کو کیا ضرورت ہمارے ساتھ پارٹنر شپ کرنے کی ہمیں بینک سے لون لینا ہو گا۔ واجب صاحب نے ساگر کی ساری بات سن کر کہا

بینک ہمیں لون نہیں دے گی ہم پہ پہلے ہی پچاس کروڑ کا قرض ہے۔ ساگر نے پریشان لہجے میں بتایا۔

بھائی صاحب سے بات کرتا ہوں۔ واجب صاحب نے دوسرا حل بتایا۔

چھوٹے چچا نے پہلے ہی بہت مدد کی ہے سعید چچا تو ابھی پیرس میں ہیں۔ ساگر نے بتایا۔

اچھا پھر تم ایم کے کے ساتھ میٹنگ ارنج کرو دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے۔ واجب صاحب سرد سانس کھینچ کر بولے۔

میں بات کرتا ہوں انشا اللہ بہتر ہو گا۔ ساگر پر جوش ہوتا بولا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

ایم کے اپنے کمرے میں بیٹھا سگریٹ سُلگا رہا تھا نظریں سامنے دیوار پہ لگے اسکیچ پہ تھی جہاں کسی کا مُسکراتا عکس تھا جس کو دیکھ کر اُس کو سکون محسوس ہوتا تھا وہ جانتا یہ غلط ہے پر وہ یہ غلطی بار بار کرتا تھا دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر ایم کے سگریٹ ایش ٹرے پہ رکھتا دیوار کے سامنے کھڑا ہوا۔

میری بے رونق زندگی میں تم بہار تھی
میرے بے حس دل میں تمہاری سلطنت تھی
تمہارے آنے سے یوں لگا مجھے جیسے

تمہارا ساتھ عمر بھر کا ہو

(رمشا حسین)

ایم کے اسکیچ پہ ہاتھ پھیرتا خوبصورت آواز میں شعر پڑھنے لگا۔

یوناٹ مائن بٹ ایم یوئرز۔ ایم کے اداس بھری مسکراہٹ سے بڑبڑایا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

حیاء نے بنا کشف کو بتائے فیس بک پہ ناول بنا کر پوسٹ کر دیا تھا پر اُس نے آخری قسط اپلوڈ نہیں کی تھی حیا حیران تھی کہ ایک دن میں اتنے ریویوز آگئے تھے کمینٹس لائیکس کمینٹس میں کوئی تعریف کر رہا تھا تو کوئی کمپلیٹ ناول کا لنک مانگ رہا تھا جو حیا مزے سے ریڈ کر رہی تھی کیونکہ اُس کا کوئی ارادہ نہیں تھا آخری قسط پوسٹ کرنے کا کشف نے آخری قسط جو لکھی تھی وہ حیا کو ٹھیک نہیں لگی اُس کے حساب سے کہانی کا اختتام، پیپی ہونا چاہیے تھا جو کی کشف نے نہیں کیا تھا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

سر یہ اسٹوری دیکھے دودن میں دس ہزار شیر تیس ہزار سے زیادہ لائیس اور کمٹس
ہے۔ عافیہ نے ایم کے کی طرف لیپ ٹاپ بڑھا کر کہا۔

مجھے ای میل کر یے گا وقت ملا تو دیکھ لوں گا۔ ایم کے نے سپاٹ انداز میں کہا

سر یہ بہت یونیک اسٹوری ہے آپ کو پسند آئے گی اگر ہم اس پہ ڈرامہ بنائے تو اور بہتر
ہو گا آپ دیکھ لیجئے اگر آپ کو پسند آئی تو میں اس کا آخری اپیسوڈ حاصل کرنے کی کوشش
کروں گی۔ عافیہ نے کہا

رائٹر کا نام؟ ایم کے سنجیدگی سے پوچھا

کے ایم۔ عافیہ نے فورن سے جواب دیا ایم کے نے نظریں اٹھا کر اس کو دیکھا تو عافیہ
گڑبڑا گئی۔

یہی نام تھا سر رائٹر کا ناول کا نام جب کی دل منتظر میرا ہے۔ عافیہ نے وضاحت دیتے کہا

ٹھیک ہے تم جاؤ اب۔ ایم کے سر دسپاٹ لہجے میں بولا اُس کے جانے کے بعد ایم کے نے لیپ ٹاپ اپنی طرف کیا جو عافیہ لے جانا بھول گئی تھی ایم کے اُس پہ سر سری سا پڑھ رہا تھا مگر جوں کہانی شروع ہوئی ایم کے کی آنکھیں تیر سے پھیل گئی تھی گلے میں کانٹے چبھتے محسوس ہوئے تھے۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

منہا کی طبیعت صبح سے خراب تھی ماہر اُس کو ہو اسپتال لیکر آیا تھا جہاں اُن کو پانچ سال بعد خوشخبری ملی تھی جس کو سن کر دونوں کے پاؤں زمین پہ ٹک نہیں رہے تھے۔
منہا ایم سوہیپی۔ ماہر منہا کو زور سے گلے لگاتا بولا۔

ماہر ہم ہو اسپتال میں ہیں۔ منہا سرخ چہرے کے ساتھ ماہر کو دور کرتی بولی۔

تو کیا ہو امیری جان۔ ماہر لا پرواہی سے کہتا دوبارہ اُس کو اپنے گلے لگالیا

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

اب تو آپ خوش ہیں نہ؟ ماہر عانیہ مرزا سے بولا جو حیران تاثر لیے ان کی بات سن رہی تھی ان کو لگا تھا منہا کبھی ماں نہیں بن پائے گی پر قدرت نے ان کی سوچ کو غلط ثابت کر لیا تھا۔
ہممم۔ عانیہ مرزا بس اتنا بول پائی منہا کو وہ خوش نہیں لگی۔

میں آتا ہوں۔ ماہر موبائل جیب سے نکالتا بولا

پھوپھو میں نہیں جانتی آپ کو مجھ سے کیا شکایت ہے پر اتنا ضرور کہوں گی آپ ہمارے بچے کو قبول کیجیے گا مجھے تو شاید آپ نے قبول نہیں کیا۔ منہا ماہر کے جانے بعد عانیہ مرزا سے بولی جو اُس کی بات پہ شرمندہ نظر آرہی تھی۔

میں جان گئی ہوں آپ روبی کو بہو بنانا چاہتی تھی پر یہ قسمت کے فیصلے ہوتے ہیں ہم انسان بس سوچ سکتے ہیں ہوتا وہی ہے جو اللہ چاہتا ہے اور جو اللہ چاہتا ہے وہ بہتر سے بہتر ہوتا ہے میں ماہر کو بہت چاہتی ہوں ماہر بھی مجھے مجھ سے زیادہ چاہتا ہے آپ بھلے مجھے قبول مت کریں پر ماہر کو میرے خلاف کرنے کی کوشش مت کریئے گا۔ منہا نے آہستہ آواز میں کہا جو ماہر نے بخوبی سن لیا تھا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

آپ اتنی اچھی کیوں ہیں۔ منہا کمرے میں آئی تو ماہر اُس کو اپنے حصار میں لیتا بولا۔

کیوں کی میں ماہر کی بیوی ہوں۔ منہا اس کے گلے میں بازوؤں جمائل کرتی بولی

اے لائیک یوئر کانفڈنس۔ ماہر اس کی ناک چومتا شرارت سے بولا۔

آپ کی عنایت ہے اگر آپ مجھے نہ ملتے تو شاید میں اتنا خوش نہ ہوتی مجھے لگتا تھا میں نعیم کی

ہوں جب آپ اپنی محبت کا اظہار کرتے تھے تو مجھے عجیب لگتا تھا میں نہیں جانتی آپ

میرے ہیں میں آپ کی ہوں اور اب ہماری زندگی میں منہا سا مہمان آ رہا ہے۔ منہا نے

مسکرا کر کہا

آپ میری تھی میری رہے گی کسی اور کا نام آپ دوبارہ مت لیجئے گا۔ ماہر سنجیدگی سے بولا

کبھی نہیں لوں گی بس آپ ناراض مت ہوا کریں۔ منہا لاڈ سے بولی ماہر مسکراتا اپنے لب

اُس کی پیشانی پہ رکھے۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

دوماہ بعد!

کچھ پتا چلا۔ ایم کے سپاٹ لہجے میں پاس کھڑے آدمی سے بولا۔

سر وہ ایف بی اکاؤنٹ بند ہو گیا ہے جو ناول اُس پہ پوسٹ ہوا تو اب تو بہت لوگوں نے کیا ہے پر سہی سے پتا نہیں لگا پہلے کس نے کیا تھا۔ آدمی ڈرتے ڈرتے ہوئے بولا۔

باہر نکلو۔ ایم کے جلالی لہجے میں بول کر پاس پڑی کرسی کو ٹھوکر ماری۔

میں کیوں تلاش کر رہا ہوں تمہیں تم میری نہیں۔ ایم کے ہڈیاتی انداز میں چیخ کے بولا

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

تم میرا لکھا ہوا الیک کیسے کر سکتی ہو حیا۔ کشف نے بہت بار کیا ہوا جملہ بولا

تم نے اچھا نہیں کیا اکاؤنٹ ڈیلیٹ کروا کر۔ حیا اُس کی بات سن کر نظر انداز کرتی بولی کتنی مشہور ہو گئی تھی وہ پر کشف کو جیسے پتا لگا تھا اُس نے اکاؤنٹ ڈیلیٹ کرنے کا کہا جس کا صدمہ حیا کو ابھی تک تھا۔

بکو اس نہیں کرو۔ کشف نے گھور کر کہا۔

تمہیں پتا ہے اسلام آباد کا مشہور بزنس میں ایم کے تمہاری ناول کو کتابی شکل دے رہا ہے حیا نے پر جوش آواز میں کہا

وہ ہوتا کون ہے بنا میری اجازت کے میری کتاب کو پبلش کرنے والا۔ کشف آگ بگولا ہوتی بولی

شکر مانوں اتنا نام مل رہا ہے تمہیں میری مانوں ایک دو اور لکھوں عنقریب مشہور ناول رائٹر بن جاؤں گی۔ حیا نے مشورہ دیتے کہا

اُس کے ایم کے سے تو میں نیٹوں گی اتنا بڑا بنس میں بن کر ایسی حرکتیں کر رہا ہے اُس کو شرم آنی چاہیے۔ کشف سخت لہجے میں بولی حیا نے اُس کی بات پہ مسکراہٹ ضبط کی کیونکہ اُس نے جھوٹ بولا تھا۔ بھلا وہ اسٹوری کونسا اُس نے پوری پوسٹ کی تھی جو یہ بلس ہوتی کتابی شکل میں

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

ایم کے ساتھ کل بارہ بجے میٹنگ ہے۔ ساگر نے صاحب کو بتایا۔

بہت مغرور بندہ لگتا ہے دو ماہ بعد تمہیں ملنے کا وقت دیا ہے۔ صاحب صاحب نے کہا

مغرور نہیں مصروف بندہ ہے کام بس کام ہی کرتا ہے اسلام آباد میں تین آفسز ہیں اُس

کے اور وہ دن میں تینوں کا وزٹ کرتا ہے۔ ساگر نے بتایا۔

ہمم تم جانا اُس سے بات کرنا کوشش کرنا ڈیل فائنل ہو اگر نہ ہوئی تو ہم لاہور والا پلاٹ بیچ

دے گے۔ صاحب صاحب نے کہا

پر ڈیڈ وہ تو کشف کے نام نہیں۔ ساگر نے تصدیق چاہی

ہے پر کیا کریں وقت ایسا آگیا ہے۔ صاحب صاحب نے افسوس کرتے کہا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

تیری تصویر دیکھی تو مچل اٹھا دل

لگتا تھا مجھے تجھ سے محبت نہیں رہی۔

کشف ساکت سی لیپ ٹاپ پہ ایم کے کی معلومات دیکھ رہی تھی ایم کے کی لاتعداد
تصویریں دیکھ کر اُس کو اپنی بینائی پہ شک گزرا۔

ایم کے دابزنس ٹائیکون جس نے حال میں اپنا بزنس اسلام آباد میں سیٹ اپ کیا اُس سے
پہلے وہ جرمنی میں رہتا تھا کم عرصے میں اُس نے بزنس کی دُنیا میں بہت نام کمایا تھا ایم کے کا
کہنا ہے بزنس کے لیے کچھ ہو یا نہ ہو دماغ کا ہونا ضروری ہوتا ہے ساری بات دماغ کی ہوتی

ہے ورنہ ہاتھ میں موجود پیسہ بھی کسی کام کا نہیں ایم کے کا اصل نام موحد یوسف ہے پر
دُنیا اُس کو ایم کے کے نام سے جانتی ہے۔

ساری تحریر پڑھ کر کشف کا گلا خشک ہوا تھا وہ اب تک بے یقین سی تھی اُس کا سر درد سے
پھٹا جا رہا تھا یوں لگ رہا تھا جیسے سوچ سوچ کر پاگل ہو جائے گی۔

تم کروڑوں روپے کی مالک ہو تمہیں کیا لگتا ہے ہم تمہارا رشتہ میڈل کلاس لڑکے سے
کریں گے۔

ایم کے کمپنی بہت عروج پہ پہنچ گئی ہے اگر ہماری اُس کے ساتھ اگر پارٹنرشپ ہو جائے تو
ہماری لیے فائدہ مند ہو گا۔

اُس کے کانوں میں کبھی صاحب صاحب کا حقارت بھرا جُملا گونج رہا تھا تو کبھی ساگر کی بات
یاد آرہی تھی جو اُس نے کہا تھا

یا اللہ ایسا بھی ہوتا ہے آپ نے کیوں دوبارہ یاد کروایا جب کی میں اُس کو مکمل طور پہ بھولنا چاہتی تھی۔ کشف کانوں پہ ہاتھ رکھتی شکوہ کرنے لگی۔

یا اللہ وہ کبھی میرے سامنے نہ آئے پلینز۔ کشف خدا سے التجا کرنے لگی جب کی دل زور زور سے دھڑک رہا تھا جس وہ نظر انداز کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

حسابِ عمر کا اتنا گوشوارا ہے
تمہیں نکال کر دیکھا تو سب خسارہ ہے

.. Novel Galaxy ..

کہاں سے لاؤں وہ نصیب

جو تجھے میرا کر دے

ایم کے (موحد) ٹیرس پہ سگریٹ کے گہرے کش لگا رہا تھا جب اُس کی بہن عروسہ اُس کے پاس آئی ایم کے نے اپنی بہن کو دیکھ کر سگریٹ پیروں کو نیچے مسل دی۔

بھائی آپا سے بات ہوئی تھی کچھ دنوں میں یہاں آرہی ہیں۔ عروسہ نے پر جوش آواز میں بتایا

یہ تو بہت اچھی بات ہے صائمہ آپا کے بچوں کے ساتھ وقت گزارے گی تو کچھ دن آپ کو اکیلے پن کا احساس بھی نہیں ہے ہو گا۔ ایم کے نے مسکرا کر کہا۔
آپ مستقل کوئی بندوبست کریں نہ۔ عروسہ نے درخواست کی۔
وہ کیسے۔ موحد کو سمجھ نہیں آیا۔

شادی کر لیں بھائی آپ کی بیگم ہو گی پھر بچے کتنا مزہ آئے گا پھر۔ عروسہ نے چہکتے کہا
موحد کے چہرے کے تاثرات سپاٹ ہوئے تھے۔

رات بہت ہو گئی ہے آپ جا کر سو جائے۔ موحد اُس کی بات سرے سے نظر انداز کرتا بولا
ہمیشہ شادی کی بات کو یوں اگنور مت کیا کریں۔ عروسہ نے شکوہ کیا۔
میری زندگی میں شادی کی گنجائش نہیں۔ موحد سپاٹ لہجے میں بولا

کیوں نہیں بھائی سب کچھ تو پالیا آپ نے پھر شادی کیوں نہیں آپ خوش کیوں نہیں رہتے
ہم جب چھوٹے گھر میں رہا کرتے تھے تب بھی آپ پر سکون ہوتے تھے پھر ایسا کیا ہوا
ہے جو آپ کے لہجے میں عجیب درشتی آگئی ہے کہاں آپ نرم گفتار تھے اور اب بات بات
پہ غصہ کرنا آپ کی تربیت کا خاصہ بن گیا ہے۔ عروسہ نے سوال پہ سوال کیا۔

عروسہ اندر جائے۔ موحد نے دو ٹوک کہا

نابتائے مجھے آپ آئے گی تو وہ خود آپ سے پوچھے گی میرے سوال تو نظر انداز کر لیتے ہیں
ان کے نہیں کر پائے گے۔ عروسہ ناراض لہجے میں کہتی وہاں سے چلی گئی جب کی موحد
آسمان پہ موجود ستاروں کے جھرمٹ کو دیکھنے لگا جو کالی رات میں چمکدار خوبصورتی کا منظر
پیش کر رہے تھے۔

درد بھی خود ہوں دوا بھی خود ہوں

اپنے ہر سوال کا میں جواب بھی خود ہوں

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

آج ایم کے (موحد) کے ساتھ ساگر کو میٹنگ اٹینڈ کرنی تھی پر کسی مسئلے کی وجہ سے ایم کے کو کراچی جانا پڑا تھا یہ بات ساگر کو پتا چلی تو اُس کو غصہ آیا تھا اُس کو وقت دے کر کہیں اور اُس کا جانا ساگر کی انا کو ٹھیس پہنچی تھی مگر بات ایسی تھی کہ اُس کو صبر کرنا پڑا۔

ایسا کرتے ہیں جب وہ آئے تو اُس کا پر سنل نمبر لو پھر ہم اُس کو گھر پہ دعوت دے گے گھر میں ڈسکشن ہو تو ٹھیک ہے کیا پتا اگلی بار بھی ایسا نہ کریں۔ ساگر نے واپس آکر صاحب صاحب کو ساری بات بتائی تو انہوں نے کہا

پر سنل نمبر میں اس کے اسٹنٹ سے حاصل کر لوں گا بس وہ ہماری دعوت قبول کریں۔ ساگر پُر سوچ انداز میں بولا۔

کر لیں گا ہم نے جو اس بار کنٹریکٹ بنایا ہے اُس میں بہت پئسا لگایا ہے۔ صاحب صاحب نے تسلی آمیز لہجے میں کہا تو ساگر بھی کچھ پر سکون ہوا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

آپ اپنا مقصد بھول گئی ہیں کیا؟ روبی نے تنک کر عانیہ مرزا سے کہا
بھولنے کی کوشش میں ہوں ماہر بہت خوش ہے منہا کے ساتھ مجھے اپنے بیٹے کی خوشی میں
خوش ہونا چاہیے ناکہ کے اپنی مرضی اُس پہ مسلط کروں جس میں وہ زرہ بھی خوش نہ
ہو۔ عانیہ مرزا نے آرام سے جواب دیا۔

اتنے سالوں سے آپ نے مجھے ماہر کے خواب دیکھائے اور اب ایسا کہہ رہی ہیں۔ روبی
مٹھیاں بھینچ کر بولی۔

اتنے سالوں میں تمہیں ماہر سے ملا ہی کیا لاکھ کوششیں کی پر ماہر کو ایمپریس نہ
کر پائی۔ عانیہ مرزا کا لہجہ مزاق اڑانے جیسا تھا
آپ کا کوئی حق نہیں میری انسلٹ کرنے کا۔ روبی تلملا کر بولی۔

دیکھو رونی میں چاہتی تھی تمہاری شادی ماہر سے ہو پر اب منہا ماں بننے والی ہے ماہر خوش ہے بہت اس لیے تم اب کسی اور سے شادی کر لوں میں اپنے بیٹے کی خوشیوں کے درمیان نہیں آؤں گی ویسے بھی میں بہت زیادتی کر چکی ہوں منہا کے ساتھ یہ جان کر بھی کے کی وہ میری بھتیجی ہے۔ عانیہ مرزا نے سنجیدگی سے کہا۔

یہ اچھا ہونے والا ڈرامہ آپ پہ بالکل سوٹ نہیں کر رہا۔ رونی جھلا کر کہتی واک آؤٹ کر گئی۔

.. Novel Galaxy ..

کام سے جلدی آگئے آپ۔ منہا ماہر سے کہا جو اُس کے بیٹھا تھا۔
دل نہیں لگ رہا تھا وہاں سوچا بیگم کے پاس آ جاؤں۔ ماہر نے مسکرا کر کہا
آپ کے دل کا تو کیا ہی کہنا۔ منہا نے نفی میں سر کو جنبش دی۔
میرا بے بی کیسا ہے؟ ماہر نے اُس کے پیٹ پہ ہاتھ رکھ کر کہا۔

ٹھیک ہے بہت۔ منہا نے بتایا

مجھے اب انتظار نہیں ہو رہا۔ ماہر بے صبری سے بولا

ابھی تو دو ماہ ہوئے ہیں جہاں آپ نے اتنے سال انتظار کیا وہی کچھ مہینے اور صبر کرے۔ منہا نے مسکرا کر کہا

وہ تو کر رہا ہوں۔ ماہر نے منہ بنا کر کہا

آپ کو کچھ چاہیے میرے ذہن سے نکل گیا پوچھنا۔ منہا نے سر پہ ہاتھ مار کر کہا

آپ کی توجہ کے طلبگار ہیں۔ ماہر نے آنکھ و نک کرتے کہا

کافی پیتے ہیں نہ اس وقت اُس کا پوچھ رہی تھی۔ منہا نے گھور کر کہا

کمرے میں رہے آپ کچن میں جانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ماہر حکیمہ لہجے میں بولا۔

آپ تو ابھی سے اتنے سینسٹو ہو رہے ہیں۔ منہا نے اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیر کر کہا

آپ کے معاملے میں ابھی سے نہیں شروع سے سینسٹوپوزیسیو ہوں۔ ماہر نے اُس کے دونوں ہاتھوں کو تھام کر کہا۔

اندازہ ہو رہا ہے آہستہ آہستہ۔ منہا اُس کے کندھے پہ سر رکھ کر بولی تو ماہر نے اُس کے گرد بازوؤں جمائے کیے۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

بھائی آجکل لیٹ آتے ہیں نہ گھر۔ کشف نے لیلا سے کہا

ہم بزنس میں لوسٹ جو ہو رہا ہے ساگر تو پریشان رہتا ہے بہت دعا کرو ایم کے ان کی دعوت قبول کر لیں۔ لیلا نے کہا ایم کے نام پر کشف کا دل زور سے دھڑکا تھا۔

دعوت کیسی؟ کشف نے سر سری انداز اپناتے پوچھا۔

گھر پہ اپائیمنٹ تھی ساگر کی اُس کے ساتھ پر کسی وجہ سے اُس کو آؤٹ کا سٹی جانا پڑا تو میٹنگ گھر پہ رکھی گئی ہے۔ لیلا نے بتایا

بز نس کی باتیں اب گھر میں ہوگی۔ کشف ناگواری سے بولی

کیا کہہ سکتے ہیں ساگر نے تو مجھ سے کہا تھا جب وہ آئے تو بہت اچھا سا اہتمام کیا جائے۔ لیلا نے ہاتھ میں پکڑی میگزین ٹیبل پہ رکھ کر کہا۔

کسی فائیو اسٹار ہوٹل یا ریسٹورنٹ میں بھی تو میٹنگ ہو سکتی تھی نہ۔ کشف نے پھر کہا تمہیں کیا مسئلہ ہے وہ سب تو ڈرامینگ روم میں ہو گے۔ لیلا نے مشکوک نظروں سے اُس کو دیکھ کر پوچھا۔

مجھے کیا مسئلہ ہونا ہے بس ایک بات کی۔ کشف نے کندھے اُچکا کر خود کو نارمل کرتے ہوئے کہا

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

موحد تمہیں اب شادی کرنی چاہیے۔ صائمہ نے چائے کا کپ اُس کی طرف بڑھا کر کہا شادی کرنے سے کیا ہوگا۔ موحد نے تلخ سوال کیا

جس لا حاصل کو سوچ کر خود کو تکلیف دیتے ہو اُس تکلیف میں شاید کوئی کمی آجائے۔ صائمہ نے سنجیدگی سے کہا افغان کی زبانی ساری بات اُس کو پتا چل چکی تھی۔

آپا کیا ہم کوئی اور بات نہیں کر سکتے۔ موحد نے چڑ کر کہا

ضرور کر سکتے ہیں سوچ رہوں اس بار تمہاری بات پکی کر لوں کسی لڑکی کے ساتھ۔ صائمہ نے مزے سے کہا

پلیز آپا۔ موحد بے زار ہوا۔

زندگی اکیلے نہیں گزاری جاسکتی سمجھنے کی کوشش کرو۔ صائمہ نے سمجھانا چاہا

گزر جاتی ہے ابھی بھی گزر رہی ہے بعد میں بھی گزر جائے گی۔ موحد لا پرواہی سے بولا

زندگی گزارنے سے بہتر نہیں اُس کو گھل کر جیا جائے۔ صائمہ نے آس سے اُس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

شادی کا میرا فحال کوئی ارادہ نہیں سو پلیز آپ شادی کرنے کا نہ کہے۔ موحد نے کہا

موحد سے ایم کے بن کر کافی روڈ ہو گئے ہو کہاں موحد ہر بات مانتا تھا پر اب ماں کے جانے کے بعد ایم کے بہنوں سے لا پرواہ ہو گیا ہے۔ صائمہ افسوس سے کہتی چلی گئی جب کی اُس کی بات موحد کے دل پہ کسی خنجر کی طرح لگی تھی۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

لیلا اور کشف یہ ساتھ بیٹھ کر باتیں کر رہی تھی جب سول بیگم نے ایک تصویر کشف کے سامنے کی۔

کیا ہے یہ۔ کشف نے انجان بن کر سوال کیا

لڑکا ہے آمریکا میں جا کر رہتا ہے ماں باپ میں کوئی ہے نہیں بہت اچھا لڑکا ہے تم ایک بار مل کر ڈن کرو تو ہم شادی کی بات کریں۔ سول بیگم نے سنجیدگی سے کہا

میرا یہاں رہنا آپ سب کو کٹ رہا ہے تو بتادے میں چلی جاؤں مگر خدا کے واسطے یہ ٹھہرڈ کلاس کے رشتے میرے سامنے نہ کیا کریں۔ کشف ہاتھ جوڑ کر بولی۔

ہر بات کو غلط رنگ مت دیا کرو کشف۔ سول بیگم نے ٹوک کر کہا
میں کچھ نہیں جانتی اب اگر آپ نے مجھ سے شادی کی بات کی تو میں یہ گھر چھوڑ کر چلی
جاؤں گی ڈھونڈتے رہیے گا پھر۔ کشف تیز آواز میں کہتی سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی
کیا ہو گا اس لڑکی کا۔ سول بیگم سر پکڑ کر بولی۔
آپ پریشان نہ ہو ٹھیک ہو جائے گی خود ہی۔ لیلانے ان کے کاندھے پہ ہاتھ رکھ کر تسلی
کروائی۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

ایم کے (موحد) آفس میں بیٹھا رانگ چیئر پہ جھول رہا تھا جب اس کے کیبن کا دروازہ
نوک ہوا۔

کم ان۔ ایم کے نے سنجیدگی سے کہا

سر ساگر مرزا آپ کا پرسنل نمبر چاہتے ہیں اُن کی آپ کے ساتھ میٹنگ بھی جو کینسل کر دی تھی آپ نے۔ آنے والا اُس کا اسسٹنٹ تھا جس نے ساری بات اُس کے گوش گزار کی۔

ساگر مرزا سن آف واحب مرزا؟ ایم کے (موحد) فورن اپنی جگہ سیدھا ہو کر بولا۔
یس سروہ آپ سے کچھ بات کرنا چاہتے ہیں شاید ہماری کمپنی کے ساتھ پائٹرن شپ کرنا چاہتے ہیں۔ اسسٹنٹ نے مزید بتایا
پائٹرن شپ؟ ایم کے (موحد) حیران ہوا۔

جی لگتا کچھ ایسا ہی ہے ان کا بزنس آج کل گھاٹے میں ہے پہلے ورنہ ان کا بزنس سب سے اُپر ہوا کرتا تھا بہت سارے اوارڈز بھی مل چکے ہیں ان کو بیسٹ بزنس مین اور سال میں سب زیادہ کمانے والی کمپنی اُن کی ہی ہوا کرتی تھی پر شاید اب ان کے عروج کا زوال آیا ہے۔ اسسٹنٹ نے بڑے افسوس سے بتایا۔

میرا نمبر دو ان کو اور کل اُن کے ساتھ میٹنگ فکس کرو۔ ایم کے (موحد) نے فورن سے کہا

جیسا آپ کہے سر۔ اسسٹنٹ نے تابعداری سے کہا

ہممم۔ ایم کے نے بس اتنا کہا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

تیار رہنا شام میں ڈنر پہ چلیں گے سب۔ ساگر نے لنچ ٹائم سب سے کہا۔

کیوں کیا ہوا بہت خوش لگ رہے ہو؟ سمول بیگم نے پوچھا باقی سب بھی اُس کو دیکھنے لگے
کشف کا جب کی سارا دھیان کھانے پہ تھا۔

ہمارا ایم کے گروپ آف کمپنی سے رابطہ ہو گیا ہے میٹنگ ہوگی تو انشا اللہ ڈیل فائنل ہوگی
تو ہمارا بزنس میں ڈوبا ہوا نام پھر سے روشن ہو جائے گا۔ ساگر خوشی سے بولا اُس کی بات پہ
کشف کا نوالہ گلے میں اٹک سا گیا تھا

اللہ کریں ایسا ہو۔ نور احمد صاحب نے کہا

میں بات کروں گا اُس سے نمبر ہے اُس کا میرے پاس اب تو کل اُس نے میٹنگ رکھی ہے
تو میں کہوں گا وہ میٹنگ یہاں گھر پہ ہو۔ ساگر نے مسکرا کر بتایا۔

اچھا کیا اب آگے اللہ جانے۔ صاحب صاحب نے کہا کشف کا دل ہر چیز سے اچاٹ ہو گیا
تھا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

امید ہے آپ کل ہمارے گھر ضرور آئے گے۔ ساگر نے کال پہ ایم کے سے کہا

آپ اصرار کر رہے ہیں تو ضرور۔ ایم کے نے جواب دیا۔

اوکے تو کل آپ کا انتظار رہے گا۔ ساگر شکر کا سانس ادا کرتا بولا۔

میں وقت پہ پہنچ جاؤں گا اس لیے آپ کو انتظار کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ ایم

کے نے سنجیدگی سے کہا

اچھی بات ہے پھر۔ ساگر سر ہلاتا بولا

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

کیا واقعہ ایم کے وہ ہے جس سے تمہیں محبت تھی۔ حیا نے حیرت سے کشف سے کہا
ہممم ہمشکل تو نہیں ہو سکتا اُس کا میں نے گوگل پہ اُس کی معلومات حاصل کی تھی۔ کشف
بے تاثر لہجے میں بولی۔

یقین نہیں ہوتا ویسے لوگ سچ کہتے ہیں وقت ایک سا نہیں رہتا۔ حیا کھوئے ہوئے انداز
میں بولی۔

میں کل تمہاری طرف آؤں گی۔ کشف نے فون دوسرے کان کے پاس رکھ کر کہا
تم اُس سے بھاگ کیوں رہی ہو؟ حیا نے پوچھا

میں کیوں بھاگوں گی ویسے بھی مجھے اب کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کشف نے مضبوط لہجے میں
کہا

تم کہتی ہو تو مان لیتی ہوں ورنہ مجھے لگا شاید سالوں پُرانی محبت پھر سے جاگ اُٹھی ہے حیا
کے شرارت سے کہا

بکو اس نہیں کرو۔ کشف اپنے دل کی آواز سن کر گھبرا کر بولی۔

کشف اگر فرق نہیں پڑتا تو اُس کا سامنا کرو ویسے بھی اُس کی نظر میں تم شادی شدہ ہو کونسا
وہ تمہیں چاہتا ہے ہو سکتا ہے اس نے شادی کر لی ہو گی ایک دو بچے بھی ہو گے۔ حیا اُس کا
صبر آزماتی بولی

دو بچے ہو یاد اس مجھے کیا پرواہ میں اب اُس کو اس لائق بھی نہیں سمجھتی کے اُس کا سامنا
کروں۔ کشف نخوت سے بولی۔

اچھی بات ہے۔ حیا نے گہری سانس لیکر کہا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

موحد تیار ہوتا باہر جانے کو نکل رہا تھا جب صائمہ اُس کے سامنے آئی۔

ماشا اللہ بہت پیارے لگ رہے ہو۔ صائمہ نے مسکرا کر کہا

شکریہ۔ موحد ہلکی مسکراہٹ سے بولا۔

مرزا خاندان کالنگ اُس لڑکی سے جوڑا ہے نہ۔ صائمہ نے پوچھا

آپا پلیز۔ موحد بے بس ہوتا بولا

میں بس ایسے پوچھ رہی ہو لڑکی شادی شدہ ہے اب تمہاری کم ہمتی کی وجہ سے تو اُس کے گھر والے کی مدد کیوں کر رہے ہو؟ صائمہ نے جاننا چاہا

ایسا کچھ نہیں یہ بزنس ہے یہاں پر سنل اور پرو فیشنل باتوں کو الگ الگ رکھا جاتا ہے۔ موحد نے سنجیدگی سے کہا

ٹھیک ہے ویسے لڑکی پیاری تھی تمہیں

آپا۔ موحد ضبط کرتا بولا

اچھا اچھا میں نہیں کہتی کچھ اب جاؤ تم۔ صائمہ ہونٹوں پہ انگلی رکھ کر بولی۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

کشف کو پتا تھا دس بجے موحد یہاں آجائے گا اس وجہ سے وہ فوراً سے اُس کے آنے سے پہلے جانا چاہتی تھی پر اُس کے جانے کا سن کر جہان بھی تیار ہو گیا تھا کہ ساتھ چلے گا اس لیے اُس کو لیٹ ہو گیا تھا

بھابھی جہان ریڈی ہے؟ کشف نے عجلت سے کہا

ریڈی ہے پکڑو۔ لیلانے مسکرا کر کہا کشف جہان کا ہاتھ پکڑتی باہر جانے لگی سیڑھیاں اترتے وقت اُس کی نظر جب ساگر کے ساتھ آتے وجود پہ پڑی تو وقت جیسے تھم سا گیا تھا گرے کلر کے کورٹ وائٹ شرٹ کے ساتھ وائٹ پہنے بالوں میں جیل لگائے وہ بہت جاذب نظر آ رہا تھا کشف کو وہ پہلے سے زیادہ خوبصورت اور پرکشش لگا تھا دل بے ایمان ہو گیا تھا اُس کو دیکھ کر دوسری طرف موحد کی نظر پہ اُس پڑی تو کچھ حیران بھی ہوا تھا پر حیرانی کو بھلائے وہ کشف کو دیکھ رہا تھا جو گلابی کلر کے سادہ سے سوٹ میں تھی کندھوں کے اطراف وائٹ شال پہن رکھی تھی جب کی آنکھیں ویران سی تھی موحد کو جانے

کیون وہ اُداس معلوم ہوئی تھی اتنے سالوں بعد وہ اُس کے سامنے تھی پر اُس کے ساتھ بچہ دیکھ کر موحّد کو یاد آیا تھا وہ کسی اور کی ہے یہ بات پتا ہو کر بھی اُس کو تکلیف ہوئی تھی کشف چلتی ہوئی بالکل اُس کو نظر انداز کرتی گزر گئی تھی جیسے پہچانتی ہی نہ ہو موحّد کے قدموں کی رفتار دھیمی ہو گئی تھی دل سے اچانک آواز آئی تھی کیا اُس نے پہچانہ نہیں یا وہ ان چھ سالوں میں بھول چکی تھی اُس کا انداز تو اُس کو یہی سوچنے پہ مجبور کر رہا تھا جو اُس کو بہت بُرا لگا تھا

بہت قریب سے آنجان بن کر گزرا ہے

وہ جو دور سے ---- پہچان لیا کرتا تھا۔۔۔!

کیا ہوا اندر چلو نہ۔ ساگر نے اُس کو ایک جگہ کھڑا ہوا دیکھا تو کہا۔

کچھ نہیں بس ایسے ہی۔ موحّد مسکرا کر بولا ساگر اُس کو لیکر ڈرائیونگ روم میں آیا جہاں صاحب صاحب پہلے سے موجود تھے صاحب صاحب بہت گرم جوشی سے اُس کے ساتھ ملے

مجھے اندازہ نہیں تھا آپ اتنی کم عمری میں اتنا بڑا مقام حاصل کیا ہے میں سمجھا کوئی بڑی عمر کا مرد ہو گا۔ واجب صاحب ہنس کر بولے

بس اللہ کا کرم ہے۔ موحد نے بس اتنا کہا ملازم ریفریشمنٹ کا سامان بھی لیکر آگیا تھا۔

آپ کے اسٹنٹ نے تو ساری بات بتائی ہو گی۔ ساگر کے موحد سے کہا

جی مجھے ہر بات کا علم ہے۔ موحد نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

یہ فائل ہے اس میں ہمارے نیو پراجیکٹ کی ساری انفارمیشن ہے۔ ساگر نے فائل اُس کی طرف بڑھا کر کہا۔

موحد نے ساری فائل پہ نظر ڈالی تھی وہ ان کے کام سے ایمپریس ہوا تھا ویسے بھی وہ یہاں ڈیل فائل کرنے آیا تھا چاہے پھر کام پسند نہ بھی آتا تو۔

آپ۔

موحد نے جیسے بولنا شروع کیا اُس کا فون رنگ کرنے لگا

ایکسیوز پلینز۔ موحد نے ایک نظر اسکرین پہ جگمگاتے نمبر پہ ڈال کر کہا۔

شیور۔ ساگر نے کہا

ہیلو۔ موحد تھوڑا فاصلے پہ آتا کال ریسیو کیے بولا۔

سر آپ نے جو معلومات حاصل کرنے کا کہا تھا وہ پتالگ گیا آئے ڈی حیا حمزہ نام لڑکی کی تھی لیکن جو اُس نے ناول پوسٹ کیا تھا کیا تو اُس کے خود کا لکھا ہوا نہیں تھا اُس کا رائٹر کے ایم تھا مطلب کشف مرزا۔ موحد کی دھڑکن تیز ہوئی تھی کہانی پڑھ کر اُس کو شک تو ہو گیا تھا پر اب جیسے اُس کے شک پہ مہر لگ گئی تھی۔

ٹھیک ہے۔ موحد بہت دیر بعد بس یہی بول پایا

سر آپ نے یہ بھی کہا تھا جب اُس رائٹر کا پتالگ جائے تو اُس کا ڈیٹا بھی معلوم کرنا جو میں نے کیا کشف مرزا کی شادی آج سے چھ سال قبل ہوئی تھی پر سات ماہ بعد اُس کے شوہر نے طلاق دے ڈالی تھی اُس کے بعد وہ اپنے والدین کے گھر میں رہتی تھی ایک دو جگہ

جائز بھی کر چکی ہیں پر پھر ریزائن دے دیتی ہے۔ لڑکا جانے کیا کچھ موحد سے کہہ رہا تھا جب کی موحد کا سر طلاق لفظ پہ بُری طرح چکرایا گیا تھا اُس کا وجود زلزلوں کی زد میں آ گیا تھا۔

پکی انفارمیشن ہے؟ موحد بے یقین سا تھا۔

ہینڈ رڈ پر سنٹ۔ دوسری طرف سے پر جوش آواز اُبھری موحد ساکت سا موبائل کو ہاتھ میں پکڑتا واپس جگہ پہ پہنچا۔

کیا ہوا از ایوری تھنگ اوکے؟ ساگر نے پوچھا

یس مجھے کچھ سوچنے کا وقت چاہیے تھا ایسے ایک دم سے میں ڈیل فائل نہیں کر سکتا میں کچھ دنوں تک آپ کو جواب دو گا پھر ہم کنٹریکٹ سائن کرے گے۔ موحد نہیں جانتا تھا یہ بات اُس نے کیوں کی جب کی وہ سب طے کر آیا تھا پر اب اُس کے ارادے بدل گئے تھے۔

سوچنا کیسا سب کچھ آپ کے سامنے ہے۔ صاحب نے کہا

میں اتنا بڑا فیصلہ اتنی جلدی نہیں لیں سکتا میں ایسے ہی آپ کو ففٹی پرسنٹ کا مالک نہیں بنا سکتا نہ۔ موحد نے ہلکی مسکراہٹ سے کہا

اس میں بس ہمارا نہیں آپ کا بھی فائدہ ہو گا۔ ساگر کو اُس کی بات بُری لگی۔

ہو سکتا ہے میں کچھ دن سوچوں گا پھر آپ کو جواب دوں گا۔ موحد اپنی بات پہ قائم رہا تو مجبوراً صاحب اور ساگر کو اُس کی بات ماننی پڑی جس سے موحد کی آنکھوں میں چمک اُبھری۔

.. Novel Galaxy ..

لا حاصل ہی سہی پر محبت تجھ سے ہی ہے

توں ملے یا نہ ملے فقط چاہت تیری ہی ہے

کیا سوچ رہی ہو؟ حیا نے خاموش بیٹھی کشف سے پوچھا۔

یہی کے زندگی میں ایسا کیوں ہوتا ہے جس انسان کا سامنا نہیں کرنا چاہتے جس کا چہرہ نہیں دیکھنا چاہتے جن سے ہم ملنا نہیں چاہتے تو وہ لوگ اچانک سے کیوں آجاتے ہیں ہماری زندگی میں؟ کشف نے اپنی الجھن بتائی۔

یہ زندگی یہ دنیا ایسی ہی ہے یہاں جس سے جتنا بھاگو گے تقدیر تمہیں اُس کے روبرو آکر کھڑا کریں گی اس لیے کسی سے بھاگنا چھوڑ دینا چاہیے۔ حیا نے اُس کے برعکس سکون سے جواب دیا۔

اور جس کو پانا چاہتے ہیں اُس کو اتنا ہی ہماری دسترس سے دور کیا جاتا ہے۔ کشف اُداس مسکراہٹ سے بولی

اُداس رہنا چھوڑ دو کشف جو ہونا تھا وہ ہو گیا کب تک اُس بات کا سوگ مناتی رہو گی۔ حیا نے رسائیت سے کہا

میں کسی بات کا سوگ نہیں منا رہی بس اب پہلے والی بات بھی نہیں میری زندگی میں۔ کشف تلخ لہجے میں بولی۔

کیوں نہیں ہے بلکل ہے ہم ہے تمہارے ساتھ تم خود کے لیے ہمارا سوچو ہمارے لیے خود کو پہلے کی طرح کر لوں تاکہ ہم تمہاری فکر سے دور ہو جائے۔ حیا نے اُس کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر کہا۔

تم لوگوں کا سوچو مطلب شادی کر لوں۔ کشف طنزیہ بولی

میں نے ایسا تو نہیں کہا۔ حیا بُرا مان کر بولی

مطلب تو وہی تھا نہ۔ کشف دوبدو ہو کر بولی

ہر بات کا غلط مطلب مت نکالوں کرو ضروری نہیں جو تم سمجھ رہی ہو حقیقت بھی ویسی

ہو۔ حیا نے سنجیدگی سے کہا

میں یہاں کچھ پل سکون کے لیے آئی تھی پر شاید میرا سکون اب کہی نہیں۔ کشف اُٹھ کر بولی۔

کیا ہو گیا ہے کشف ناراض کیوں ہو رہی ہو میں نے جسٹ بات کی تم سے۔ حیا اُس کو اٹھتا
دیکھ کر پریشان ہو کر بولی۔

میں ناراض نہیں بس مجھے فلحال اکیلے رہنا ہے اس لیے میں جا رہی ہوں۔ کشف نے جواب
دیا

میرا کیا اب تم پہ حق نہیں تم سے میں بات بھی نہیں کر سکتی۔ حیا شکوہ کرتی بولی۔
ایسا نہیں ہے بس میرا دل نہیں لگ رہا یہاں۔ کشف اُس کے گلے لگ کر بول کر چلی گئی حیا
نے دُکھ سے اُس کو جاتا دیکھا۔

.. Novel Galaxy ..

موحد واپس اپنے گھر آیا تو کشف کے بارے میں سوچنے لگا اُس کو وہ بہت خاموش اُداس
سنجیدہ لگی تھی پہلے والی چمک اُس میں تھی ہی نہیں اور یہ بات اُس کو پریشان کیے جا رہی
تھی کہی نہ کہی وہ ان سب باتوں کا ذمیدار خود کو سمجھ رہا تھا کشف کا اُس کو نظر انداز کرنا یہ

بات یاد آتے ہی اُس کو اپنے دل میں تکلیف اُٹھتی محسوس ہوئی وہ کہاں عادی تھا کشف کے
اس انداز سے مگر پانچ سالوں میں بہت کچھ بدل گیا تھا جس کو موحد اب ٹھیک کرنا چاہتا تھا
اب ایسی کوئی مجبوری کوئی دیوار نہیں تھی جو اُن کے بیچ آتی ایسا موحد کا ماننا تھا۔

تم تھک نہیں جاتے میری محبت نظر انداز کرتے کرتے اپنا سر دترین رویہ رکھتے رکھتے۔
ایک دن ایسا آئے گا جب تم میری ان فضول باتیں سننے کے لیے بے قرار اور بے چین
رہو گے میری ایک جھلک دیکھنے کو ترسو گے۔

کشف کی کہی پُرانی باتیں دماغ میں گونجی تو چہرے پہ اُداس مسکراہٹ نے بسیرا کیا۔
میٹنگ اچھی نہیں ہوئی کیا؟ صائمہ موحد کے ساتھ کھڑی ہوتی ہوئی بولی۔
اچھی تھی پر ابھی کچھ فائنل نہیں ہوا۔ موحد نے جواب دیا۔

کیوں؟ صائمہ نے جاننا چاہا

بس میں چاہتا ہوں اتنا بڑا ڈسپینشن ایسے نہ لوں ویسے بھی میرے سارے بزنس میں کسی اور کا حصہ بھی ہے۔ موحد نے سنجیدگی سے کہا

جیسا تمہیں ٹھیک لگے۔ صائمہ اُس کی بات سمجھ کر بولی۔

آپا اگر میں کوئی فیصلہ کروں تو آپ میرا ساتھ دے گی؟ موحد نے اپنے اندر بے چین کرتا سوال کیا۔

افکورس دوں گی۔ صائمہ نے مسکرا کر کہا۔

شکریہ۔ موحد تشکر سے بولا۔

کیا بات ہے مجھ سے شیئر کرو۔ صائمہ نے اُس کے چہرے پہ اُلجھن دیکھی تو کہا۔

آج مجھے پتا چلا اُس کی طلاق ہو چکی ہے۔ موحد آسمان کی طرف دیکھ کر بولا

کشف کی؟ صائمہ حیران ہوئی

جی۔ موحد بس اتنا بول پایا

خوشی ہو رہی ہے یا افسوس۔ صائمہ نے عجیب سے سوال کیا

ظاہر ہے افسوس خوشی کیوں ہوگی۔ موحد نے فوراً سے کہا

افسوس تو مجھے بھی ہوا تم سے خوشی کا اس لیے کہا کہ شاید خوشی محسوس کر رہے ہو گے کہ اللہ نے سالوں پرانی محبت سے ملوایا تمہیں اُس قابل بھی بنایا کہ اب تمہیں اپنے قدم بڑھاتے وقت یہ خیال نہیں آئے گا کہ تم اُس کے لیے ٹھیک نہیں تم اُس کی ضروریات پوری نہیں کر سکتے اور نہ یہ سوچو گے کہ تمہارا ساتھ پا کر وہ بس ہر چیز کے لیے ترس جائے گی۔ صائمہ نے آرام سے کہا

میں ایک بات بتانا چاہتا ہوں آپ سے۔ موحد ان کی بات پہ گہری سانس لیکر بولا۔
کہو۔ صائمہ نے اجازت دی۔

میں کشف سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ موحد نے کہا

یہ فیصلہ کرتے وقت دیر نہیں کر دی تم نے۔ صائمہ نے افسوس سے کہا

پتا نہیں پر میں مزید دیر نہیں کرنا چاہتا۔ موحد نے جواب دیا

میں ساتھ ہوں تمہارے پر مجھے نہیں لگتا وہ لڑکی اب تمہارا ساتھ چاہے گی دوسرا اُس کے
گھر والوں کا بھی تو مسئلہ ہو گا۔ صائمہ نے کہا

میں سب ہینڈل کر لوں گا آپ بس میرے حق میں دعا کریں۔ موحد نے کہا

وہ تو میں ہمیشہ کرتی ہوں۔ صائمہ نے مسکرا کر کہا

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

صبح کشف ناشتہ کی ٹیبل پہ آئی تو سب کو خاموشی سے ناشتہ کرتا دیکھا کل وہ لیٹ گھر آئی
تھی اور آکر اپنے کمرے میں چلی گئی تھی اس لیے کل میٹنگ میں کیا ہوا اُس بات سے ابھی
وہ ناواقف تھی کشف نے سب پہ ایک نظر ڈالی پھر سر جھٹک کر اپنا ناشتہ کرنے لگی۔

سب خاموش کیوں ہیں آج؟ ناشتہ کے بعد کشف سے رہا نہیں گیا تو لیلیا سے پوچھ لیا۔

ایم کے نے کنٹریکٹ کرنے کے لیے سوچنے کا وقت مانگا ہے ساگر کا ماننا ہے کہ شاید ایم کے انکار نہ کر دیں اس کا ڈیل کا ہونا بے حد ضروری ہے اس لیے سب پریشان ہے۔ لیلا نے ساری بات اُس کو بتائی

اور بھی تو ہے ڈیڈ اور بھائی بس ایم کے کی مدد کیوں چاہتے ہیں۔ کشف نے کہا کیوں کے جو فائدہ ایم کے سے کام کرنے پہ ہمیں ہو گا وہ دوسری کمپنیز کے ساتھ پارٹنرشپ کرنے سے نہیں ہو گا۔ لیلا نے جواب دیا۔

اچھا تو ڈیڈ اور بھائی اپنا فائدہ دیکھ رہے ہیں۔ کشف عجیب لہجے میں بولی ایسا ہی سمجھو۔ لیلا نے سر ہلاتے کہا۔

جتنا ایم کے کا نام ہے پھر مجھے نہیں لگتا وہ ہمارا ساتھ دے گا۔ کشف نے اپنا خدشہ بیان کیا ایسا تو نہیں بولوں اچھا بولو اور سوچو تا کہ سب اچھا ہو۔ لیلا نے اُس کی بات سن کر ٹوکتے ہوئے کہا جس پہ کشف طنزیہ مسکرائی۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

حمزہ آج کل آفس سے لیٹ کیوں آتے ہو؟ حیا حمزہ کا کوٹ ہینگ کرتی بولی۔

کام زیادہ ہے بہت بڑا کنٹریکٹ ملا ہے اس وجہ سے لیٹ ہو جاتا ہوں۔ حمزہ نے مسکرا کر جواب دیا۔

تو تم تو بوس ہو اسٹاف سے کہا کرو نہ۔ حیا نے منہ بسور کر کہا

اسٹاف کے ساتھ ساتھ میرے حصے میں بھی تو کام آتا ہے اور بوس ہونے کا یہ مطلب تو نہیں میں سارا کام ان کے حوالے کر کے خود آرام سے بیٹھ جاؤ۔ حمزہ اُس کی بات پہ مسکرائے بنانہ رہ سکا۔

اچھا پر کوشش کیا کرو جلدی آنے کی حمزہ بھی بہت بار پوچھتا ہے تمہارا۔ حیا نے کہا

اوکے میری جان۔ حمزہ مسکرا کر اُس ماتھا چوم کر بولا

فریش ہو جاو تب تک میں کھانا لگواتی ہوں۔ حیا نے کہا

ٹھیک ہے اور امی کہاں ہیں؟ حمزہ نے واشروم کی طرف جا کر سوال کیا۔

وہ تو چچا جان کے ساتھ کیسی بزنس پارٹی میں گئی ہیں۔ حیانے بتایا تو حمزہ سر کو جنبش دیتا
واشروم چلا گیا حیا بھی نیچے کھانے کا کہنے جانے لگی۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

اپنا خیال نہیں رکھتی اس لیے ڈاکٹر نے کہا آپ کمزور ہیں۔ آج ماہر منہا کو منتھلی چیک اپ
کے لیے لیں گیا تھا جہاں ڈاکٹر نے منہا کو اپنا زیادہ خیال رکھنے کا کہا تھا تب سے ماہر منہا سے
ناراض ناراض سا تھا کہ وہ اُس کی غیر مودگی میں اپنا خیال نہیں کرتی اور منہا سر جھکا کر
کسی مجرم کی طرح گاڑی میں بیٹھی ہوئی تھی۔

اتنا خیال تو کرتی ہوں اپنا۔ منہا نے منہ بسور کر کہا جس پہ ماہر نے ایک گھوری سے نوازہ۔
اگر رکھتی تو مجھے کہنا نہ پڑتا۔ ماہر نے کہا

آپ ناراض تو نہ ہو اب میں کو نسا لا پر وائی کرتی ہوں آپ اتنا خیال کرتے ہیں تو مجھے کیا ضرورت ہے۔ منہا نے اُس کے ہاتھ پہ اپنا نازک ہاتھ رکھ کر کہا

جو بھی پر آپ خود سے لا پر واہ نہیں ہوگی دوبارہ آپ کے ساتھ ایک اور نہا وجود ہے جس کا خیال آپ کو رکھنا ہے۔ ماہر نے نرمی سے کہا

میں دوبارہ آپ کو شکایت کا موقع نہیں دوں گی۔ منہا نے معصومیت سے کہا تو ماہر مسکرایا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

ایم کے (موحد) آفس میں تھا جب انٹر کام پہ اُس کو خبر ملی کے صاحب اور ساگر اُس سے ملنے آئے ہیں یہ جان کر موحد کے چہرے پہ مسکراہٹ آگئی۔

اُن کو میرے کین میں بھیجو۔ ایم کے (موحد) نے کہا۔

اسلام علیکم! موحد اپنی جگہ اُٹھ کر مصافحہ کرتا بولا

وعلیکم اسلام! دونوں نے سلام کا جواب دیا۔

ہم کنٹریکٹ کے مطلق آپ سے بات کرنے آئے ہیں۔ ساگر نے کہا

جی میں بھی آپ سے بات کرنا چاہتا تھا۔ ایم کے (موحد) نے کہا

تو آپ نے کیا سوچا؟ صاحب صاحب نے سنجیدگی سے دریافت کرنا چاہا۔

آپ کا بہت نام بھی تھا آپ جو ہماری کمپنی سے ڈیل کرنا چاہتے ہیں وہ بھی ہمیں پسند ہیں

لیکن۔ ایم کے (موحد) اتنا کہتا خاموش ہو گیا

لیکن کیا؟ ساگر نے سوال کیا

لیکن میری ایک شرط ہے۔ موحد نے کہا

شرط کونسی شرط بزنس شرطوں پہ تو نہیں ہوتے۔ صاحب صاحب کو اُس کی بات پسند نہیں

آئی۔

میری طرف سے آپ اس کو ایک ڈیل سمجھ لیں اگر آپ نے میری بات مان لی تو میں آپ کی کمپنی کے شیئرز جو آپ نے بیچ دیئے تھے وہ واپس مل سکتے ہیں آپ کا نام دوبارہ اپنا مقام حاصل کر سکتا ہے۔ موحد نے کندھے اُچکا کر کہا

صاف صاف سے بتائے۔ ساگر نے کہا

میں آپ کی بیٹی سے شادی کرنا چاہتا ہوں اگر آپ میرا پروزل ایکسیپٹ کر لیں گے تو میں آپ کا پروزل ایکسیپ کروں گا۔ موحد صاحب صاحب کی طرف دیکھ کر بولا کیا بکواس ہے یہ۔ صاحب صاحب غصے سے اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔

ہم یہاں آپ سے ڈیل کرنے آئے ہیں اور آپ ہماری عزت پہ بُری نظر ڈال بیٹھے ہیں۔ ساگر بھی غصے سے بولا

کول ڈاؤن نہ تو میں بکواس کر رہا ہوں اور نہ میری آپ کے گھر کی عزت پہ بُری نظر ہے
میں تو بس عزت سے آپ کے گھر کی عزت کو اپنی عزت بنانا چاہتا ہوں۔ اُن کے برعکس
موحد سکون سے بولا۔

ہم لعنت بھیجتے ہیں چلو ساگر۔ صاحب موحد سے کہتے آخر میں ساگر سے مخاطب
ہوئے۔

سوچ لیں یہ آفر بہت اچھی ہے آپ کی بیٹی کو بہت خوش رکھوں گا۔ موحد نے ایک بار پھر
کہا

ساگر غصہ سے اُس کی طرف بڑھنے لگا پر صاحب نے اُس کا بازو پکڑ لیا ساگر ایک
تیکھی نظر اُس پہ ڈالتا وہاں سے چلا گیا ان کے جاتے ہی موحد کے چہرے سے مسکراہٹ
غائب ہوئی تھی۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا ان کے گھر والوں کو اعتماد میں لینا چاہیے تھا پھر رشتے کی بات کرتے ایسے تو تم نے سارا معاملہ بگاڑ دیا ابھی تو کشف کو بھی ماننا تھا تمہیں۔ صائمہ کو موحد نے بتایا تو اُس نے افسوس سے کہا

آپ مجھے جو سہی لگا میں نے وہ کیا۔ موحد نے جواب دیا۔

تم یہ بات پانچ چھ سال پہلے کرتے تو اچھا تھا۔ صائمہ نے کہا

تب اُن کا ری ایکشن اِس سے زیادہ بُرا ہوتا اُن کا لگتا میں پُسو کی وجہ سے ان کی بیٹی سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ موحد تلخ انداز میں بولا

وہ جو بھی سوچتے پر تمہیں کوشش کرنی چاہیے تھی اپنی محبت کو کسی اور کے حوالے نہیں کرنا چاہیے تھا عاشق تو اپنے محبوب پہ کسی کا سایہ برداشت نہیں کرتا پر تم نے کیا کیا۔ صائمہ نے تاسف سے کہا

مجھ پہ طنزیہ کرنا آسان ہے میں اُس کو حاصل کر بھی لیتا نہ تو آج جو جتنی تکلیف میں ہوں تب اور زیادہ ہوتا جب وہ تنگی زندگی گزارنے سے تنگ آکر مجھے چھوڑ کر چلی جاتی میں کبھی برداشت نہیں کر پاتا محبت نہ پانے میں اتنی تکلیف نہیں ہوتی جتنی پا کر کھونے میں ہوتی ہے۔ موحد اُس کی بات پہ بولا۔

عورت بڑا گھر پُسا نہیں چاہتی وہ ایک مخلص شوہر کا ساتھ عزت دینے والا شوہر مان دینے والے شوہر کا ساتھ چاہیے ہوتا ہے اگر ایک عورت کو اپنے شوہر سے یہ سب ملتا ہے نہ تو پھر چاہے اُس کا شوہر کسی جھونپڑی میں ہی کیوں نہ رہے عورت بناؤ ف کیے خوشی خوشی اس کے ساتھ رہتی ہے۔ صائمہ نے سنجیدگی سے کہا

کتابی باتیں ہیں۔ موحد بے یقین ساتھ۔

تمہیں ایسا لگتا ہو گا ورنہ امی کی مثال تمہارے سامنے تھی بُرے حالت میں بھی انہوں نے ابا کا ساتھ نہیں چھوڑا تھا چار بچوں کی ذمیداریاں الگ سے تھی کبھی کبھی ان کو فاقہ کرنا پڑتا تھا پر کبھی ابا سے شکوہ شکایت نہیں کی مذاق میں بھی یہ نہیں کہا ان سے کہ وہ خوش

نہیں ہر حالات میں ہر وقت ان کے چہرے پہ سکون ہوتا تھا۔ صائمہ کہہ کر چلی گئی موحّد کو اپنی بات پہ شرمندگی ہونے لگی۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

کشف کو لیلانے بتا دیا تھا موحّد کی شرط کے بارے میں جس کو سن کر وہ شاک میں چلی گئی تھی اُس کو نہیں تھا پتا موحّد ایسا بھی کر سکتا تھا پر یہ بات جان کر وہ اپنے اندر کوئی احساس محسوس نہیں کر پائی بس ایک خالی پن سا تھا جو اُس کو محسوس ہو رہا تھا۔
چچا جان نہیں مانے گے پریشان نہیں ہو۔ حیانے کشف کو تسلی کروائی۔
کیا میں اتنی بے مول ہوئی جو جب چاہے جو چاہے جیسے چاہے استعمال کرنا چاہتا ہے۔ کشف نے سپاٹ انداز میں کہا

ایسا کیوں بول رہی ہو کشف خود تم نے ہی تو بتایا تھا اسٹیٹس کی وجہ سے وہ تمہاری طرف
قدم نہیں بڑھاتا تھا اگر وہ وجہ ختم ہوئی ہے تو اُس نے کوشش کی پر تم نہیں چاہتی تو ایسا
نہیں ہو گا کونسا چچا جان اُس کو ہاں کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ حیا نے سنجیدگی سے کہا
بات اُن کی نہیں بات موحد عرف ایم کے کی ہے جس نے پہلے مجھے ٹھکرایا میری محبت کی
توہین کی اور اب مجھ سے شادی کرنا چاہتا ہے اسے میں اب کیا سمجھو۔ کشف نے اُس کو
دیکھ کر کہا

تم کچھ بھی نہیں سمجھو۔ حیا نے گہری سانس بھر کر کہا

محبت انسان کو بے بس کیوں کرتی ہے کیوں ہم محبت سے پیچھا نہیں چھڑوا سکتے کیوں ہمارا
نرم دل کسی پتھر دل رکھنے والے انسان کے ساتھ لگتا ہے کیوں ہم چاہتے ہیں جن سے
ہمیں محبت ہے وہ بھی کرے۔ کشف نے ایک ساتھ سوال کیے۔

محبت کو سمجھنا اتنا آسان ہوتا تو کیا ہی بات تھی۔ حیا نے مسکرا کر کہا پر کشف مسکرا بھی نہ
پائی۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

ڈیڈ ہمیں ایم کے کی آفر کے بارے میں سوچنا چاہیے۔ ساگر نے کچھ جھجھک کر کہا وہ اس وقت اسٹڈی روم میں تھے۔

دماغ ٹھیک ہے تمہارا ایک ڈیل کے لیے میں اپنی بیٹی کی شادی اُس سے کروادوں۔ صاحب صاحب نے گھور کر کہا

آپ میری بات سمجھنے کی کوشش تو کریں آپ اور امی بھی تو اُس کی شادی کروانا چاہتے ہیں تو ایم کے کیوں نہیں۔ ساگر نے ایک اور کوشش کی۔

ساگر میں اُس کا رشتہ کسی کنٹریکٹ کے تحت نہیں کرے گے اب دوبارہ یہ بات مت کرنا۔ صاحب صاحب نے جیسے بات ختم کی۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

کشف آج کچھ چیزیں لینے کے لیے گاڑی لیکر نکلی تھی جب گاڑی آدھے راستے پہ رک گئی تھی

کشف نے دیکھا تو گہری سانس لیکر رہ گئی اُس نے آس پاس دیکھا ایک جگہ کافی سنسان تھی کشف کو گھبراہٹ ہونے لگی۔

یا اللہ اب میں کیا کروں۔ کشف پریشانی سے بڑبڑائی۔

وہ کھڑی ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ دور سے بایک آتی نظر آئی جس میں دو لڑکے موجود تھے وہ بایک سیدھا آتی عین اُس سامنے رکی کشف مدد کا کہنے والی تھی مگر اُن کی نظریں اپنے وجود پہ محسوس کی تو چادر کا کونا مضبوطی سے تھام لیا۔

ہم چھوڑ آتے ہیں بیٹھ جائے۔ ایک لڑکا سر تا پا اُس کو دیکھ کر بولا

اپنا راستہ ناپو مجھے ضرورت نہیں۔ کشف تڑخ کے بولی

اوو و آپ تو غصہ ہو گئی۔ دوسرا خباثت سے ہنستا بولا۔

جاؤ نہیں تو میں شور مچاؤں گی۔ کشف نے دھمکی دی۔

ہاہاہاہاہا۔ میڈم یہاں کون ہے جو آپ کی آواز سن کر آئے گا۔ لڑکا اُس کی بات پہ زور سے

ہنستا بولا

کشف ان کو دیکھنے کے بعد بھاگنے کا سوچ کر فورن سے ڈور لگائی۔

ارے فالو کرو اس کو بچنی نہیں چاہیے۔ لڑکے نے کہا تو دوسرے نے فورن سے بانیٹک

اسٹارٹ کر کے کشف کے پیچھے لگائی۔

کشف ان کو اپنے قریب دیکھ کر گھبرا گئی تھی بھاگ بھاگ کر اُس کا سانس پھول گیا تھا پہلے

لڑکے نے اُس کی چادر کو کھینچا تو کشف کا پاؤں چادر میں اٹکا جس سے وہ نیچے گر پڑی۔

آآآ

کشف کی چیخ نکل گئی جب کی وہ دونوں اب قہقہہ لگا کر رہے تھے۔

ماننا پڑے گا ہو تو بڑی جیدار۔ لڑکا اس کے گال پہ ہاتھ رکھتا بولا مگر کشف نے نفرت سے اُس کا ہاتھ جھٹکا۔

تیری تو۔ لڑکے نے اس کے بال مٹھیوں میں جکڑے

کینے انسان چھوڑو مجھے۔ کشف درد ضبط کرتی بولی۔ جب کی دوسرا لڑکا اُس کی چادر اُتار کر دور پھینک چکا تھا کشف کا دل کیا زمین پھٹے اور وہ اُس میں سما جائے۔

لڑکی سے دور رہو۔ اپنے پیچھے آتی بھاری آواز سن کر دونوں نے مڑ کر دیکھا کشف نے سامنے دیکھا تو اُس کے لب پھڑپھڑائے

موحد۔

کیوں تیرے چاچے کی بیٹی لگتی ہے۔ لڑکے نے بازو چڑھا کر کہا موحد جو سرخ آنکھوں سے کشف کو دیکھ رہا تھا اُس کی بات پہ تیکھی نظر اُن پہ ڈالی موحد چلتا اُن کے مقابل ہوا اور اپنی تپیلی کشف کے سامنے کی جس پہ کشف نے فوراً سے اپنا ہاتھ رکھ دیا۔

ابے دور ہٹ۔ لڑکے نے اُس کو دھکا دیا جس پہ موحد نے زوردار مکہ اُس کے منہ پہ مارا
لڑکے کو اپنا جبر اٹوٹا محسوس ہوا۔

تیری تو۔ دوسرے لڑکے نے اپنے ساتھی کو مار کھاتا دیکھا تو آگے آیا موحد نے اپنی ٹانگ
اُس کی ٹانگ میں الجھا کر نیچے گرا دیا کشف حیرت سے موحد کے پیچھے کھڑی سارا منظر
ملاحظہ فرما رہی تھی۔

بس یا اور ڈور چاہیے۔ موحد دونوں کی ٹانگوں پہ حملا کرتا بولا جس پہ وہ کراہ کر سامنے ہاتھ
جوڑ لیے۔ موحد ان کو چھوڑتا دور جا کر کشف کی چادر ہاتھ میں لی اور کشف کے گرد
لیٹی۔

چلو میں چھوڑ دیتا ہوں۔ موحد نے کہا

میں خود چلی جاؤں گی۔ کشف بے رخی سے بولی

کشف ضد نہیں کرو۔ موحد گہری سانس بھرتا بولا

تم ہوتے کون ہو جس کے ساتھ میں چل پڑو۔ کشف نے طنزیہ کیا

تمہارا محافظ۔ موحد اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا۔

میرے محافظ میرا باپ اور بھائی ہے۔ کشف نے نظریں پھیر کر کہا۔

میں بھی بن سکتا ہوں اگر تم چاہوں تو۔ موحد نے کہا

میں کیوں چاہوں گی ایسا۔ کشف اُس کو نظر انداز کرنے کی کوشش کرتی بولی۔

کیوں کی میں چاہتا ہوں ایسا۔ موحد فوراً سے بولا۔

جاؤ یہاں سے۔ کشف نے کہا

تم بھی چلو یہاں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا۔ موحد حکیمہ لہجہ اپنا کر بولا

مسٹر ایم کے آپ نے میری جتنی مدد کی اُس کا بہت شکریہ مزید میں آپ کا احسان نہیں لینا

چاہتی۔ کشف اُس کو دیکھ کر اجنبی پن کا مظاہرہ کرتی بولی۔

احسان نہیں محبت ہے میری۔ موحد اُس کے چہرے پہ پھونک مارتا بولا

کاش تم یہ میری محبت میں کرتے۔

کشف کو سالوں پرانہ اپنا جُملا یاد آیا۔

محبت کا مطلب معلوم بھی ہے۔ کشف نے طنزیہ کیا۔

پہلے نہیں تھا جانتا پر تمہارے آنے کے بعد جان گیا ہوں۔

م میری

ح حیات

ب بن جانا

ت تاحیات۔

موحد اُس کی آنکھوں میں یک ٹک دیکھتا محبت بھرے لہجے میں بولا اُس کا محبت بھر انداز

کشف کو فریب لگ رہا تھا کتنی تمنا تھی اُس کو ایک لفظ محبت کا موحد سے سننے کی اور آج

اتنے سالوں بعد اُس کی مُراد پوری ہو گئی تھی تو اُس کو تمنا نہیں رہی تھی اور نہ خوشی
محسوس ہو رہی تھی۔

میرا تم سے کوئی تعلق نہیں محبت کا تو بالکل بھی نہیں کیونکہ محبت کا اصل مطلب میں سہی
سے جان گئی ہوں۔

م موت

ح حسرت

ب بربادی

ت توڑ ڈالنا۔

کشف موحد کی بات رد کرتی بولی

تعلق دل آپکی باتوں سے جڑا ہے یہ

آپ خاموش ہو جاؤ تو ٹھیر

جاتی ہے دل کی دھڑکن

موحد کشف کی بات کا بُرا مانے بنا گہری مسکراہٹ سے بولا۔

دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا۔ کشف بے زار ہوتی بولی۔

دل بھی بے ایمان ہو گیا ہے میرا سچی۔ موحد معصومیت سے بولا

گھر چھوڑ آؤ مجھے تم سے بحث نہیں کرنا چاہتی۔ کشف تلملا کر کہتی اُس کی گاڑی کی جانب
بڑھی موحد بھی مسکراتا بالوں میں ہاتھ پھیر کر اُس کے پیچھے چلنے لگا گاڑی میں بیٹھ کر اُس
نے کشف کو دیکھا جو اپنا چہرہ کھڑکی کے پاس کیے پوری طرح اُس کو نظر انداز کرنے کی
کوششوں میں تھی موحد کے اندر اُس کو چھیڑنا کا خیال آیا تو اُس نے میوزک آن کر دیا۔

Itni Mohabbat karo na

Mai dhoob na jao kahee!!!

Wapas kinnaray p aana

Mai bhool na jao kahee

Dekha jab say hai chahra

Tera mai to hafto say soya nh

Bol do na zara dil mai

Jo hai rah chuppa mai

Kesi say kahu ga nhhhh!!

Mai kesi say kahu ga nh

Mai kesi say kahu ga nahi!!

کشف جو موحد کو نظر انداز کرنے کا سوچتی باہر کا نظارہ دیکھنے میں مصروف ظاہر کرنے کی
کوشش کرنا چاہ رہی تھی گاڑی میں بجتے میوزک نے اُس کا دماغ گھما دیا تھا وہ سمجھ گئی تھی

موحد یہ جان بوجھ کر کر رہا ہے تاکہ وہ اُس سے بحث کرے اس لیے وہ بھی ڈھیٹ بنتی
بیٹھی رہی۔

Hummay neend aati nh hai akelay

Khowabo mai aaaya karo

Nh chal sakho ga tumharay

Bina mai mera tum Sahara bano

Ik tumhay chahnay k alawa

Aur kuch hum say hota nh

Bol do na zara dil mai

Jo hai rah chuppa mai

Kesi say kahu ga nhhhh!!

Mai kesi say kahu ga nh

Mai kesi say kahu ga nahi!!

موحد نے گانے کی آواز مزید تیز کی اور ایک چور نگاہ کشف پہ ڈالی جو خود کو بے نیاز ظاہر کر رہی تھی موحد کو کشف کی خاموشی بُری اور اُس کے ساتھ سفر کرنا بہت اچھا لگ رہا تھا جیسی اُس نے گاڑی کی اسپیڈ سلو کر لی تھی تاکہ سفر لمبا ہو۔

Hammari kami tum ko

Mahsos hogi

Bhega deingi jab barishin

Mai bhar kar k laya ho

Aankho mai apni adhuri

Si kuch khowaishain

Rooh say chahnay walay

Aashiq baat jismo ki

Kartay nhhhh!!

Bol do na zara dil mai

Jo hai rah chuppa mai

Kesi say kahu ga nhhhh!!

Mai kesi say kahu ga nh

Mai kesi say kahu ga nahi!!

اس سے زیادہ گھٹیا گانا نہیں ملا چلانے کے لیے۔ گانے کے ختم ہوتے ہی کشف پھٹ پڑی
جس پہ موحد نے مسکراہٹ دبائی۔

کیوں اچھا نہیں لگا میرا تو فیورٹ ہے میں سمجھا تمہیں بھی پسند آئے گا۔ موحد نے چہرہ اُس کی طرف کیے کہا

شرم آنی چاہیے تھی کسی لڑکی کے ساتھ بیٹھ کر ایسے گانے سننے پہ۔ کشف نے اُس کو شرم دلانی چاہی۔

کسی لڑکی کے ساتھ ہوتا تو شاید شرم آجاتی پر میں تو اپنے مستقبل کی شریکِ حیات کے ساتھ ہوں تو کسی شرم کسی حیا۔ موحد آنکھ و نک کرتا بولا

دماغ سٹیا گیا ہے تمہارا اس لیے بہکی بہکی باتیں کر رہے ہو۔ کشف اُس کی بات پہ اپنے دل کی آواز کو سُلاتی جھلا کر بولی۔

دل دماغ نے تمہیں پانے کی تمنا کی ہے اس لیے ایسی باتیں کر رہا ہوں۔ موحد نے آرام سے کہا

یہ تمہاری گاڑی ہے یا گدھا گاڑی جو اتنی آہستہ چل رہی ہے۔ کشف کو اب فیل ہوا کے

گاڑی آہستہ چل رہی ہے تو کہا

گاڑی ہے موحد نے آرام سے کہا

تو اسپید تیز کرو نہ۔ کشف نے تپ کے کہا

تیز کیوں۔ موحد نے سوال کیا

دیکھو موحد اگر تم نے میری بات نامانی نہ تو میں چلتی گاڑی سے کود جاؤں گی۔ کشف نے

دھمکی دیتے کہا

پلیز ایسا نہ کرنا اگر تمہیں کچھ ہوا تو میں شادی کس سے کروں گا۔ موحد اُس کی دھمکی پہ

محفوظ ہوتا بولا۔

موحد دد۔ کشف نے دانت پیس کر اُس کا نام لیا۔

اوکے اوکے کرتا ہوں تیز غصہ نہیں کرو۔ موحد نے مسکرا کر کہا۔ کشف نے غور سے اُس کی مسکراہٹ دیکھی تھی اُس نے کبھی موحد کی مسکراہٹ نہیں دیکھی تھی اب اُس کو لگ رہا تھا شاید ہی کس کی مسکراہٹ اتنی خوبصورت ہوگی جتنی سامنے بیٹھے شخص کی تھی۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

کشف گھر آکر ناچاہتے ہوئے بھی موحد کا انوکھا روپ جو دیکھا اُس کے بارے میں سوچ رہی تھی۔

یا اللہ آپ نے ایک بار اُس کو میرے سامنے کھڑا کیا آپ کو تو پتا ہے نہ اُس کو دیکھ کر میرا دل بغاوت کرنے پہ اُتر آتا میں اُس کو بھول جانا چاہتی ہوں اُس نے میری محبت کا اعتبار نہیں کیا تھا جب میں اُس کا ساتھ چاہتی تھی تو اُس نے صاف انکار کر دیا تھا پھر بھی آپ نے اُس کی محبت میرے اندر سے ختم نہیں کی۔ کشف شکوہ کناں انداز میں رب سے گویا ہوئی۔

شاید اب تمہاری اُس کو پانے کی دعائیں قبول ہو گئی ہو۔ اُس کے دل سے آواز آئی۔

میں نے اپنی ساری دعائیں واپس لی تھی۔ کشف دل کی آواز سے گھبرا کر بولی۔
میرا اُس کو نظر انداز کرنا اُس کو کھٹک رہا تھا تبھی ایسا کر رہا ہے وہ تاکہ میں دوبارہ سے اُس
کے پیچھے لگ پڑوں۔ کشف پھر سے بولی۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

لڑکے میں کوئی خامی ہے جو آپ رشتہ نہیں دے رہے ایم کے کو؟ سول بیگم نے صاحب
صاحب سے پوچھا

خامی نہیں ہے کوئی۔ صاحب نے جواب دیا

تو آپ مان جائے کشف کا گھر بس جائے گا کیا پتا اب وہ انکار نہ کریں۔ سول بیگم نے
جھٹ سے کہا اُن کو کشف کی طرف سے بہت فکر لگی رہتی تھی۔

بیگم میں کیسے اُس کی بات مان لوں اگر وہ اپنے گھر میں کسی بڑے فرد کو بھیجتا تو الگ بات تھی پر وہ شرط کی بنا پہ شادی کرنا چاہتا ہے اُس کو تو شاید کشف کی طلاقِ آفتا ہونے کا بھی نہیں پتا۔ واحب صاحب نے سنجیدگی سے کہا

تو آپ اُسے کہے اپنے والدین کو ہمارے گھر بھیجے کشف کا ہمیں سوچنا چاہیے وہ تو بلا وجہ انکار کر رہی ہے۔ سول بیگم نے کہا

پہلے کشف کو راضی کرو پھر دیکھتے ہیں۔ واحب صاحب اتنا کہہ کر سونے کے لیے لیٹ گئے

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

صبح ہوتے ہی وہ سب ناشتے کی ٹیبل پہ موجود تھے جب سول بیگم نے واحب صاحب کو بات کرنے کا اشارہ کیا۔

کشف آپ سے ایک بات کرنی ہے۔ واحب صاحب نے سنجیدگی سے اُس کو مخاطب کیا۔
جی کہیں۔ کشف نے جو س کا گلاس ہاتھ میں پکڑے کہا

پانچ سال سے بہت رشتے آئے جس پہ آپ نے انکار کیا ہم نے آپ کی بات مان بھی لی مگر اب ہم چاہتے ہیں منہا اور حیا کی طرح خوش و خرم زندگی بسر کر رہے۔ واجب صاحب اتنا کہہ کر چپ ہوئے لیلا نے ساگر کو دیکھا جس پہ اُس نے کندھے اُچکا کر لا علمی کا اظہار کیا

آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟ کشف نے پوچھا

ہم چاہتے ہیں آپ کا جو رشتہ آیا ایم کے کی طرف سے اُس کو قبول کر لیں۔ واجب صاحب کی بات پہ اُس کو اپنے آس پاس دھماکے ہوتے محسوس ہوئے باقی سب بھی اپنی جگہ حیران تھے واجب صاحب کا یہ فیصلہ اچانک کا تھا۔

میں شادی کے لیے انکار کر چکی ہوں۔ کشف ضبط کرتی بولی۔

پانچ سالوں سے سنتے آرہے ہیں اب ہم اقرار چاہتے ہیں۔ واجب صاحب نے کہا

نوڈیڈ۔ کشف نے صاف انکار کیا

بہت سنالیا تمہیں اب ہماری بات سننی ہے۔ سول بیگم نے کہا

ریٹلی آپ کو پتا بھی ہے یہ ایم کے ہے کون اُس کا اصل نام کیا ہے میں بتاتی ہوں اُس کا اصل نام موحد یوسف ہے جس سے میں شادی کرنا چاہتی تھی پر محض اُس کے میڈل کلاس ہونے سے آپ لوگوں نے میری بات کو انور کیا اور ایک ایسے انسان سے میرا رشتہ جوڑ دیا جو بس سات ماہ چلا آپ لوگوں نے بہت حقارت سے اُس کا نام لیا تھا ملنا تک گوارہ نہیں کیا میں سب سے منت کرتی رہی پر سب نے کان بند کر لیے تھے اور اب جب وہ امیر ہو گیا ہے اُس کا اپنا بزنس اسٹا بلیش ہوا ہے تو آپ میری مرضی کے بنا اُس کو میری زندگی میں شامل کرنا چاہتے ہیں کیونکہ آج اُس کے حالات ہمارے حالات سے بہت اچھے ہیں پر اُس میں وہ غرور نہیں جو مرزا خاندان میں تھا میں نے اکثر سنا ہے وقت پہ یقین نہیں کرنا چاہیے کیونکہ وقت کو بدلنے میں دیر نہیں لگتی اور دیکھے واقع وقت بدل گیا ہے جہاں کل آپ لوگ تھے وہاں موحد یوسف عرف ایم کے ہے کل آپ اُس کا منہ نہیں دیکھنا چاہتے تھے اور آج آپ کو اُس کی ضرورت ہے والدین کو لگتا ہے وہ جو فیصلہ کرتے ہیں وہ سہی ہوتے ہیں پر کبھی کبھی ایسا نہیں ہوتا جیسے چچا جان کا فیصلہ غلط ثابت ہوا منہا کے حق

میں ویسے ہی آپ لوگوں کا جلد بازی میں لیا فیصلہ میرے لیے بُرا ثابت ہوا شادی پہ
رضامندی دینے کی اجازت ہمارے دین نے لڑکی کو دی ہے پر کبھی کبھی والدین یہ بات
فراموش کر بیٹھتے ہیں۔ کشف ایک سانس میں سب کو سناتی اُٹھ گئی تھی باقی سب ساکت
سے جہاں تھے وہی کے وہی رہ گئے۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

ماہر آپ نے بے بی کاٹ دوسرے کمرے میں کیوں شفٹ کیا ہے۔ منہا نے کمر پہ ہاتھ
رکھ کر ماہر سے سوال کیا۔

کیونکہ وہ دوسرے کمرے میں ہو گا۔ ماہر مسکراہٹ ضبط کرتا بولا۔

ماہر۔ منہا کا منہ گھلا کا گھلا رہ گیا اُس کی بات پہ۔

میری جان مذاق کر رہا تھا آپ تو ابھی سے ناراض ہونے لگی۔ ماہر مسکرا کر اُس کو اپنی تھائی
پہ بیٹھا کر بولا۔

تو وہاں کیوں رکھا ہے۔ منہا سرخ چہرہ لیے بولی

کیوں کی ابھی تو عمان کے آنے میں وقت ہے۔ ماہر نے آرام سے کہا۔

عمان کون؟ ماہر منہ سے لڑکی کا نام سن کر منہا نے مشکوک نظروں سے اُس کو دیکھا۔

یار ایسے تو نہ دیکھو عمان ہماری بیٹی اور کون ماہر اس کی پیشانی چومتا بولا

آپ کو کیسے پتا بیٹی ہوگی؟ بیٹا بھی ہو سکتا ہے۔ منہا نے کہا

مجھے تو آپ کے جیسی معصوم سی بیٹی چاہیے۔ ماہر نے مزے سے کہا۔

پر مجھے المیر چاہیے۔ منہا نے سکون سے اس کے سینے پہ سر رکھا

المیر کون؟ ماہر کی سفید پیشانی پہ بل نمودار ہوئے۔

المیر ہمارا بیٹا اور کون۔ منہا سر اٹھاتی ماہر کے انداز میں بولی۔

میری بلی مجھ سے ہی میاؤں۔ ماہر اُس کی چلا کی سمجھتا بیڈ پہ لیٹا تاگد گدا کر بولا

ماہر نہیں ہا ہا ہا

ماہر پلینز

منہا ہنستی ہوئی ماہر کو روکنے کی کوشش کرنے لگی جواب اس کا لال ہوتا چہرہ دیکھ رہا تھا ہنسنے کی وجہ سے آنکھوں میں پانی بھی آ گیا تھا۔

اچھا نہیں کرتا پر خبردار جو آپ نے المیر و لمیر کے لیے مجھے اگنور کرنے کا سوچا تو۔ ماہر اُس کی آنکھوں میں دیکھتا وارن کرنے والے انداز میں کہا جس پہ منہا نے جھٹ سے ہاں میں سر ہلایا پھر نفی میں ماہر اُس کی چلا کی پہ اب کی ہنس پڑا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

کیا خبر تھی جاناں

ہمیں پیار ہو جائے گا

دل تمہارے لیے بے قرار

ہو جائے گا۔

کشف پورا دن کمرے میں بند تھی صبح جو کچھ ہوا اُس کے بعد وہ باہر کسی کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی اب اُس کا فون رنگ ہوا تو بنا نمبر دیکھے کال جیسے ہی ریسپو کی تو دوسری طرف سے خوبصورت آواز میں گانا سنایا گیا اُس نے فون کان سے ہٹا کر اسکرین پہ نظر ڈالی جو کہ انون نمبر تھا پر آواز سے وہ پہچان گئی ہے دوسری طرف کون ہے۔

تم ویلے انسان کوئی کام نہیں کیا کرنے کو۔ کشف نے تپ کے پوچھا۔

ویلہ بھی بول رہی ہو اور کام کا بھی پوچھ رہی ہو اٹس ناٹ فیئر خیر یہ بتاؤ میری آواز کسی لگی۔ موحد پیپر ویٹ کو گھماتا کشف سے بولا

زہر۔ پھاڑ کھانے والے انداز میں جواب دیا۔

تم نے زہر کب ٹیسٹ کیا؟ موحد اپنے لہجے میں مصنوعی تجسس پیدا کر کے پوچھا۔

فون کیوں کیا ہے؟ کشف نے صبر کا گھونٹ بھر سوال کیا۔

تم سے ملنا چاہتا ہوں کچھ بتائے ہیں جن کو سلجھانا چاہتا ہوں۔ موحد بھی سنجیدہ ہو کر بولا۔

مجھے نہیں ملنا تم سے نہ آج اور نہ پھر کبھی۔ کشف نے انکار کیا

کشف میں جانتا ہوں تم آج بھی مجھ سے محبت کرتی ہوں۔ موحد نے کہا

غلط ایسا کچھ نہیں۔ کشف نے فوراً کہا

تمہارے کہنے سے کیا ہوتا ہے محبت اتنی جلدی دل سے نہیں نکلتی اور تم تو میرے عشق کی

دعویٰ دار تھی۔ موحد نے سکون سے کہا

تھی ہوں نہیں۔ کشف خود کو مضبوط بناتی بولی۔

کس کو یقین دلا رہی ہو مجھے یا خود کو۔ موحد نے پوچھا۔

حقیقت بتا رہی ہوں۔ کشف نے کہا

میں نہیں مانتا ایسی حقیقت کو۔ موحد نے ماننے سے انکار کیا۔

مجھے فرق نہیں پڑتا۔ کشف اکتاہٹ سے بولی۔

تمہیں فرق پڑنا چاہیے۔ موحد دو ٹوک بولا

کیوں پڑے مجھے فرق۔ کشف نے موبائل فون کو گھور کر کہا جیسے سامنے موحد ہو۔

کیوں کہ میں چاہتا ہوں۔ موحد آرام سے بولا

تمہارا مجھے یہ ایسا کوئی حق نہیں جو تم جو چاہوں میں وہ کرو۔ کشف نے نے باور کروایا
یہ بھی اندازِ گفتگو ہے کوئی؟

جب کرو دل دکھانے والی بات کرو

حق بھی تو نہیں دے رہی اتنی چاہت سے مانگا رہا ہوں۔ موحد نے بے چارگی سے کہا۔

کہاں ملنا ہے؟ کشف نے معاملہ رفع دفع کرنا چاہا

لوکیشن سینڈ کرتا ہوں۔ موحد کے چہرے پہ گہری مسکراہٹ آئی۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

کیا بات ہے؟ حمزہ نے حیا کو گم سم دیکھا تو پوچھا۔

کشف کی وجہ سے پریشان ہوں۔ حیا نے بتایا۔

چچا نے غلط کیا ایک تو بنا اُس کی مرضی کے شادی کروائی پھر طلاق بھی۔ حمزہ کا چائے کا گھونٹ پی کر افسوس سے بولا۔

چچا جان نے شادی کروانے وقت بھی کچھ اچھا سوچا ہو گا اور طلاق وقت بھی شیراز دوسری شادی کرنا چاہتا تھا تو تم بتاؤ کشف کا کیا حال ہوتا وہاں۔ حیا نے سنجیدگی سے کہا میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ حمزہ نے کندھے اُچکائے تم بونگیاں مار سکتے ہو۔ حیا نے طنزیہ کیا۔

اچھا ایسا ہے تو تم بتاؤ وہ تو میں نے تم سے پہلے نکاح کر لیا تھا ورنہ تو تم بھی اُس ولید سے شادی کر لیتی وہ تو اللہ کا کرم ہوا ہماری زندگی میں حمزہ آگیا ورنہ جب میں آتا تو یہ خبر میری منتظر ہوتی کے تمہاری شادی ہو چکی ہے۔ حمزہ سخت لہجے میں بولا ایسی بات نہیں میں کوئی نہ کوئی حل نکالتی پر تمہارے علاوہ کسی سے شادی نہ کرتی۔ حیا نے منمناتے کہا

اچھا کیا نکال لیتی۔ حمزہ نے رخ اُس کی جانب کیے سوال کیا

ہم پُرانی باتیں کیوں کر رہے ہیں رات گئی بات گئی۔ حیا نے دانتوں کی نمائش کرتے کہا۔

رات کا معاملہ نہیں اگر ایسا ہو جاتا نہ تو میرے پستول کی پہلی گولی ولید کے سینے پہ اُترتی

دوسری تمہاری پھر آخر میں خود کو شوٹ کر لیتا۔ حمزہ اُس کا ہاتھ زور سے پکڑ کر بولا۔

تم پاگل ہو جو پُرانی باتیں لیکر بیٹھ گئے ہو۔ حیا اپنا چھڑوانے کی کوشش کرتی بولی۔

یاد آتی ہیں یہ باتیں ہر دن اور ہر دن فی اذیت اپنے اندر محسوس کرتا ہوں۔ حمزہ اُس کے

ہاتھ پہ اپنی گرفت ہلکی کرتا بولا۔

بُری باتوں کو یاد کرنے سے اذیت ہی ملتی ہے بہتر یہ ہے کہ بُری باتوں کو یاد نہ کیا جائے اگر

آجائے یاد تو خود کو مصروف کیا جائے ہمارا گُزرا ہوا کل ہمارا آج خراب نہ کر پائے۔ حیا حمزہ

کے بازوؤں پہ سر رکھ کر بولی

ہممم۔ حمزہ بس اتنا بولا

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

تمہارے ماننے سے گھر میں جو پریشانی ہے وہ حل ہو جائے گی۔ لیلانے ٹی وی پہ نظر جمائے
بیٹھی کشف سے کہا

مجھے کسی ڈیل کا حصہ نہیں بننا۔ کشف سپاٹ انداز میں بولی

جتنے کرائس میں ہمارا بزنس ہے نہ اگر ایسا رہا تو جلد ہم سڑک پہ آجائے گے۔ لیلانے اُس
کو سمجھانا چاہا۔

آپ چاہتی ہے میں ایم کے سے شادی کر لوں۔ کشف نے چہرہ اُس کی طرف کر کے سوال
کیا۔

ہاں میں کیا سب یہی چاہتے ہیں ویسے بھی تم اُس کو چاہتی تھی نہ اگر اللہ نے تمہاری سنی
ہے تو تم کیوں کفر کر رہی ہو۔ لیلانے کہا

میں کفر نہیں کر رہی۔ کشف نے فورن سے کہا

ضد تو ہے نہ یہ کے میری نہیں سنی گئی تو میں بھی نہیں سنوں گی۔ لیلا نے دو بد و جواب دیا جس پہ گزرتی ہے نہ بس وہی جانتا ہے۔ کشف نے تلخ کہا پتا ہے جس تن لگدی او تن جانے۔ لیلا لا پر وائی سے بولی پھر یہ کہہ رہی ہیں جس انسان نے بار بار میری محبت کو ٹھکرایا اب اُس کا ہاتھ تھام لوں۔ کشف نے جیسے افسوس کیا تم بھی تو پھر وہی کر رہی ہو جو غلطی اُس لڑکے نے کی سوچا جائے تو وہ اپنی جگہ درست تھا اُس کے پاس سبب تھا پر تمہارے پاس ایسا کچھ نہیں۔ لیلا نے موحد کی حمایت کی۔ آپ ایسے کیسے کہہ سکتی ہے اور درست کیوں تھا وہ؟ کشف نے پوچھا پہلے اگر وہ میڈل کلاس تھا تو وہ کیسے تمہارا ہاتھ تھام لیتا تمہارے لیے اسٹینڈ لیتا تو شاید اپنی عزت نفس کھودیتا ہر کوئی اُس کو یہ کہتا کے امیر لڑکی سے پُسو کے لیے شادی کر لی اور یہ

طعنہ ایک خود دار اور شریف انسان کے لیے بہت بڑا تہاجہ ہے۔ لیلانے اُس کو سمجھانے کی خاطر کہا

کوئی کچھ بھی کہتا اُس کی پرواہ تھی پر میری محبت میری چاہت اُس کی کوئی اہمیت نہیں تھی کیا میرے جذبات اتنے بے مول تھے۔ کشف کچھ سمجھنے کی کوشش میں نہیں تھی

سچے جذبات کسی کے بھی بے مول نہیں ہوتے اور ہر ایک بات کا وقت ہوتا ہے ایم کے کا ساتھ پہلے تمہاری قسمت میں نہیں تھا اس لیے نہیں ملا اب اللہ نے اُس کا ساتھ تمہاری قسمت میں لکھا ہے تو تم ناشکری کر رہی ہو اُس کو ٹھکرا کر۔ لیلانے گہری سانس لیکر کہا۔ میں کون ہوتی ہوں کسی کو ٹھکرانے والی میں تو خود ٹھکرائی ہوئی ہوں۔ کشف طنزیہ انداز میں خود کا مزاق اڑاتی ہوئی بولی جس پہ لیلانے اپنا سر نفی میں ہلایا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

میں معافی مانگنا چاہتی تھی تم سے۔ عانیہ مرزا منہا کے کمرے میں آتی شرمندگی سے بولی

معافی پر کیوں۔ منہا نے حیرت سے کہا

میرا رویہ شروع سے تمہارے ساتھ بہت بُرا رہا یہ جان کر بھی کہ تم میرے بھائی کی بیٹی
ہو میرا رویہ تمہارے ساتھ غیروں کی طرح رہا۔ عانیہ مرزا نے کہا

آپ نے میرا ساتھ کچھ غلط نہیں کیا پھوپھو اس لیے آپ کو شرمندہ ہونے یا معافی مانگنی کی
ضرورت نہیں۔ منہا نے سادگی سے کہا

یہ تمہارا ظرف ہے ورنہ میں تو تمہارے سامنے سوتن لانا چاہتی تھی۔ عانیہ مرزا افسوس
سے بولی

سوتن لانا چاہتی تھی کیوں آپ کو ماہر کی اولاد چاہیے تھی جو اللہ نے اب دے دی تو آپ
نے سوتن کا خیال بھی اپنے دل دماغ سے نکال لیا میرے لیے یہی بہت ہے۔ منہا نے کہا

شکر یہ تم واقع بہت اچھی ہو چاہے جانے والی پہلے میں سوچتی تھی ماہر کیوں تمہارے پیچھے
اتنے پاگل ہے اب سمجھ آگیا تم ہو ہی اتنی پیاری معصوم سادہ دل کے ہر کوئی پیار کرنا چاہے
بس میں ہی تھی جو تمہیں سمجھ نہیں پائی۔ عانیہ مرزا اس کا چھوٹی بولی۔
آپ بھی بہت اچھی ہیں۔ منہانے کہا تو عانیہ مرزا مسکرا دی۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

ہماری لائیف پیپی ہے نہ۔ ماہر منہانے کندھے پہ ٹھوڑی رکھ کر بولا

ماشاء اللہ کہے۔ منہانے فورن ٹوکا

ماشاء اللہ۔ ماہر مسکرا کر بولا

ویسے آج یہ خیال کیسے آگیا آپ کو۔ منہانے جاننا چاہا۔

بس آگیا موم نے بھی آپ کو آج سہی معنوں میں بہو تسلیم کر لیا مجھے آپ کا ساتھ مل گیا
ہمارا بچہ اس دُنیا میں آنے والا ہے اور کیا چاہیے مجھے اللہ کا دیاسب کچھ تو ہے اسپیشلی آپ۔
ماہر جذب سے کہتا اُس کو دیکھنے لگا جو مسکرا رہی تھی۔

بلکل اللہ کی دی ہر نعمت ہے ہمارے پاس میرے پاس سب سے ضروری آپ کا ساتھ
ہے۔ منہا اُس کے ہاتھوں کو عقیدت سے آنکھوں پہ لگا کر بولی۔
میں سوچتا ہوں اگر آپ نہ ہوتی تو میرا کیا ہوتا۔ ماہر اُس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالوں میں بھر
کر بولا۔

میں کیوں نہ ہوتی مجھے تو ہونا تھا آپ کے پاس۔ منہا نے آرام سے کہا
ہاں کیوں کی منہا سے ماہر ہے۔ ماہر آنکھوں میں چمک لیے بولا۔
اور ماہر سے منہا کی سانسیں ہیں۔ منہا بھی اُس کی آنکھوں میں اپنا عکس دیکھتی گہری
مسکراہٹ سے بولی۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

ہیپی برتھ ڈے میری جان۔ حمزہ حیا کے کان میں سرگوشی کرتا بولا جس پہ حیا مسکرا کر
کروٹ بدل گئی۔

اٹس ناٹ فیئر۔ حمزہ نے اُس کی پشت کو گھور کر کہا

ایوری تھنگ از فیئر مائے لو۔ حیا نے بنا مڑے کہا

ایسا کیا۔ حمزہ شرارت سے کہتا کمبل کھینچ کر دور پھینک دیا۔

حمزہ یہ کیا۔ حیا اٹھتی حمزہ کو گھورتی بولی

بارہ بج گئے ہیں کیک کاٹنا ہے ایک تم ہو جس کو بس سونا ہے۔ حمزہ اُس کا دھیان کمرے میں

موجود ٹیبل کی جانب کرواتا بولا جہاں شیشے کی ٹیبل پہ گلاب پھولوں کے درمیاں کیک

رکھا تھا۔

حمزہ یو آر دابیسٹ۔ حیا خوش ہوتی بولی

یس ایم بیسٹ بکوز آئے ہیو حیا۔ حمزہ اُس کے چہرے سے بال ہٹاتا محبت سے بولا

میں حمزہ کو اٹھالاؤں۔ حیا مسکرا کر جانے لگی جب حمزہ نے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

خبردار حیا یہ ہمارا وقت ہے میں فلحال اپنے رقیب کو دیکھنے کے موڈ میں نہیں۔ حمزہ نے کہا
وہ بیٹا ہے ہمارا۔ حیا نے دانت پیس کر کہا

جانتا ہوں کل اُس کے ساتھ سیلیبریٹ کر لینا ابھی اپنے مجازی خدا کے ساتھ رہو۔ حمزہ
نے آرام سے اُس کو اپنی طرف کر کے کہا

اچھا سہی جیسے ہمارے مجازی خدا چاہے۔ حیا نے فرمانبرداری سے کہا

صدقے جاؤں ایسی فرمانبرداری بیوی پہ۔ حمزہ نے جس انداز میں یہ بات کی اُس پہ حیا کا قہقہہ
چھوٹ گیا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

کیوں بلایا مجھے یہاں؟ کشف نے ریسٹورنٹ میں آتے ہی موحد سے سوال کیا

تاکہ لڈو گیم کھیلے۔ موحد نے بڑی سنجیدگی سے کہا

کام کی بات کرو۔ کشف نے گھورتے ہوئے کہا

بیٹھو تو سہی۔ موحد نے بیٹھنے کا اشارہ کیا

میری بات دھیان سے سننا اور سمجھنے کی کوشش کرنا۔ موحد نے نرمی سے کہا جس پہ کشف نے بس سر ہلانے پہ اکتفا کیا

میں بہت پیار کرتا ہوں تم سے اب سے نہیں سات سالوں سے۔ موحد نے بات شروع کی

اس لیے بار بار میری محبت کی تذلیل کرتے تھے۔ کشف خود کو کہنے سے روک نہ پائی

نہیں اس لیے کیونکہ میں نہیں چاہتا تھا تم مجھ سے کوئی اُمید لگاؤ میرے پاس تمہیں دینے لیے کچھ نہیں تھا

عزت تھی یقین تھا چھت تھی وفاداری تھی محبت نہ سہی یہ سب دیتے گزارا کر لیتی

میں۔ کشف نے ایک بار پھر نیچ میں بولی

ان کے علاوہ بھی بہت چیزیں ہوتی ہیں زندگی میں جس کے بغیر گزارا نہیں ہو سکتا۔ موحد گہری سانس بھرتا بولا۔

عورت سوائے وفاداری کے اور کچھ نہیں چاہتی مرد سے۔ کشف سر جھٹک کر بولی۔
پر جس عورت نے ساری زندگی آسائشوں بھری زندگی گزاری ہو اُس کے لیے سب مشکل ہوتا ہے تمہارے کالج چھوڑنے کے بعد میں اسکا لرشپ پہ جرمنی چلا گیا تھا سو چاہتا پاکستان نہیں آؤں گا اپنی ماں بہنوں کو بھی جرمنی میں بلواؤں گا جرمنی میں مجھے تم بہت یاد آتی تھی وہاں میری دوستی جیک سے ہوئی وہ اکیلا رہتا تھا گھر میں کوئی نہیں ہوتا تھا اُس کے میں وہاں پارٹ ٹائم جاب کرتا تھا جرمنی میں دو سال رہا تھا تو پتا چلا میری ماں اس دنیا میں نہیں رہی۔ موحد بولتے بولتے خاموش ہو گیا کشف بغور اُس کو سن رہی تھی۔

پھر واپس میں پاکستان آیا پھر پاکستان سے دوبارہ جرمنی کا سفر ہوا میں نے اور جیک نے پڑھائی کے ساتھ چھوٹا سا بزنس شروع کیا جس میں ہمیں بہت ترقی ہوئی قسمت اچھی تھی زیادہ دھیان جیک ہی کرتا تھا پڑھائی کے بعد میں نے بھی ساتھ دینا شروع کیا تو وہ چھوٹا

بز نس ترقی کی منازل چھونے لگائیں نے آپا صائمہ کی شادی کروادی دوسری بہن جیک کو پسند آگئی تھی جیک مسلمان تھا میں نے کوئی احتراز نہیں کیا اپنی دونوں بہنوں کے فرض سے سبکدوش ہو گیا پر میری ماں نہیں تھی بس ایک چھوٹی بہن عروسہ بچی تھی وہ ابھی چھوٹی ہے میں نے ایک دن ایک اسٹوری پڑھی جس کو پڑھ کر مجھے شک ہوا کہ یہ تم نے لکھی ہے یہ جانتے ہوئے بھی کہ تم شادی شدہ ہو پھر بھی میں جاننے میں لگا کہ یہ لکھنے والا کون ہے مجھے اُس کا لاسٹ پارٹ پڑھنا تھا ان چیزوں کے بعد مجھے پتا چلا کہ تمہاری طلاق ہو گئی ہے اُس وقت میں تمہارے گھر میں ہی موجود تھا مجھے فورن سے یہ خیال آیا کہ کیوں نہ اب تمہیں پالوں اس لیے میں تمہارے بھائی اور باپ کے سامنے شرط رکھی جس کا مطلب دونوں نے غلط لیا۔ موحد نے گہری سانس لیکر ساری بات بیان کی۔

مجھے یہ سب بتانے کا مقصد۔ کشف نے کہا

میں چاہتا ہوں مجھے معاف کر دو میں نے تمہاری محبت قبول نہیں کی تھی پر تم مجھے قبول کر لو۔ موحد نے حسرت سے اُس کا چہرہ دیکھ کر کہا

اب کیوں پہلے کیوں نہیں۔ کشف نے چہرہ دوسری طرف کر کے بولی

وہی مرغی کی ایک ٹانگ۔ موحد کا دل کیا اپنا سر پیٹ لے جو اتنی ساری تقریر سننے کے بعد
بھی پوچھ رہی تھی۔

پہلے تمہارے قابل نہیں تھا اب تمہیں ہر خوشی دینے کی طاقت رکھتا ہوں۔ موحد نے صبر
کا گھونٹ بھر کر کہا

کتنا پیار کرتے ہو۔ کشف نے دوسرا سوال کیا

اتنا کہ اگر تم نے ابھی انکار کیا تو میں خود کو شوٹ کر لوں گا۔ موحد ٹیبل پہ پستول رکھتا
سنجیدگی سے گویا ہوا کشف آنکھیں پھاڑے سامنے رکھی پستول کو دیکھ رہی تھی۔

یہ کیا مذاق ہے۔ کشف نے جھنجھلا کر کہا

میرا دیوانہ پن ہے میں بار بار تمہیں کھونے کی صلاحیت نہیں رکھتا اگر پہلے میرے بس میں
ہوتا تو کبھی تمہیں کسی اور کے حوالے نہ کرتا۔ موحد سنجیدگی سے بولا

میں انکار کرنے آئے تھی تمہیں۔ کشف نے آہستہ آواز میں کہا
کیا سچ میں تمہارے دل میں موجود میرے لیے محبت ختم ہو گئی ہے؟ موحد نے دُکھ سے
سوال کیا۔

محبت تو شاید میرے مرنے کے بعد ختم ہو۔ کشف عجیب انداز میں مسکراتی بولی۔
مجھے ایک موقع دو کبھی تمہیں کوئی تکلیف نہیں دوں گا ہمیشہ خوش رکھوں گا ہمیشہ تمہارا
بن کر رہوں گا صبح شام رات اپنی محبت کا اظہار کروں گا دن میں پچاس سے زیادہ کالز
کروں گا ہزار سے زیادہ میسجز کروں گا بس تم ہاں کہہ دو۔ موحد کی بات پہ کشف نے
حیرت سے اُس کو دیکھا۔

ہوش میں ہو۔ کشف نے ہنس کر پوچھا

ہوش تو تمہاری دوری نے ٹھکانے لگائے تھے۔ موحد افسردہ لہجے میں بولا

آگ برابر تھی۔ کشف نے کہا

یو لومی؟ موحد نے آس بھری نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا

یس آے لو یو۔ کشف مسکرا کر اُس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھ کر بولی۔

ول یو میری می؟ موحد سرشار سا بولا۔

یس۔ کشف نے سرخ چہرے کے ساتھ کہا تو موحد تشکر بھری نظروں سے اُس کو دیکھنے لگا

پھر اپنا دو سرا ہاتھ اُس کے ہاتھ پہ رکھا تو کشف نے بھی مضبوطی سے اُس کا ہاتھ تھام لیا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ والدین اپنے بچوں کی منگنیاں بچپن میں طے کر لیتے ہیں جن کا نتیجہ بڑے ہونے کے بعد کسی کا اچھا ہوتا ہے تو کسی کا بُرا کیونکہ بڑے ہونے کے بعد ہر ایک کا اپنا نظریہ ہوتا ہے والدین تو اپنی اولاد کا بھلا چاہتے ہیں پر بچپن میں طے کیے ہوئے رشتے سراسر بے وقوفی ہے کیونکہ بچپن میں جڑے سب رشتوں کا اختتام حمزہ اور حیا جیسا نہیں ہوتا کوئی اپنی بچپن کی منگ سے حمزہ کی طرح جنونی نہیں ہوتا کچھ لوگ نعیم جیسے بھی

ہوتے ہیں جو اپنی من مرضی کرنا چاہتے ہیں پر ہر منہا کی قسمت میں ماہر کا ساتھ نہیں ہوتا
اس لیے والدین کو چاہیے کہ رشتہ کرنے کے وقت ایک بار اپنی اولاد سے رائے ضرور
لیں اور رشتہ تب کریں جب بچے بالغ ہو جائے اگر دونوں طرف سے زبردستی ہوگی تو
انجام کشف کی طرح ہوگا۔

.. _____ Novel Galaxy _____ ..

ختم شد